نوائے
افغان جہاد
رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ
اگست 2012ء
رمضان
شهر القرآن والجهاد

رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہم سے خطاب فرمایا اور ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہو چکا ہے، وہ برکت والا مہینہ ہے، وہ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک عظیم رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالی نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا اور رات میں قیام کرنے کو نفل قرار دیا، اس مہینہ میں جس شخص نے نفل عمل کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے دوسرے مہینہ میں فرض ادا کیا اور جس شخص نے اس میں ایک فرض ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے دوسرے مہینہ میں ستر فرائض ادا کیے، وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور غم خواری کا مہینہ ہے، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اس مہینہ میں جس نے ایک روزہ دار کو افطار کروایا وہ اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گردن کی آزادی کا سبب ہے اور اس کے لیے روزہ دار کے ثواب کے برابر اجر وثواب ہے روزہ دار کے ثواب میں کمی کیے بغیر۔

ہم نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر شخص وہ نہیں پاتا جس کے ذریعہ ہم روزہ دار کو افطار کروائیں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالی یہ ثواب اس شخص کو عطا فرماتا ہے جس نے کسی روزہ دار کو دودھ کے گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے گھونٹ پر افطار کروایا اور جو شخص کسی روزہ دار کو شکم سیر کرتا ہے اللہ تعالی اس کو میرے حوض سے ایسا گھونٹ پلائے گا کہ وہ پیاسا نہ ہوگا یہاں تک جنت میں داخل ہو جائے ، اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت والا ہے، درمیانی حصہ مغفرت والا ہے اور اخیر حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام سے بوجھ کو کم کرے اللہ تعالی اس کی مغفرت فرمائے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا''۔

(شعب الایمان للبیہقی، مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم)

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۵، شمارہ نمبر۸

رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ — اگست 2012ء

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
افضل دینار جسے کوئی آدمی خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ جو اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے''۔ (صحیح مسلم)

اس شمارے میں

اداریہ

شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن — رمضان المبارک کے انوار وانعامات — ۳

روزوں کی حکمت — ۶

رمضان المبارک میں مجاہدین کے کرنے کے کام — ۷

مَّن ذَا الَّذِی یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا — ۱۰

جہاد کے لیے صدقہ کرنے کے فضائل — ۱۲

حیاۃ الصحابہؓ — صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مصائب برداشت کرنا — ۱۳

آداب المعاشرت — مجلس کے آداب — ۱۴

تذکرۂ محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادنؒ — امام کے ہمراہ گزرے ایام — ۱۵

فکر ومنہج — جہاد فی سبیل اللہ اور اس کا مقصد — ۱۷

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے — ۱۹

اہل اللہ اور فتح کے سنگِ میل — ۲۱

انٹرویو — صوبہ بادغیس: نہتے جہاد کا آغاز کیا اور اب اللہ کی نصرت سے فتح مل رہی ہے!!! — ۲۳

صوبہ بادغیس میں امارتِ اسلامیہ کے عسکری ذمہ دار مولوی عبد القدوس سے انٹرویو

صلیبی دنیا کا زوال، اسلام کا عروج — امریکہ میں تیزی سے بڑھتی ہوئی غربت — ۲۵

پاکستان کا مقدر......شریعت اسلامی — لاپتہ افراد کی تشدد زدہ لاشیں ملنے کا سلسلہ جاری...... — ۲۷

ڈالر سپلائی کی بحالی — ۲۸

میڈیا......مکر وفریب کی دنیا — ۳۰

دیر میں مجاہدین کی کارروائیاں — ۳۲

عالمی منظر نامہ — چین میں اسلام اور مسلمانوں کی سرگزشت — ۳۸

برما میں مسلمانوں کی نسل کشی — ۴۰

عالمی جہاد — شام کی بابرکت سرزمین میں جاری ظلم وجور اور تحریک جہاد — ۴۳

یمن میں القاعدہ حکومت کی کارکردگی کا جائزہ — ۴۶

مالی......افریقہ کا نیا جہادی میدان — ۴۸

افغان باقی کہسار باقی — ٹوکیو کانفرنس اور تنگئ ایام کا شکار صلیبی افواج — ۴۹

افغانستان میں امریکی سازش......مقامی لشکر — ۵۱

افغانستان میں مجاہدین کے نیٹو سپلائی پر حملے — ۵۲

شریعت کی رہنمائی زندگی کے ہر شعبے کے لیے کافی ہے — ۵۳

امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کا انٹرویو

امارت اسلامیہ افغانستان کے دور میں — ۵۵

جن سے وعدہ ہے مر کر بھی جو نہ مریں — امام انور العولقیؒ اور میں — ۵۷

افسانہ — ہیں جنتیں منتظر تمہاری — ۶۱

اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

فضائے بدر پیدا کر......

رمضان المبارک کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے فضل، کرم، رحمت، مغفرت، بخشش اور احسانات کے شب و روز ہمیں میسر ہیں......رمضان المبارک کے برکتوں والے ایام رب سے قرب کا بہترین موقع بھی ہیں اور اُس کی رضا جوئی کی تلاش میں سرگرداں رہنے والوں کے لیے انمول تحفہ بھی......اس متبرک مہینہ میں ایمان کی بڑھوتری کی جستجو اور تڑپ دلوں میں بسانے والوں کے لیے نفس کے تزکیے کا سامان بھی ہے اور رب کی خاطر ہر قسم کی مشقتوں، سختیوں، دشواریوں اور آزمائشوں کو کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے انگیز کرکے علیین کی منزل پالینے کا پیغام بھی......یہ ماہِ مبارک قرآن سے گہرا اور مضبوط قلبی تعلّق پیدا کرنے کا ذریعہ بھی ہے اور دلوں کی کھیتی میں رب کی خشیت اور تقویٰ کی لہلاتی فصل کی آبیاری کا موسم بھی فراہم کرتا ہے......یہ مہینہ قرآن کا مہینہ ہے اور قرآن اور جہاد لازم و ملزوم ہیں، ایک کے بغیر دوسرا اور دوسرے کے بغیر پہلا اپنی حقیقت کھو بیٹھتا ہے۔اس کامل کتاب کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے آج دنیا بھر میں اللہ کے کچھ بندے اللہ ہی کی خاطر طواغیتِ عصر سے بھڑے ہوئے ہیں اور اللہ کے کلمہ کی توقیر و سربلندی کے لیے قربانیوں کی تاریخ رقم کررہے ہیں۔

افغانستان میں مجاہدین فاتح کی حیثیت سے اپنا آپ منوا رہے ہیں......فتح و کامرانی کے حصول کے باوجود کہیں بھی اپنے زورِ بازو پر نازاں نہیں ہوا جارہا......یہ ایمان چیز ہی ایسی ہے کہ کسی بھی لمحے بندۂ مومن کو اپنے مالک سے بیگانہ اور بے پرواہ ہونے نہیں دیتا......اسی ایمان کے حاملین آج کفر کی مہیب طاقتوں کو سرنگوں کرنے کے باوجود پورے اخلاص سے اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کی نصرت، مدد، تائید اور رحمت کی بدولت ہے......کہ اُس قوی ذات نے کمزور، بے سروسامان، پراگندہ بالوں اور پیوند لگے کپڑوں کے حامل گروہ کے ہاتھوں دنیا میں خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کو ہر محاذ پر مغلوب اور عاجز کردیا ہے۔افغانستان میں مجاہدین کو امریکی اور نیٹو افواج کے ساتھ ساتھ اندرونی دشمن سے بھی چومکھی لڑائی لڑنی پڑ رہی ہے۔افغان فوج، افغان پولیس اور 'اربا کیوں' (قبائلی لشکر) سے بھی نمٹنا پڑ رہا ہے لیکن اس کے باوجود دشمن اپنی ناکامی کا خود اظہار بھی کررہا ہے اور دنیا اُس کی پسپائی کا مشاہدہ بھی کررہی ہے۔

میدانِ جہاد میں استقامت اور عزیمت کی مثالیں رقم کرنے والے افغانستان تک محدود نہیں۔یمن، صومالیہ، عراق، لیبیا اور مالی میں بھی یہ فرزندانِ توحید رمضان المبارک اس حال میں گزار رہے ہیں کہ قرآن کی پرتاثیر تلاوت کے ذریعے قلب و روح کی پاکیزگی کا سامان مہیا کرتے اور آنسوؤں سے تر دامن کو رب کے حضور پھیلائے ہوئے ہیں اور دوسری جانب اپنے ہتھیار کندھوں پر لٹکائے دشمنانِ دین اور کفارِ عالم کو زیر کرنے کے لیے اپنے خون کے نذرانے پیش کررہے ہیں۔شام اور برما کے مسلمانوں کی مظلومیت نے تو ہر صاحبِ ایمان کو تڑپا کر رکھ دیا ہے......بدھ مذہب کے ''امن پسندوں'' کی اسلام دشمنی کی غمازی کرتے اراکانی مسلمان ہیں اور ساتھ ہی نُصیری روافض کی دین سے تاریخی عداوت کا نشانہ بننے والے شامی مسلمان......رمضان المبارک اِن مسلمانوں پر بھی سایہ فگن ہے لیکن کسمپرسی، بے چارگی اور بے بسی کی حالت میں یہ مسلمان رب سے فریاد کررہے ہیں اور امت کی طرف دیکھ رہے ہیں......اُن کی ملتجی نگاہیں امت کے ہر جوان کو پکار رہی ہیں......یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم اور اُس کی خاص عنایت ہے کہ اِن مسلمانوں کی حقیقی دادرسی کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مجاہد بندوں ہی کو دی......شام میں بشار الاسد کی درندگی عروج پر پہنچ چکی ہے لیکن ساتھ ہی اللہ کے بندوں نے اُس بدبخت پر اپنی کاری ضربوں کا سلسلہ تیز تر کردیا ہے اور وہ اپنی فرعونیت کو غرق ہوتا دیکھ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ اُس کے روپوش ہوجانے کی مصدقہ خبریں آرہی ہیں۔برما کے مسلمانوں کی حالت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ملتِ کفر چاہے عیار یہودیوں کی شکل میں ہو یا سفاک صلیبیوں کی شکل میں، مکار ہندوؤں کی شکل میں ہو یا بدھ سادھوؤں کی شکل میں......اُس کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہنے کے لیے جہاد بالسیف کے علاوہ ہر راستہ سعئ لاحاصل ہی ہے۔اسی لیے مجاہدین جہاد کے علَم کو بلند کرنے کا عزم لیے ہوئے دنیا بھر کے مختلف خطوں میں کفار سے برسرِ پیکار ہیں......کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دین کا غلبہ، عزت، سربلندی، عظمت اور سرفرازی جہاد کے میدانوں میں کفار کو پست کرنے، ہزیمت سے دوچار کرنے اور صاغرون بنادینے میں ہی مضمر ہے......

ان مجاہدین کی صفوں کو مضبوط کرنا ہی ہر بندۂ مومن کی نجات کا ذریعہ ہے......رمضان المبارک کا جہاد و قتال کے میدانوں سے کیسا گہرا تعلّق ہے، یہ حقیقت کسی بندۂ مومن سے اوجھل نہیں......آج اس رمضان کی مبارک گھڑیوں کا بھی ہم سے تقاضا ہے کہ مجاہدین کے دست و بازو بنیں، اُن کے لیے مالی اور جانی ایثار میں کوئی کوتاہی نہ کریں......معلوم نہیں کس متنفس کے لیے کون سا لمحہ آخری لمحہ قرار پائے......لہٰذا وہ وقت آنے سے پہلے اپنی متاعِ جاں سمیت سب کچھ رب کی راہ میں ڈھیر کردیجیے......

آخری گزارش یہ کہ اپنے مجاہد بھائیوں کو دعاؤں میں کبھی مت بھولیے۔وہ آپ کی طرف سے سب سے زیادہ حریص اور سب سے زیادہ محتاج جس چیز کے ہیں' وہ دعائیں ہی ہیں......کفار و مرتدین کے عقوبت خانوں میں مقید مجاہدین آپ کی دعائے نیم شبی میں حصّہ چاہتے ہیں......قریب و مجیب رب کے ساتھ راتوں کے راز و نیاز، آہ و زاری میں اور دنوں کی دعا و مناجات میں اُنہیں ضرور یاد رکھیں جو جُدا جُدا گھروں سے ہو گئے دینِ متین کے لیے۔اُن کی استقامت، کامیابی، فتح، کامرانی کے لیے بھی دعائیں کیجیے، اُن کی قبولیت، اخلاص کے ساتھ شہادت اور رب کے حضور سرخروئی بھی اللہ سے طلب کیجیے اور کفر کی ذلت، رسوائی، شکست اور تباہی بھی اپنے رب سے مانگیے۔اللہ ہم سے راضی ہوں اور ہمیں اپنے اُن بندوں میں شامل فرمالیں کہ جنہیں وہ اپنے دیدار کی نعمتِ کبریٰ اور شرفِ عظمیٰ سے نوازیں گے کہ جس کے بعد نہ کوئی غم ہوگا اور نہ کسی قسم کا حزن اور ملال قریب پھٹکے گا۔آمین

رمضان المبارک کے انوار وانعامات

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ علیہ

میرے بھائیو! ماہ مبارک، رمضان شریف کا آغاز ہو رہا ہے۔ کاش ہم کو اپنے ایمان کی عظمت اور قدر و منزلت ہوتی تو اس ماہ مبارک کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے کہ ہمارے ضعیف ایمان اور ناکارہ اعمال کو از سر نو قوی اور کامل بنانے کے لیے رمضان المبارک کے چند گنتی کے دن عطا فرمائے ہیں۔ اس لیے ان کو غنیمت سمجھ کر ہمیں بڑے ذوق وشوق کے ساتھ ان ایام معدودہ کی قدر کرنی چاہیے۔ یوں تو اللہ جل شانہ نے ہماری دنیا اور آخرت کے سرمایہ کے لیے ہم کو چند فرائض وحقوق واجبہ کا مکلّف بنایا ہے مگر اس ماہ مبارک میں چند نوافل و مستحبات کے اضافہ کے ساتھ ہم کو زیادہ سے زیادہ حلاوت ایمانی، ایمان کی پاکیزگی اور اپنی حصول رضا کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کی قدر کرو اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ اور اس کے شروع ہونے سے پہلے اپنے ظاہری و باطنی اعضا کو خوب توبہ استغفار سے پاک و صاف کر لو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے محبُوب نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اس لیے یہ احسان وانعام فرمایا کہ ان کے محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے فائز المرام ہونے پر خوش ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کا مصداق بنیں کہ

ولسوف یعطیک ربک فترضی

یوں تو سب دن اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ ہر وقت اور ہر آن انہی کی مشیت کارفرما ہے اور ہماری تمام عبادات وطاعات انہی کے لیے ہیں اور وہی ہم کو دنیا و آخرت میں اس کا صلہ مرحمت فرمائیں گے مگر نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کے ساتھ ان کا لامتناہی احسان خصوصی یہ ہے کہ فرمایا ''یہ مہینہ میرا ہے اور اس کا صلہ میں خود دوں گا''۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ جو صلہ اور اجر اس ماہ کے اعمال کا ہوگا وہ بے حد وحساب ہوگا اور یہ بے حد وحساب ہونا اللہ تعالیٰ علیم وخبیر کے علم میں ہے۔ اس احسان شناسی کے جذبے کو قوی کرنے کے لیے توکلاً علی اللہ ہم کو بھی عزم بالجزم کر لینا چاہیے کہ ان شاء اللہ ہم جو کچھ بھی کریں گے وہ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

تہیہ کر لیجیے کہ اب ایک پاکیزہ اور محتاط زندگی گزاریں گے۔ آنکھوں کا غلط استعمال نہ ہونے پائے، سماعت میں فضول باتیں نہ آنے پائیں، بے کار باتوں میں مشغول نہ ہوں، اخبار بینی سے زیادہ شغف نہ ہونے پائے، اس کے علاوہ تمام غیر ضروری تعلقات کم کر دیں، ایسی تقریبات میں شریک نہ ہوں جہاں شریعت کے خلاف کام ہوں تو ان شاء اللہ پاک وصاف رہیں گے اور یاد رکھو کہ ناپاکیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلّق پیدا نہیں ہو سکتا۔

اعلان رحمت:

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا کس قدر بڑا احسان ہے کہ اپنے گناہ گار غفلت زدہ بندوں کو پہلے ہی سے متنبہ کر دیا کہ جیسے ہی رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو تم اپنے عمر بھر کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کرا لو تاکہ تم کو اپنے مربی حقیقی سے صحیح وقوی تعلّق پیدا ہو جائے۔ اگر تم نے ہماری مغفرت واسعہ ورحمت کاملہ کی قدر نہ کی تو پھر تمہاری تباہی و بربادی میں کوئی کسر باقی نہ رہے گی۔ اب اس اعلانِ رحمت پر کون ایسا بدنصیب بندہ ہے جو اس کے بعد بھی محروم رہنا چاہے گا؟ اس لیے ہم سب لوگ یقیناً بڑے خوش نصیب ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ اپنی زندگی میں پا رہے ہیں۔ اب تمام جذبات عبودیت کے ساتھ اور قوی ندامت کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں اور اس ماہ مبارک کی تمام برکات و انوار وتجلیات الٰہیہ سے مالا مال ہوں، اللہ تعالیٰ اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہم سب کو عطا فرمائے، آمین۔

جی بھر کر دو دن، تین دن، چار پانچ دن اپنے تمام گناہ عمر بھر کے جتنے یاد اور تصور میں آسکیں اور جہاں جہاں نفس وشیطان سے مغلوب رہے ہیں، چاہے وہ دل کا گناہ ہو، آنکھ زبان کا یا کان کا سب ندامتِ قلب کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دو اور کہو کہ اب وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ یا اللہ معاف فرما دیجیے، یا اللہ ہم سے غفلت ونادانی کی وجہ سے نفس وشیطان کی شرارت سے عمداً وسہواً جو بھی گناہ کبیرہ وصغیرہ صادر ہو چکے ہیں جو ہماری دنیا و آخرت کے لیے انتہائی تباہ کن ہیں اور جن کی شامت اعمال کا خمیازہ ہم ہر روز بھگت رہے ہیں، اپنی مغفرت کاملہ اور رحمت واسعہ سے سب معاف فرما دیجیے۔ ہم انتہائی ندامت قلب کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں منت سماجت کے ساتھ دست بدعا اور سر بسجدہ ہیں۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین

ہر وہ بات جو قابل مواخذہ ہو معاف فرما دیجیے۔ دنیا میں، قبر میں، دوزخ میں، حشر میں، پل صراط پر جہاں بھی مواخذہ ہو سکتا ہے سب معاف فرما دیجیے اور یا اللہ آپ جتنی زندگی عطا فرمائیں گے وہ حیات طیبہ ہو، اعمال صالحہ کے ساتھ ہو، یا اللہ ہمارے ایمان کو مضبوط اور قوی فرما دیجیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حسب وعدۂ الٰہی ہماری یہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

16 جون: صوبہ روزگان.................. صدر مقام ترینکوٹ شہر.................. مجاہدین کا مقامی جنگ جوؤں پر حملہ.......... 18 جنگ جو ہلاک.......... متعدد زخمی

گزشتہ معاصی کے بارے میں تنبیہ:

اب خبردار اپنی گزشتہ غفلتوں اور کوتاہیوں کو اہمیّت نہ دینا، زیادہ تکرار نہ کرنا، مایوس وناامید نہ ہونا۔ جب ان کا وعدہ ہے تو سب ان شاء اللہ معاف ہوجائے گا لیکن ہاں چند گناہ ایسے ہیں جن کی معافی مشکل ہے۔ مسلمان مشرک تو ہوتا نہیں لیکن کبھی کبھی یہ ممکن ہے کہ پریشان ہوکر عالم اسباب کی کسی قوت کو موثر سمجھ لیا ہو۔ دنیاوی وسائل وذرائع کے سامنے اس طرح جھک گئے ہوں جس طرح ایک مومن کو جھکنا نہ چاہیے۔ یااللہ آپ یہ سب لغزشیں بھی معاف فرمادیجیے۔ بس اب مغفرت کاملہ ہوگئی، اب ان کی رحمت واسعہ طلب کرو۔ اسی طرح ایک ناقابل معافی گناہ کبیرہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کھوٹ اور کینہ ہو، کینہ رکھنے والے کے متعلّق حدیث ہے کہ یہ ایسا شخص ہے جو شب قدر کی تجلیات، مغفرت اور قبولیت دعا سے محروم رہے گا۔ عالم تعلقات میں اپنے اہل وعیال، عزیز واقارب، دوست احباب سب پر ایک نظر ڈالو اور دیکھو کہ ان میں کسی کی طرف سے دل میں کسی قسم کا کھوٹ، کینہ اور غصہ تو نہیں ہے۔ کسی کی حق تلفی تو نہیں ہوتی ہے، کسی کو ہماری ذات سے تکلیف تو نہیں پہنچتی ہے۔ اللہ پاک اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک ان کی مخلوق ہم سے راضی نہیں ہوجاتی۔ دیکھو اگر تم اس معاملہ میں حق بجانب اور دوسرا باطل پر ہے تو پھر جب تم اللہ پاک سے مغفرت چاہتے ہو تو اس کو معاف کردو اور اگر تمہاری زیادتی ہو تو اس سے جاکر معافی مانگ لو۔ اس میں کوئی شرم کی بات نہیں ہے، اگر بالمشافہ ہمت نہ ہو تو ایک تحریر لکھ کر اس کے پاس بھیج دو کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے، اس میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ دلوں کو صاف رکھنا چاہیے، اس لیے ہم اور آپ بھی آپس میں دل صاف کرلیں اور ایک دوسرے کو معاف کردیں۔

غیر ضروری مشاغل کا ضرر:

لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ لغو باتیں کرنے سے عبادت کا نور جاتا رہتا ہے۔ لغو باتیں کیا ہیں؟ جیسے فضول قصے، کسی کا بے فائدہ ذکر، بے جا سیاسی امور پر بحث یا خاندان کی باتیں اگر شروع ہوجائیں تو اس میں غیبت ہونے کا امکان ضروری ہوتا ہے۔ پھر اخبار بینی یا کوئی اور بے کار مشغلہ، ان سب سے بچتے رہو۔ صرف تیس دن گنتی کے ہیں، اگر کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو کلام پاک پڑھو، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو اور دینی کتاب کا مطالعہ کرو۔

عبادات رمضان:

رمضان شریف میں دو عبادتیں سب سے بڑی ہیں۔ ایک تو کثرت سے نمازیں پڑھنا (اس میں تراویح کی نماز بھی شامل ہے) اس کے علاوہ تہجد کی چند رکعات ہوجاتی ہیں، پھر اشراق، چاشت اور اوابین کا خاص طور پر اہتمام ہونا چاہیے۔ دوسرے کلام پاک کی تلاوت کی کثرت جتنی بھی توفیق ہو۔ کلام پاک پڑھنے سے کئی فائدے نصیب ہوجاتے ہیں۔ تین چار عبادتیں اس میں شریک ہوتی ہیں اور بہت باعث برکت ہیں۔ یعنی دل میں عقیدت، عظمت ومحبت اور یہ خیال کرکے پڑھنے سے کہ اللہ پاک سے ہم کلامی کی سعادت حاصل ہورہی ہے، یہ دل کی عبادت ہے۔ زبان بھی تکلم کرتی ہے، یہ زبان کی عبادت ہے۔ کان سنتے جاتے ہیں اور آنکھیں کلام الٰہی کی عبارت کے نقوش کی زیارت کرتی ہیں اور ان تمام اعضا کو عبادات میں جداگانہ ثواب ملتا ہے۔ ان اعضا کا اس سے زیادہ اور کیا صحیح مصرف ہوسکتا ہے اور یہ سعادتیں ہی نہیں بلکہ ان میں تجلیاتِ الٰہی مضمر ہیں، نور حاصل ہوتا ہے اور نور کے معنی روشنی کے نہیں بلکہ طمانیت قلب ہے اور اللہ تعالیٰ کی قرب ورضا ہے۔

جب تلاوت سے تکان ہونے لگے تو بند کردیں اور پھر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کلمہ طیبہ کا ورد رکھیں۔ دس پندرہ بار لاالٰہ الا اللہ تو ایک بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رہیں، ان متبرک ایام میں اگر ذکر اللہ کی عادت ہوگئی تو پھر ان شاء اللہ ہمیشہ اس میں آسانی ہوگی۔ اسی طرح درود شریف کی بھی کثرت رکھیے، ان محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی بدولت ہمیں ایمان نصیب ہوا اور یہ سب دین ودنیا کی نعمتیں مل رہی ہیں۔ استغفار جی بھر کر تو کرچکے پھر بھی جب یاد آجائیں چند بار کرلیا کریں۔ ماضی کے پیچھے زیادہ نہ پڑیئے اور مستقبل کو سوچیے، مستقبل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاعات وعبادات میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے۔ اس طرح ایک مومن روزہ دار کی ساری ساعتیں عبادت میں ہی گزرتی ہیں۔ آنکھیں گناہوں کا سرچشمہ ہیں، ان کو نیچا رکھیں۔ بدنگاہی صرف کسی پر بری نظر ڈالنا ہی نہیں بلکہ کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا، حسد کی نظر یا برائی کی نظر سے دیکھنا بھی آنکھوں کا گناہ ہے۔

روزہ کی تائید:

روزہ داروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ بات بات پر غصہ آتا ہے۔ گھر کے اندر یا گھر کے باہر کہیں بھی ہو...... یہ بات اچھی نہیں ہے۔ روزہ تو بندگی وشائستگی پیدا کرتا ہے، عجز ونیاز پیدا کرتا ہے پھر یہ روزہ کا بہانہ لے کر بات بات پر غصہ اور لڑنا جھگڑنا کیسا؟ روزہ درماندگی کی چیز ہے، اس میں تواضع ہونا چاہیے، کوئی خلاف مرضی بات کرے تو اس سے نرمی سے بات کرو، جھک جانا چاہیے، جھک جانے میں بڑی فضلیت ہے۔ تیس دن تکیہ کرلیجیے، اس میں نفس کا بڑا مجاہدہ ہوجاتا ہے جو تمام عمر کام آتا ہے۔ یہ عادت بڑی نعمت ہے، جو ان دنوں میں بڑی آسانی سے ہاتھ آجاتی ہے۔ رمضان کی راتیں عبادتوں میں گزارنے سے دن میں بھی سچّائی اور دیانت سے کام کی عادت ہوجاتی ہے۔ اس کا اہتمام کریں کہ لازماً مسجدوں میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔

بڑے کام کی بات:

اگر توفیق وفرصت مل جائے تو بڑے کام کی بات بتا رہا ہوں، تجربہ کی بنا پر کہہ

16 جون: صوبہ ننگرہار..........ضلع خوگیانی..........مجاہدین کے فرنٹیئر کور کے مرکز اور چیک پوسٹوں پر حملے..........فرنٹیئر کور کے 24 اہل کار ہلاک..........متعدد زخمی ہوئے

رہا ہوں کہ نماز عصر کے بعد مسجد ہی میں بیٹھے رہیں اور اعتکاف کی نیت کرلیں۔قرآن شریف پڑھیں،تسبیحات پڑھیں،غروب آفتاب سے پہلے **سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم** اورکلمہ تمجید **سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولاالہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر** پڑھتے رہیں اورقریب روزہ کھولنے کےخوب اللہ پاک سے مناجات کریں اوراپنے حالات ومعاملات پیش کریں،دنیا کی دعائیں مانگیں،آخرت کی دعائیں مانگیں،فراغت قلب اور عافیت کی دعائیں مانگیں۔اکثر دین دار عورتیں اس بات کی شکایت کرتی ہیں کہ ان کو روزہ افطار کرنے سے قبل عصر اور مغرب کے درمیان تسبیحات پڑھنے یا دعائیں کرنے کا موقع نہیں ملتا کیونکہ یہ وقت ان کا باورچی خانے میں صرف ہوجاتا ہے۔کھانا تیار کرنے میں مشغول رہتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ وقت بھی عبادت میں گزرتا ہے۔روزہ رکھتے ہوئے وہ کھانا تیار کرنے کی مشقت گوارا کرتی ہیں جو اچھا خاصا مجاہدہ ہے،پھر روزہ داروں کے افطار اور کھانے کا انتظام کرتی ہیں جس میں ثواب ہی ثواب ہے اور وہ جن عبادات میں مشغول ہونے کی تمنا کرتی ہیں یہ ان کی تمنا خود ایک نیک عمل ہے جس پر بھی ان شاء اللہ ثواب ملے گا۔پھر یہ ممکن ہے غروب آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل انتظامات سے فارغ ہونے کا اہتمام کرلیں تو پھر ان کو بھی یکسوئی کے ساتھ رجوع الی اللہ کا موقع مل سکتا ہے اور نہ بھی ملے تو ثواب ان شاء اللہ ضرور مل جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شریعت وسنت کے مطابق اپنی زندگی بنائیں۔صرف نماز روزہ ہی اللہ کے فرائض نہیں ہیں اور بھی فرائض اور بھی احکامات ہیں۔ان کا پورا کرنا بھی ضروری ہے۔مثلاً وضع قطع، لباس وپوشاک سب شریعت کے مطابق ہو،پردہ کا خاص اہتمام ہو،بے پردہ باہر نہ نکلیں اور ویسے بھی شریعت نے جن کو نامحرم بتایا ہے ان سے بے تکلف ملنا جلنا گناہ ہے۔اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔آپس میں جب ملیں،بات چیت کریں تو فضول تذکرے نہ چھیڑیں،ایسے تذکرے میں عورتیں ضرور غیبت کے سخت گناہ میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔نام ونمود کے لیے کوئی بات نہ کریں۔یہ بھی گناہ ہے،اگر ان باتوں کا اہتمام نہ کیا تو باقی اور عبادات سب بے وزن ہوجاتی ہیں اور اس سے مواخذہ کا قوی اندیشہ ہے،خوب سمجھ لو۔

عبادت مالی:

اس ماہ مبارک میں ہر عمل نیک کو ستر گنا ثواب ملتا ہے۔چنانچہ جہاں اور عبادات وغیرہ ہیں وہاں اس ماہ مبارک میں صدقہ وخیرات خوب کرنا چاہیے۔اپنی حیثیت کے مطابق جس قدر ممکن ہو یہ سعادت بھی حاصل کرے۔یہ بھی خوب سمجھ لیجیے اس ماہ مبارک میں جس طرح نیک اعمال کا بے حد وحساب اجر وثواب ہے اسی طرح ہر گناہ کا مواخذہ عذاب بھی شدید ہے(عیاذ باللہ)

اپنے مرحوم اعزا،آباؤ اجداد اور احباب کے لیے ایصال ثواب کرنا بھی بڑے ثواب کا کام ہے اور بہترین صدقہ ہے۔میں اپنے ذوق اور قلبی تقاضا سے ایک بات کہتا ہوں جس کا جی چاہے عمل کرے یا نہ کرے۔ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق واجب فرمائے ہیں۔اُنھوں نے پالا،پرورش کی،دعائیں کیں،راحت پہنچائی اور جب تک تم بالغ نہیں ہوئے تمہارے کفیل رہے اور جب تم بالغ ہوئے تو تم نے ان کی کیا خدمت کی ہوگی؟ تو دیکھو! جتنا سرمایہ ہے اپنے زندگی بھر کے اعمال حسنہ کا اور طاعات نافلہ کا سب نذر کردو اپنے والدین کو،ان کا بہت بڑا حق ہے کیونکہ والدین کو اللہ تعالیٰ نے مظہر ربوبیت بنایا ہے۔اس عمل خیر کا ثواب تمہیں بھی اتنا ملے گا جتنا دے رہے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ تمہارا ایثار ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔میں تو اپنی ساری عمر کی تمام عبادات وطاعات نافلہ اور اعمال خیر اپنے والدین کی روح پر بخش دیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اب بھی حق ادا نہیں ہوا۔اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ سے قبول فرمالیں۔

عبادات رمضان کا حاصل:

اس ماہ مبارک میں لیلۃ القدر ہے۔لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ کلام پاک میں ہے کہ تم کیا جانو لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔کہاں پاؤ گے ہزار مہینے؟ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر انعام ہے اور انہی کے خزانہ لامتناہی میں اس خیر کا سرمایہ ہے۔رمضان شریف کے مہینہ میں ہر دن تو شب قدر کے انتظار ہی میں ہے۔

ہر شب شب قدر است گر قدر بدانی

اور اس انتظار میں اور اس کے اہتمام میں وہی ثواب ہر روز ملے گا جو شب قدر میں ہے،اگر شب قدر ۲۷ رمضان کو ہے تو روزہ پہلے رکھا وہ شب قدر ہی کی جانب تو ایک قدم ہے اسی طرح دوسرا روزہ رکھا،تیسرا رکھا تو یہ سارے شب قدر کے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں یا نہیں؟ جس طرح مسجد میں جانے پر ہر قدم پر ثواب ملتا ہے اس طرح پہلے روزہ سے شب قدر تک ہر لمحہ پر ان شاء اللہ ثواب ملے گا بشرطیکہ ہم اس کے حریص ہوں،اب ہم لوگوں کی ایک ایک رات شب قدر رہے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔

شب قدر کے متعلق یہ بات بھی ہے کہ اس کا وقت غروب آفتاب سے طلوع فجر تک رہتا ہے۔اس لیے اس کا ضرور اہتمام رکھنا چاہیے جس قدر ممکن ہو نوافل وتسبیحات اور دعاؤں میں کچھ اضافہ ہی کردینا چاہیے۔ساری رات جاگنے کی بھی ضرورت نہیں،جس قدر تحمل ہو بہت ہے۔اللہ پاک نے فرمایا کہ یہ مہینہ میرا ہے۔یہ تو ایک ذریعہ ہے اپنے بندوں کو اپنا بنانے کا،اب ہم لوگ بھی اس محبت کا حق ادا کریں اور یہ امید رکھیں کہ ان شاء اللہ ہمارا تعلق اللہ میاں سے قوی ہوجائے گا۔

☆☆☆☆☆

17 جون:صوبہ فراہ.........ضلع گلستان.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ.....5 فیول بھرے ٹینکر.....سیکورٹی فورسز کی 4 گاڑیاں تباہ..........15 سیکورٹی اہل کار ہلاک.....10 زخمی

روزوں کی حکمت

شیخ خالد الحسینان حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا للّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد !

میرے عزیز دوستو! رمضان ایک موقع یا ایک بھر پور تربیتی کورس ہے میں رمضان کو بھر پور تربیتی کورس شمار کرتا ہوں روزوں کی حکمت تقویٰ ہے جیسا کہ اللہ تعالی ارشادفرماتے ہیں :

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَى الَّذِینَ مِن قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ:۱۸۳)

''اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو''۔

چنانچہ روزے کی حکمت یہ ہے کہ وہ انسان میں تقویٰ اجاگر کرتا ہے یعنی اللہ سبحانہ تعالی کا ڈر اللہ سبحانہ تعالی ان عبادات میں ہماری تربیت کرتے ہیں یہ عبادات جو ہمارے رب نے ہم پر فرض کی ہیں ان کا مقصد نفوس کا تزکیہ اور دلوں کی تربیت کرنا ہے یہاں تک کہ انسان اپنے اخلاق وکردار کے ذریعے اخلاق سطح کی بلندیوں پر فائز ہو جائے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالی نے ہم پر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے تاکہ انسان بخل ولالچ سے پاک ہوجائے اور خرچ کرنے کا عادی ہوجائے سخی کشادہ دل ہوجائے اور اسے اپنے کمزور اور فقیر مسلمان بھائیوں کی فکر لاحق ہو۔

روزوں کا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے اللہ عزوجل روزوں میں ہماری تربیت تقویٰ پر کرتے ہیں تاکہ انسان صرف اپنے رب سے ڈرے اور ہر چھوٹے بڑے کام میں اس کا تقوی اختیار کرے چنانچہ رمضان بھر پور تربیتی کورس شمار ہوگا۔ اس طرح کہ بہت سے لوگ رمضان سے قبل آپ سے کہیں گے میں نماز فجر مسجد میں نہیں پڑھ سکتا وہ نماز فجر میں سستی کرتا ہے لیکن رمضان کی آمد ہوتے ہی یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اس انسان کے پاس ہمت وحوصلہ ہے آپ اسے رمضان میں نماز فجر باجماعت ادا کرتے ہوئے پائیں گے وہ نماز جس میں وہ سستی کرتا تھا۔

سگریٹ پینے والے بہت سے افراد ایسے ہیں کہ جن سے اگر آپ کہیں تم سگریٹ نوشی کیوں نہیں چھوڑتے تو وہ آپ سے کہیں گے میں سگریٹ نوشی نہیں چھوڑ سکتا میں اس کا عادی ہو چکا ہوں لیکن رمضان کی آمد ہوتے ہی وہ اسے (روزے کی حالت میں) چھوڑ دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رمضان بہت سے لوگوں کو بے نقاب کر دیتا ہے اس طرح کہ کئی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ فلاں کام نہیں کر سکتے لیکن رمضان میں آپ اسے دیکھتے ہیں کہ سگریٹ نوشی نہ کرنے پر وہ تقریبا دس گھنٹے سے زائد صبر کرتا ہے اور ایسا وہ مجبور ہوکر نہیں بلکہ اپنی مرضی سے کرتا ہے وہ چاہے تو کسی دور جنگل کی طرف یا تہہ خانے وغیرہ میں جا کر سگریٹ نوشی کرسکتا ہے لیکن وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالی اسے دیکھ رہے ہیں لہٰذا وہ سگریٹ نوشی چھوڑ دیتا ہے اس کا مطلب وہ اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے اور اپنے نفس کو بہت سی فرماں برداریوں اور ان عبادات پر مجبور کرسکتا ہے جس میں رمضان سے قبل سستی کرتا تھا آپ دیکھیں گے کہ وہ رمضان میں اپنی آنکھیں نیچی رکھتا ہے' گالی نہیں دیتا' اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے (سبحان اللہ) بہت سے حرام کام ترک کردیتا ہے وہ آپ سے پوچھے گا کہ ایسا کیوں ہے؟ پھر خود ہی کہے گا کہ : اللہ کی قسم ہم ابھی رمضان کے مہینے میں ہیں۔

لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ رمضان انسان کی عبادت واطاعت پر تربیت کرتا ہے وہ اس بات پر آپ کی تربیت کرتا ہے کہ آپ کے پاس قوت وطاقت اور حوصلہ ہو۔

اس لیے ہمیں ان ایمانی فضاؤں سے فائدہ اٹھانا چاہیے یہ تربیتی فضائیں ہیں جن میں انسان اطاعت کرنا سیکھتا ہے اور عبادات پر اپنے نفس کی تربیت کرتا ہے تاکہ رمضان کے بعد اس پر عمل کرنا آسان ہو۔

حقیقت یہ ہے عزیز دوستو! جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ ماہ رمضان مسلمان کو بہت سے ایسے کاموں کی عادت ڈالتا ہے جن کا وہ عادی نہیں ہوتا چنانچہ جب رمضان آتا ہے تو آپ اسے قیام اللیل کرتا ہوا دیکھیں گے آپ اسے دیکھیں گے کہ اس نے روزانہ تلاوت قرآن کے لیے ایک وقت مخصوص کیا ہوا ہے آپ اسے بہت سے حرام کاموں سے بچتا ہوا پائیں گے اس کی حالت اس کے اخلاق اور اس کے رویے تک کو بدلا ہوا پائیں گے۔

یہ ایک موقع ہے جس میں آپ یہ نیک اعمال جاری رکھیں اور حرام کاموں سے پرہیز کریں کیونکہ آپ نے اس ماہ رمضان کے بھر پور تربیتی کورس میں اس چیز کی تیاری کی ہے جس کے آپ عادی نہیں تھے۔ میں اللہ رب العرش العظیم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ان کاموں کی توفیق دیں جس سے وہ راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

17 جون: صوبہ میدان وردک........ضلع سید آباد........مجاہدین کا 82 ایم ایم توپ سے حملہ........امریکی فوج کا بکتر بند ٹینک تباہ........6 امریکی فوجی ہلاک

رمضان المبارک میں مجاہدین کے کرنے کے کام

ادارہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں وعظ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگو تم پر عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، ایسا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کا قیام نفل ہے، جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دنوں میں فرض ادا کیا جائے، اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے، یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت اور درمیان مغفرت اور آخری حصّہ جہنّم سے آزادی ہے''۔(الترغیب والترھیب)

رمضان المبارک ہمارے لیے اپنی انفرادی اصلاح کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ چنانچہ چند گزارشات پیش خدمت ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

تجدید نیت: سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم اپنی نیت خالص کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عہد باندھیں کہ صرف رمضان ہی نہیں بلکہ بقیہ سال بھر میں بھی اللہ کی اطاعت سے انحراف نہیں کریں گے۔ رمضان شروع ہونے سے پہلے نیت نہیں کر سکے تب بھی کوئی بات نہیں۔ اس وقت 'ایمان اور احتساب' کے ساتھ بقیہ دن گزارنے کی نیت کر لینی چاہیے۔

تزکیۂ نفس کا درست اسلوب: تزکیۂ نفس کا صحیح اسلوب تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ کیونکہ دین کی تکمیل ہو چکی ہے اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں تمام فلاح پوشیدہ ہے اور اس کا اچھا ذریعہ اہل اللہ کی صحبت ہے۔

اپنا محاسبہ کیجیے: اللہ تعالیٰ تو علیم و بصیر ہے۔ وہ ہر کھلے اور چھپے راز سے واقف ہے، تاہم دنیا میں انسان کا سب سے بڑا محرم خود اس کی اپنی ذات ہی ہے۔ **بل الانسان علی نفسه بصیرة**۔ لہٰذا اپنی خامیوں کی فہرست تیار کریں اور عزم مصمم کریں کہ ان شاء اللہ اسی رمضان میں ان سے چھٹکارا پانا ہے۔ کیونکہ انسان کو گناہ پر مائل کرنے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک اس کا نفس امارہ اور دوسرا شیطان الرجیم......اور احادیث میں تصریح ہے کہ رمضان میں شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں لہٰذا اب صرف نفس کی تحریض ہی باقی رہ جاتی ہے......اسے بھی روزہ اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر قوت نہیں رہتی۔

لہٰذا اگر آپ رمضان میں اپنی خامیوں سے جان نہیں چھڑا سکے تو پھر کبھی بھی نہیں چھڑا سکیں گے، الا ان یشاء اللّٰہ۔ چنانچہ ابھی سے عزم کریں کہ اپنی خامیوں کو دور کرنا اور خوبیوں کو مزید بڑھانا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص غیبت جیسی قبیح عادت میں مبتلا ہے تو اس کے لیے سنہری موقع ہے کہ وہ اپنی زبان کو قابو کر سکے۔ یاد رہے کہ غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نیز اسے زنا سے بدتر ٹھہرایا گیا ہے۔ لہٰذا غیبت کرنے والا فرد اس گناہ کے گھناؤنے پن کا تصور کر کے اس کو چھوڑنے کی کوشش کر سکتا ہے۔

ہم غیبت کیوں کرتے ہیں؟ بالعموم محض اپنی زبان کا چسکا پورا کرنے کے لیے......یا یوں سمجھ لیں کہ ......غیبت دراصل زبان کی شہوت ہے......بسا اوقات غیر ضروری اور لایعنی گفتگو کرتے رہنے کی عادت بھی غیبت میں ڈھل جاتی ہے۔ کیونکہ موضوعِ گفتگو تو بہر حال چلتے ہی رہنا چاہیے نا!!! بہتر یہ ہے کہ ہم رمضان میں اپنی یہ عادت بنائیں کہ کوئی لایعنی بات زبان سے نہیں نکالنی، دوسرے لفظوں میں ہمیں تقلیل کلام کو اپنانا ہوگا۔ غیبت' دوسرے مسلمان کی غیر موجودگی میں اُس کا ایسا ذکر ہے جو اس کے سامنے کیا جائے تو اسے برا لگے......غیبت سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر کیا ہی نہ جائے......نہ رہے گا بانس نہ بجے کی بانسری...... آزمائش شرط ہے۔

غیبت تو خیر بہت بڑا گناہ ہے......ہمیں تو بحیثیت مسلمان، آفات اللسان کی ہر شکل سے خود کو بچانا چاہیے۔ اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ کم از کم......رمضان کی حد تک......تو یہ طے کر ہی لیں کہ کم سے کم گفتگو کرنی ہے اور ایسی کوئی بات زبان سے نہیں نکالنی جو آخرت کی میزان میں حسنات کے پلڑے میں نہ ڈالی جا سکے۔ غیبت ہی کی طرح ایک دوسری خطرناک بیماری جس کی طرف آج کل کے معاشرے میں بہت کم دھیان دیا جاتا ہے، وہ ہے......بدنظری......اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس بری بلا سے بچائے! بدنظری چاہے دانستہ ہو رہی ہو یا نادانستہ طور پر......بہر حال بعض اوقات نیک لوگ بھی یا یوں کہہ لیں کہ بظاہر متشرع وضع رکھنے والے بھی اس روگ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس سے بچنے کا حقیقی نسخہ تو یہی ہے کہ آدمی محض اتنا تصور کر لے کہ......جب

18 جون: صوبہ فراہ......ضلع فراہ رود......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کا نوائے پر حملہ......8 فیول بھرے ٹینکر تباہ......6 سیکورٹی اہل کار ہلاک......5 زخمی ہوئے۔

میں بدنظری کے گناہ سے اپنی آنکھیں گندی کر رہا ہوں.....تو کیا آخرت میں انہی آنکھوں سے دیدارالٰہی سے مشرف ہوسکوں گا.....سبحان اللہ! کہاں یہ فانی حسن اور کہاں جمالِ الٰہی!

یہ بات تو شاید آپ نے کہیں پڑھی ہوگی کہ محرمات کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرنے والے کو عبادات میں حلاوت نصیب ہوتی ہے۔کاش لوگ نگاہوں کی چوری کرتے ہوئے اتنا سوچ لیں کہ کیا وہ اپنے والدین کے سامنے ایسی حرکت کر سکتے ہیں؟اور یقیناً کوئی حیادار آدمی ایسا نہیں کرسکتا.....تو پھر اس رب کریم سے حیا کیوں نہیں آتی؟ بہرحال بدنظری سے بچا جاسکتا ہے، بازاروں میں اپنی آمدورفت کم سے کم کر کے اور غیر محرموں (ہر قسم) کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کر کے۔

کوشش کریں کہ اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اوقات مسجد میں گزاریں یا پھر اہل اللہ، بزرگ صالحین کی صحبت میں۔اور چونکہ رمضان، شھر قرآن ہے، لہٰذا اسے قرآن مجید ہی کی معیت میں گزارا جائے۔

یاد رکھیں! اس وقت دنیا میں......دینِ حق پر حقیقتاً عمل کرنے والے آٹے میں نمک کے برابر ہیں اور حقیقی اہل ایمان ''غربا'' ہو چکے ہیں، ان میں سے بھی اَلْغُــــرَبُ الْغُرُبَا وہ ہیں جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر راہ جہاد میں گامزن ہیں......اور ہم یہی چاہ رہے ہیں کہ ہمارا شمار بھی اسی طائفہ منصورہ میں سے ہوجائے۔بنا بریں ہمارے لیے اشد ضروری ہے کہ اپنے شب و روز قرآن کے سائے میں گزاریں۔

مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔اس لیے رمضان المبارک میں ہم اپنے معمولات کو بہتر سے بہتر بنا سکتے ہیں۔ایک ایسا مہینہ جب نوافل، فرض کے درجے میں اور فرائض کا اجر ستر گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے تو پھر کون بدنصیب ہے جو رحمت باری سے محروم ہونا چاہے گا

؎ یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جا ہے

چنانچہ دن بھر کے معمولات کی ترتیب بنا کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔تفصیلی منصوبہ بندی تو ہر بھائی اور بہن اپنے حالات کی مناسبت سے کر سکتے ہیں لیکن ایک سرسری خاکہ پیشِ خدمت ہے:

قیـــام الـلـیـل: رمضان میں قیام اللیل، عام دنوں سے زیادہ آسان بھی ہے اور زیادہ فضیلت والا بھی۔اگر کوئی ہمت پاتا ہو تو رات کا تیسرا پہر......افضل وقت ہے۔لیکن کم از کم اتنا تو ہونا چاہیے کہ سحری سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر آٹھ نوافل ادا کر لیے جائیں۔قیام اللیل میں قرآن کی تلاوت کا لطف تو وہی جانتا ہے جسے اس کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔جتنی سورتیں زبانی یاد ہیں پڑھ ڈالیے......جتنا پڑھیں، تدبر کے ساتھ اور اس احساس کے ساتھ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی نصیب ہو رہا ہے۔کیا خبر کہ اس عمل کی برکت سے ہم بھی 'وبـالاسـحـارھم یستغفرون' والوں کی فہرست میں شامل ہوجائیں۔

لیکن قیام اللیل پر عامل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تراویح سے فارغ ہونے کے بعد بلا تاخیر سوجائیں۔اگرچہ عام دنوں میں ہم عشاء کے بعد بھی تادیر جاگنے کے عادی ہیں.....لیکن خدارا......کم از کم رمضان میں ہی اس ''خلافِ سنت'' عادت کو ترک کر دیا جائے۔اور اس طرح فجر کے بعد سونے کی عادت کو بھی جبراً چھوڑ دیا جائے......اور آرام کرنا ضروری ہو بھی تو......اشراق کے نوافل پڑھنے کے بعد کچھ دیر آرام کر لیا جائے۔

اذکار مسنونہ: نماز فجر کے فوراً بعد اٹھ جانے کی بجائے اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے صبح کے مسنون اذکار کا ورد کر لیا جائے۔اس حوالے سے 'حصن المسلم' اور 'علیکم بسنتی' میں موجود اذکار کی ترتیب مفید پائی گئی ہے۔نیز اگر 'مناجات مقبول' کو اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کر لیا جائے تو سونے پہ سہاگہ ہوگا۔

صبح کے اذکار کا وقت سورج نکلنے سے پہلے اور شام کے اذکار عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک مسنون ہیں۔اذکار مسنونہ کا ورد اپنی عادت بنالیں۔نیز رمضان چونکہ شھر قرآن ہے لہٰذا کم از کم ایک پارے کی تلاوت ضرور کریں۔ہوسکتا ہے کہ آغاز میں طبیعت کو آمادہ کرنے میں دشواری پیش آئے لیکن یاد رکھیں کہ 'اب نہیں تو کبھی نہیں'۔ہمارے اکابر اور اسلاف رمضان میں بہت زیادہ تلاوت فرماتے تھے۔اگر ممکن ہو تو کیسٹ وغیرہ سے اچھے قراء کی تلاوت اور اللہ والوں کے بیانات سننے کا بھی اہتمام کیا جاسکتا ہے۔

سنن رواتب: سورج طلوع ہونے کے بعد......کم از کم......دو رکعت......اشراق کے نوافل ادا کریں۔اسی طرح کوشش کریں کہ وہ سنتیں جنہیں چھوٹے ایک مدت گزر گئی ہے، انہیں از سرِ نو زندہ کیا جائے، مثلاً تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور نماز عصر کی چار سنتیں۔

(نوٹ: نماز عصر کی چار سنتوں کے حوالے سے ایک فضیلت والی حدیث نظر سے گزری ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **رحم اللہ امرء اصلی قبل العصر اربعاء**۔اسی روایت کو ابوداؤد اور ترمذی نے حسن قرار دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے رحم کی دعا کی ہے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتا ہے۔آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی فرد کے لیے دعا کر رہے ہیں تو وہ رد کیسے ہوسکتی ہے)۔

ذکـــرالٰهـــی: ہماری سابقہ زندگی کی تعلیم و تربیت میں چونکہ ایک فرد میں خود اعتمادی پیدا کرنے پر بہت زور دیا جاتا رہا ہے لہٰذا اس کے اثرات یہ ہوئے ہیں کہ ہم دنیا بھر کے موضوعات پر بے تکان بولے چلے جاتے ہیں......تقلیل کلام کے ذریعے اس چیز پر قابو پایا

18 جون: صوبہ کنڑ......ضلع سوکئی......مجاہدین کا امریکی فوجی بیس پر میزائلوں سے حملہ............اعلیٰ خاتون فوجی افسر سمیت 16 امریکی فوجی اور 4 افغان فوجی ہلاک............متعدد زخمی

جاسکتا ہے۔لیکن تقلیل کلام سے مقصود یہ نہیں کہ زبان پر تالہ لگا کر بیٹھ جائیں بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہماری زبان...... ہمہ وقت ، ذکرالٰہی سے تر رہے۔جتنی مسنون دعائیں منقول ہیں ان کا ورد اٹھتے بیٹھتے جاری رکھیں......ممکن ہے شروع میں تصنع کا خیال آئے لیکن اس وسوسۂ شیطانی کو دل سے جھٹک کر اپنا معمول جاری رکھیں......اگر کچھ تصنع ہوا بھی تو ان شاء اللہ خود بخود ڈھل جائے گا۔البتہ یہ دھیان میں رہے کہ جہراً ذکر کی بجائے سراً ذکر بہتر ہے۔

سورہ کہف کی تلاوت: جمعۃ المبارک کے دن سورہ کہف کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں اور جمعہ کے دن عصر کے بعد کی گھڑیاں قبولیت دعا کے لیے بہت اہم ہیں، حدیث میں ان کی بہت فضیلت آئی ہے۔لہٰذا ان اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ کے حضور خوب دعائیں کریں۔

مطالعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: تزکیہ نفس کے حوالے سے بنیادی بات یہ ہے کہ اپنے انفرادی اور اجتماعی اعمال......سیرت نبویؐ...... کے سانچے میں ڈھل جائیں لہٰذا اس غرض کے لیے کتب سیرت، مثلاً زاد المعاد، سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ شروع کردیں۔

حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہ سے استفادہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ مبارک اور خوش قسمت ہستیاں ہیں جن کی تربیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔اُن کی زندگیوں کو اپنی زندگی میں اپنانے کی نیت سے 'حیاۃ الصحابہؓ ' کی تعلیم اگر گھروں اور مراکز میں ہوسکے تو اُس کے بہت مفید اثرات عملی زندگی میں سامنے آتے ہیں۔

محاسبۂ نفس: حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا۔روزانہ سونے سے پہلے کچھ دیر کے لیے اپنے دن بھر کے معمولات کا محاسبہ کریں۔

کثرت دعا: ان سارے معمولات کے باوجود، قبولیت اخلاص سے مشروط ہے لہٰذا اخلاص کی دعا ضرور کریں۔

ہم اپنی تمام حاجات میں اللہ تعالیٰ ہی کے محتاج ہیں۔ان مبارک ساعتوں میں بار بار اس کا در کھٹکھٹائیں۔بالخصوص رات کے پچھلے پہر اور بوقت افطار کی جانے والی دعائیں مقبول ہوں گی۔(ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین، عزیز واقارب اور امت مسلمہ کے لیے عفوو عافیت کا سوال کریں۔سعادت مندی کی زندگی اور شہادت کی موت طلب کریں۔مجاہدین اسلام کی نصرت اور کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں کریں، یہ بھی ان کی مدد ہے۔قنوت نازلہ پڑھیں اور بالخصوص اپنے قیدی بھائیوں اور بہنوں کی قید سے رہائی کے لیے نہایت الحاح وزاری سے دعائیں مانگیں۔قیدیوں کو چھڑوانے میں تساہل کرکے ہم بحیثیت مجموعی جس گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں اس پہ رو رو کر اللہ کے حضور معذرت پیش کریں۔مجاہدین کی قیادت کے حق میں صبر و استقامت کی دعا کریں۔امت مسلمہ کے سروں پر مسلط غاصب کفار اور طواغیت کی ہلاکت اور بربادی کی دعا کریں۔

انفاق فی سبیل اللہ: مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے اپنی ذاتی جیب سے 'نصرت فنڈ' قائم کریں۔اس سلسلے میں ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ اپنے گھروں میں ایک ڈبہ رکھ لیں اور روزانہ اس میں کچھ نہ کچھ ڈالتے رہیں۔اسی طرح دیگر ساتھیوں اور اہل خیر کو بھی 'انفاق فی سبیل اللہ' پر ابھاریں۔محاذوں پر موجود مجاہدین بھائیوں تک ضروری سامان پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

ترک تعیش: راہ جہاد......اور......تعیش میں باہم ضد واقع ہوئی ہے۔عیش کوشی اور سہولیات کے عادی افراد......راہ جہاد کے مسافر نہیں بن سکتے۔وہاں تو ایسے رجال کی ضرورت ہے جو رھبان باللیل اور فرسان بالنہار ہوں۔

چنانچہ رمضان کو غنیمت جان کر اپنی زندگی میں سے ان چیزوں کو آہستہ آہستہ خارج کرتے جائیں جو اگرچہ مباح ہی کیوں نہ ہوں لیکن ان سے آرام طلبی اور عیش پسندی کی بو آتی ہو۔اس حوالے سے دو حدیثیں یاد رکھیں۔

کن فی الدنیا کانک غریب وعابر سبیل

دنیا میں اس طرح رہو گویا تم پردیسی ہو یا مسافر

اور

الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت

آخری عشرے کا اعتکاف: آخری عشرے میں اعتکاف کی کوشش کریں۔وگرنہ کم ازکم طاق راتیں ضرور قیام اللیل میں گزاریں۔

نصاب برائے حفظ: قرآن مجید کی بعض سورتیں جو بھول چکی ہوں از سرِ نو یاد کرنے کی کوشش کریں۔آخر میں...... یہ عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کا موقع عنایت فرمادیا۔چنانچہ اس کے ایک ایک لمحے کو غنیمت جان کر عبادت الٰہی میں وقف ہوجائیں۔

افطاری کے وقت بہت زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔نفس تو یہ چاہے گا کہ پورا دن بھوکا پیاسا رہنے کے بدلے چٹخارے دار کھانے ملیں۔اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ اپنے نفس کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں یا قابو کرلیتے ہیں۔

افطار کے وقت......انواع واقسام کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے وقت......گوانتانا موکے پنجروں میں قید اپنے بھائیوں کو ضرور یاد رکھیے گا......اور اگر ان کی یاد سے آپ کی آنکھیں بھر آئیں......تو امید رکھیں کہ ان شاء اللہ ہمارے لیے راہِ جہاد میں چلنا آسان ہوجائے گا۔

☆☆☆☆☆

19 جون: صوبہ قندھار...........ڈنڈ اور شاہ ولیکوٹ اضلاع...........مجاہدین کے فدائی آپریشنز 140 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک.....8 ٹینکرز اور 12 ٹینک تباہ

مَّن ذَا الَّذِی یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا

عبیداللہ غازی

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحجرات: ۱۵)

''ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر، پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے'' [ترجمہ شیخ الہندؒ]

رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ یعنی دسمبر ۲۰۰۱ء میں جب صلیبی کفر B-52 طیاروں، ڈیزی کٹر بموں اور کروز میزائلوں کے ذریعے افغانستان میں تورا بورا کے پہاڑوں میں موجود چند سو اہل عزیمت کو ملیا میٹ کر دینے کے درپے تھا تو ایسے میں تورا بورا کے مضافات میں ایک چھوٹی سی مسجد کے صحن میں ایک ۸۰ سالہ بوڑھا افغان دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے حسرت سے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ یونہی آسمان کی طرف تکتے ہوئے اُس نے اپنے پاس موجود اپنے پوتے سے کہا

''میری لاٹھی پکڑ و اور بندوق کی طرح امریکی جہازوں کی طرف اٹھا کر رکھو تا کہ اگر میرا کوئی اور بس نہیں چلتا تو کم از کم روزِ محشر اپنے رب کو تو یہ کہہ سکوں گا کہ ''اے میرے مالک! میں نے بے بسی کے عالم میں تیرے اور تیرے دین کے دشمنوں کے خلاف اپنی لاٹھی ضرور بلند کی تھی اور میں شدید بے بسی کے عالم میں یہی کر سکتا تھا''۔

جوابدہی کے احساس سے معمور اس بوڑھے نے تو اپنے روزِ محشر کے لیے زادِ راہ اکٹھا کر لیا۔ وہ دن جس کے متعلق خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ

وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا (مریم: ۹۵)

''اور ہر ایک ان میں آئے گا اس کے سامنے قیامت کے دن اکیلا'' [ترجمہ شیخ الہندؒ]

سو ہر ایک کو اُس کے دربار میں اکیلے اکیلے کھڑے ہو کر ہی حساب دینا ہے۔ لہٰذا آج اگر ہر ایک قلبِ مسلم میں اُس ضعیف افغان بزرگ جیسا ایمان اور رب کے حضور جوابدہی کا احساس پیدا ہو جائے تو یہی کامیابی کی کلید اور فلاح کی ضمانت ہے۔ اس احساس کے بیدار ہونے کے بعد ہر مومن کے لیے راہِ عمل ایک ہی رہ جاتی ہے اور وہ ہے منہج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جہاد و قتال کے میدانوں کا رخ کرنا۔

آج جب کہ عراق، افغانستان، برما، کشمیر، صومالیہ، شام، چیچنیا اور دوسرے مقبوضہ ممالک کی سرزمین خونِ مسلم سے رنگین ہے، قبلۂ اول مسجد اقصیٰ آٹھ دہائیوں سے یہود کے ناپاک پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ پاکستان میں بھی مساجد، مدارس اور آبادیوں پر دشمن کے میزائل حملے معصوموں کے چیتھڑے اڑا رہے ہیں اور خلافت کے سقوط کو ایک صدی مکمل ہونے کو ہے...... ایسے میں 'عالمی تحریک جہاد' آج کفر کی عالم گیر یلغار کے بالمقابل، دفاعِ امت کے لیے سینہ سپر ہے۔ امت کے اہل عزیمت بیٹے بے سروسامانی کی حالت میں صرف نصرت خداوندی اور جذبہ شہادت کے بل بوتے پر گیارہ سال سے افغانستان اور آٹھ سال سے عراق میں دشمن کو ناک رگڑنے پر مجبور کیے ہوئے ہیں۔ آج طاغوت اپنے تمام تر وسائل، گولہ بارود، ٹیکنالوجی اور اپنی نام نہاد تہذیب اور جمہوریت سمیت ذلیل و رسوا ہو کر زخمی سانپ کی طرح خود کو زمین پر پٹخ رہا ہے۔

> اللہ تعالیٰ غنی عن العالمین ہے...... اُس نے نانِ جویں کھا کر پیٹ بھرنے والے ضعفا کے ہاتھوں دنیا کے فراعین کو نیچا دکھایا ہے...... ان غربا اور اجنبیوں کے لیے تو اُس نے جو مراتب مقرر کر رکھے ہیں...... یہ اپنی جانیں وار کر اُن فضیلت والے مراتب کو پا رہے ہیں...... مسئلہ تو پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے لیے ہے کہ وہ اپنے وسائل اور جان و مال بچا بچا کر رکھتے ہیں یا اُنہیں راہِ خدا میں لُٹا کر منعمین کی رفاقت کے حق دار قرار پاتے ہیں۔

آج جب کہ ہر مسلمان پر جہاد فرضِ عین ہو چکا ہے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ میدانِ جہاد کی طرف نکلے۔ میدان میں اتر کر کافروں کا مقابلہ کرے، اُن کی گردنیں مارنے کی سعادت حاصل کرے، پھر اپنی جان بھی اللہ کے سامنے پیش کر دے اور یوں اپنا مقصودِ اصلی یعنی رضائے الٰہی پا جائے۔ امت کے ہر پیر و جواں پر ہر قسم کے حالات میں جہاد کے اس مبارک عمل سے وابستہ ہونا ناگزیر ہے۔ اس جہادی قافلے کی ہم راہی اختیار کرنا ہی ایمان کا اولین تقاضا بھی ہے اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بھی۔ پس آج جہاد میں شرکت کی موثر ترین صورت یہی ہے کہ ہم ان گرم محاذوں کا رخ کریں اور دیگر مجاہدین کے شانہ بشانہ دشمنانِ دین کا مقابلہ کریں۔

اس صلیبی جنگ میں مجاہدین کے مورچوں کو مضبوط کرنا اور اُن کے لیے وسائل بہم پہنچانا بھی اہم ترین فرائض میں شامل ہے۔ امت کے سکون، چین، راحت، آسودگی،

علاوہ برتری کے لیے متاعِ جان سمیت ہر طرح کی قربانی پیش کرنے والے ہی ہمارے اموال کے سب سے زیادہ حق دار اور ہمارے وسائل کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔مجاہدین کو تائیدِ الٰہی کے بعد اسباب کے ذیل میں بھی جو دو اساسی چیزیں درکار ہوتی ہیں وہ افرادِ کار اور مالی وسائل ہی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث، جہاد پر خرچ کرنے پر ابھارتی ہیں۔اسی طرح ابن ماجہ کی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص نے اللہ کی راہ میں مال بھیجا اور خود گھر میں رُکا رہا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے۔اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اسی راہ میں مال بھی خرچ کیا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **واللہ یضاعف لمن یشاء** ''اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے (اجر) دو چند کیے دیتا ہے''۔(ابن ماجہ: ۲/۹۶۲، حدیث رقم: ۲۷۶۱)

مجاہدین کو ساز وسامان فراہم کر کے ان کے برابر اجر کمانے کا یہ دروازہ خواتین کے لیے بھی کھلا ہے۔وہ غیور اہل ایمان خواتین جن کے دل جہاد میں حصّہ ڈالنے کے لیے تڑپتے ہیں، جو اس عظیم عبادت سے کسی طور محروم نہیں رہنا چاہتیں، انہیں چاہیے کہ اپنے مال و اسباب مجاہدین فی سبیل اللہ پر لٹا کر اس عظیم اجر کو حاصل کریں۔مسلمانوں کی پوری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جہاں مسلمان خواتین نے اپنا سب کچھ لٹا کر جہاد کو تقویت بخشی۔غزوہ تبوک میں جب کہ مسلمانوں کا مقابلہ اس وقت کی سب سے بڑی سلطنت سے تھا اور مسلمان مالی تنگی کا سامنا کر رہے تھے، صحابیاتؓ رسول نے بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مجاہدین کو سامان فراہم کرنے میں حصّہ ڈالا۔حضرت ام سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کپڑا بچھا ہوا ہے جس پر کنگن، بازوبند، پازیب، بالیاں، انگوٹھیاں اور بہت سے زیورات رکھے ہوئے ہیں''۔(ابن عساکر: المجلد الأول)

یہ محض ماضی بعید کے قصے ہی نہیں، آج بھی الحمدللہ امت میں ایسی مائیں بہنیں موجود ہیں جن کی قربانیاں اسلام کی یاد تازہ کر دیتی ہیں۔شیشان میں شہید ہونے والے قائد ابو جعفر یمنی رحمہ اللہ علیہ کی ہمشیرہ کی مثال ہمارے سامنے ہے جنہوں نے اپنا سارا زیور بیچ کر اپنے بھائی کا اسلحہ و دیگر ضروری سامان پورا کیا۔اللہ تعالیٰ پھر سے اس امت کو حضرت خنساء رضی اللہ عنہا جیسی مائیں اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا جیسی بہنیں عطا فرمائے۔آمین

شیشان میں شہید ہونے والے قائد ابو جعفر یمنی رحمہ اللہ علیہ کی ہمشیرہ کی مثال ہمارے سامنے ہے جنہوں نے اپنا سارا زیور بیچ کر اپنے بھائی کا اسلحہ و دیگر ضروری سامان پورا کیا۔اللہ تعالیٰ پھر سے اس امت کو حضرت خنساء رضی اللہ عنہا جیسی مائیں اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا جیسی بہنیں عطا فرمائے۔آمین

موجودہ صلیبی جنگ میں مجاہدین تو اللہ کی نصرت اور تائید سے کامیابی سے ہم کنار ہو چکے ہیں۔عراق کے بعد افغانستان سے صلیبیوں کی پسپائی کا آغاز ہو چکا ہے۔مجاہدین اس دس سالہ جنگ میں سرخرو ہوئے ہیں......اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں اُن کے شامل حال ہیں......وہ اپنی منزلوں کی جانب بلاخوف و جھجک بڑھ رہے ہیں......کفر دَم سادھے عساکر اسلام کی پیش قدمی دیکھ رہا ہے اور خوف سے اندر ہی اندر گھُل رہا ہے......ایسے میں جسے اس نفع بخش سودے میں اپنا حصّہ ڈالنا ہے، ڈال دے......اللہ تعالیٰ **غنی عن العالمین** ہے......اُس نے نانِ جویں کھا کر پیٹ بھرنے والے ضعفا کے ہاتھوں دنیا کے فراعین کو نیچا دکھایا ہے......ان غربا اور اجنبیوں کے لیے تو اُس نے جو مراتب مقرر کر رکھے ہیں...... یہ اپنی جانیں وار کر اُن فضیلت والے مراتب کو پا رہے ہیں......مسئلہ تو پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے لیے ہے کہ وہ اپنے وسائل اور جان و مال بچا بچا کر رکھتے ہیں یا اُنہیں راہِ خدا میں لُٹا کر منعمین کی رفاقت کے حق دار قرار پاتے ہیں۔

پس آج **مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا** کی صدا پر لبیک کہنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اور مغفرتیں منتظر ہیں۔مجاہدین اللہ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں اور امت مسلمہ سے بجا طور پر یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جان و مال سے اُن کی نصرت کے فریضے پر توجہ دیں۔جو بہترین مال آپ اپنے لیے پسند کرتے ہیں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔اور یہ ادائیگی بھی صرف ایک بار کر دینا کافی نہیں بلکہ جہاد کے لیے اپنی آمدن میں سے ایک حصّہ مستقلاً مقرر کر لیں اور اس کو مجاہدین تک پہنچائیں۔اللہ ہمیں جہاد جیسی عظیم عبادت میں اپنے جان و مال کے ساتھ شرکت کرنے اور صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆

اے امریکیو! آج تم نے ان مجاہدین نوجوانوں کو جو ''بزدل دہشت گرد'' کہا ہے، اس کا جواب بھی تمہیں سننے کی ضرورت نہیں، اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ان نوجوانوں نے افغانستان میں پورے دس سال تک کاندھوں پر بندوقیں لٹکا کر رکھی ہیں۔اب اللہ سے ان کا یہ عہد ہے کہ یہ بندوقیں تب تک نہیں اتریں گی جب تک تم ذلیل و رسوا ہو کر جزیرہ عرب سے نہ نکل جاؤ۔جب تک ان کی جان میں جان ہے اور بازوؤں میں دم خم ہے یہ اس عہد کو پورا کریں گے۔شیخ اسامہ بن لادنؒ

20 جون: صوبہ وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ......10 فیول بھرے ٹینکر تباہ......15 سیکورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک

جہاد کے لیے صدقہ کرنے کے فضائل

مولانا سید ولی شاہ بخاری

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک درہم ایک لاکھ درہم سے آگے نکل گیا!'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تعجب سے فرمایا: ''یارسول اللہ! یہ کیسے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص کے پاس دو ہی درہم تھے اور اس نے ان میں سے ایک صدقہ کر دیا، جب کہ ایک دوسرا شخص اپنے کُل مال کے ایک چھوٹے سے حصّے کی طرف بڑھا اور اس میں سے ایک لاکھ درہم نکال کر صدقہ کر دیے (چنانچہ پہلا شخص کم دینے کے باوجود آگے نکل گیا)۔ (نسائی: کتاب الزکاۃ، باب جھد المقل)

مسند احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: ای الصدقۃ افضل ''سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھدالمقل...... ''وہ صدقہ جو کم مال والا تکلیف اٹھا کر دے''۔ (ابو داؤد کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذلک)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مہار والی اونٹنی لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا: ھذہ فی سبیل اللہ ''یہ اللہ کی راہ میں (صدقہ) ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لک بھا یوم القیامۃ سبع مائۃ ناقۃ کلھا مخطومۃ ''تیرے لیے اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی جو تمام کی تمام مہار والی ہوں گی''۔ (مسلم: کتاب الامارۃ، باب فضل الصدقۃ فی سبیل اللہ وتضعیفھا)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ، کل خزنۃ باب: ای فل ھلم ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جوڑا (یعنی دو چیزیں) خرچ کیں، اسے جنت کے دربان بلائیں گے، ہر دروازے کے دربان کہیں کہ کہ اے فلاں! ادھر آؤ''۔ (بخاری: کتاب الجھادوالسیر، باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

صحیح مسلم کی ایک حدیث کے آخری ٹکڑے میں ایک صحابیؓ اپنی اہلیہ کو ایک مجاہد کی ضروریات پر مال خرچ کرنے پر ابھارتے ہیں اور فرماتے ہیں...... لاتحسبی عنہ شیئا فو اللہ لاتحسبی منہ شیئا فیبارک لک فیہ ''اس (مجاہد) کو دینے سے کوئی مال بچا کر نہ رکھنا، اللہ کی قسم اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا تاکہ تمہارے اس مال میں برکت ڈال دی جائے''۔ (مسلم: باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ بمرکوب)

اسی طرح ابن ماجہ کی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص نے اللہ کی راہ میں مال بھیجا اور خود گھر میں رُکا رہا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے۔ اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اسی راہ میں مال بھی خرچ کیا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: واللہ یضاعف لمن یشاء ''اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے (اجر) دوچند کیے دیتا ہے''۔ (ابن ماجہ: ۲/۹۲۲، حدیث رقم: ۲۷۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے کا ساز وسامان پورا کر دیا تو گویا وہ خود لڑا''۔ (بخاری: کتاب الجھاد والسیر، باب فضل من جھز غازیا أو خلفہ بخیر)

اس طرح ایک اور حدیث میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ من جھز غازیا فی سبیل اللہ کان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجر الغازی شیئا ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے کا ساز وسامان پورا کر دیا اسے بھی لڑنے والے کے برابر اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اس لڑنے والے کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو''۔ (ابن ماجہ: کتاب الجھاد، باب من جھز غازیا)

ایک اور حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جنت کی بشارت سناتے ہیں جو مجاہد کو وسائلِ جہاد فراہم کرے: ان اللہ عزوجل یدخل بالسھم الواحد ثلاثۃ نفر الجنۃ؛ صانعہ الذی یحتسب فی صنعتہ الخیر، والذی یجھزبہ فی سبیل اللہ، والذی یرمی بہ فی سبیل اللہ'' بے شک اللہ عزوجل ایک تیر سے تین بندوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ تیر بنانے والا جو اسے بنانے میں بھلائی کی نیت رکھتا ہو، اللہ کی راہ میں (کسی مجاہد کو) تیر فراہم کرنے والا، اور اللہ کی راہ میں وہ تیر چلانے والا''۔ (مسند احمد: حدیث عقبہ بن عامر الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ام سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کپڑا بچھا ہوا ہے جس پر کنگن، بازوبند، پازیب، بالیاں، انگوٹھیاں اور بہت سے زیورات رکھے ہوئے ہیں''۔ (ابن عساکر: المجلد الأول)

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

20 جون: صوبہ زابل......ضلع ارغنداب......مجاہدین کا پولیس اہل کاروں کے قافلے پر حملہ......7 پولیس اہل کار ہلاک......2 گاڑیاں بھی تباہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مصائب برداشت کرنا

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

ضعیف القلب انسان مصائب کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہے لیکن صحابہ کرامؓ نے اسلام کے لیے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں اور ان کے ایمان میں ذرہ برابر تزلزل واقع نہیں ہوا۔حضرت بلالؓ کو کفار نے لوہے کی زرہ پنا کر دھوپ میں ڈال دیا، لڑکے ان کو مکہ کی پہاڑیوں میں گھسیٹتے پھرتے لیکن ان کی قوت ایمان میں کسی قسم کا ضعف نہیں پایا۔حضرت خبابؓ ام انمار کے غلام تھے،وہ اسلام لائے تو ام انمار نے لوہا گرم کر کے ان کے سر پر رکھا۔ایک دن حضرت عمرؓ نے ان کی پیٹھ دیکھی تو کہا کہ آج تک ایسی پیٹھ میری نظر سے نہیں گزری۔حضرت خبابؓ نے جواب دیا کہ کفار نے انگاروں پر لٹا کر مجھ کو گھسیٹا تھا۔حضرت صہیبؓ اور حضرت عمارؓ کو کفار لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں چھوڑ دیتے تھے لیکن دھوپ کی شدت سے ان کی حرارت اسلام میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تھی۔

کفار حضرت ابوفکیہؓ کے پاؤں میں بیڑی ڈال کر دھوپ میں لٹا دیتے پھر پشت پر پتھر کی چٹان رکھ دیتے یہاں تک کہ وہ مختل الحواس ہو جاتے۔ایک دن امیہ نے ان کے پاؤں میں رسی باندھی اور آدمیوں کو انہیں گھسیٹنے کا حکم دیا،اس کے بعد ان کو تپتی ریت پر لٹا دیا۔اتفاق سے راہ میں ایک گبریلا جا رہا تھا،امیہ نے استہزا سے کہا کہ تیرا پروردگار یہی تو نہیں؟ بولے میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔اس پر اس نے زور سے ان کا گلا گھونٹا لیکن اس کے بے درد بھائی کو جو اس وقت اس کے ساتھ تھا اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی اور اس نے کہا کہ اس کو اور اذیت دو۔

حضرت سمیہؓ،حضرت عمارؓ کی والدہ تھیں۔ایک دن کفار نے ان کو دھوپ میں لٹا دیا تھا۔اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو فرمایا ''صبر کرو صبر،تمہارا ٹھکانہ جنت میں ہے''۔لیکن ابوجہل کو اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی اور اس نے برچھی مار کر ان کو شہید کر دیا چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے شرفِ شہادت ان ہی کو نصیب ہوا۔

حضرت عمر کی بہن جب اسلام لائیں اور حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو اس قدر مارا کہ تمام بدن لہولہان ہو گیا۔لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ جو کچھ کرنا ہو کرو میں تو اسلام لا چکی۔حضرت ابوذر غفاریؓ نے جب خانہ کعبہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا تو ان پر کفار ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے زمین پر لٹا دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب اول اول خانہ کعبہ میں قرآن مجید کی چند آیتیں باآواز بلند پڑھیں تو کفار نے ان کو اس قدر مارا کہ چہرے پر نشان پڑ گئے لیکن انہوں نے صحابہؓ سے کہا کہ ''اگر کہو تو کل پھر اسی طرح باآوازِ بلند قرآن کی تلاوت کر آؤں''۔

ان اذیتوں کے علاوہ کفار ان غریبوں کو اور بھی مختلف طریقوں سے ستاتے تھے۔پانی میں غوطے دیتے تھے،مارتے تھے،بھوکا پیاسا رکھتے تھے یہاں تک کہ ضعف سے بے چارے بیٹھ نہیں سکتے تھے۔

یہ وہ لوگ تھے جن میں اکثر یا تو لونڈی غلام تھے یا غریب الوطن......لیکن اس کے علاوہ بہت سے دولت منداور معزز لوگ بھی کفار کے دست تطاول سے محفوظ نہ رہ سکے۔حضرت عثمانؓ نہایت معزز شیخ تھے۔لیکن جب اسلام لائے تو خود ان کے چچا نے ان کو رسی سے باندھ دیا۔

حضرت زبیر بن العوامؓ جب اسلام لائے تو ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر لٹکا دیتا تھا پھر نیچے سے ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا۔

حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی سعیدؓ بن زید اسلام لائے تو حضرت عمرؓ نے ان کو رسیوں میں باندھ دیا۔

حضرت عیاش بن ابی ربیعہؓ اور حضرت سلمہ بن ہشامؓ اسلام لائے تو کفار نے دونوں کے پاؤں کو ایک ساتھ باندھ دیا۔

حضرت ابوبکرؓ اسلام لائے تو ایک تقریر کے ذریعے سے دعوت اسلام دی۔کفار نے یہ نامانوس آواز سنی تو دفعتاً ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ حضرت ابوبکرؓ کے قبیلہ بنو تیم کو ان کی موت کا یقین آ گیا اور وہ ان کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے۔شام کے وقت ان کی زبان کھلی تو بجائے اس کے کہ اپنی تکلیف بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا۔اب خاندان کے لوگ بھی الگ ہو گئے لیکن ان کو اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی رٹ لگی رہی۔بالآخر لوگوں نے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو ان کے اوپر گر پڑے،ان کا بوسہ لیا اور سخت رقتِ طبع کا اظہار فرمایا۔

صبر واستقامت کی یہ بہترین مثالیں تھیں اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں خود اہل کتاب تک ان کے معترف تھے۔چنانچہ استیعاب میں ہے کہ جب صحابہ کرامؓ شام میں گئے تو اہل کتاب نے ان کو دیکھ کر کہا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے وہ اصحاب جو آروں سے چیرے گئے اور سولی پر لٹکائے گئے،ان سے زیادہ تکلیفیں برداشت کرنے والے نہ تھے۔

☆☆☆☆☆

20 جون: صوبہ پکتیا............ضلع خیر کوٹ............مجاہدین کا نیٹو اور امریکی فوج کے قافلے پر حملہ............11 نیٹو اور امریکی فوجی اہل کار ہلاک......اس کے علاوہ 4 ٹینک بھی تباہ

مجلس کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباح، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہو کر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس وتدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں'' ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن وحدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب ''من ادب الاسلام'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصّہ نذر قارئین ہے۔

ادب: مجلس کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ اپنے مہمان یا جس شخص سے بھی گفت گو کر رہے ہوں تو آپ کی آواز نہایت نرم اور پست ہونی چاہیے۔ضرورت کے مطابق اپنی آواز کو بلند کریں کیونکہ ضرورت سے زائد آواز بلند کرنا گفت گو کرنے والے کو زیب نہیں دیتا۔اور وہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے دل میں مخاطب کی پوری عزت نہیں ہے۔یہ وہ ادب ہے جس کا خیال رکھنا اپنے دوست، ہم منصب، جسے آپ جانتے ہیں یا نہیں جانتے، آپ سے چھوٹا ہے یا بڑا ہے......سب کے لیے ہے۔اس ادب کا خیال رکھنا اس وقت اور زیادہ اہم ہو جاتا ہے جب آپ اپنے والدین یا والدین جیسے یا جو آپ کے نزدیک قابل تعظیم اور قابل احترام ہوں......ان سے گفت گو کر رہے ہوں۔اس سلسلہ میں چند آیات اور احادیث پیش کی جاتی ہیں:

قرآن کریم نے حضرت لقمان حکیم کی نصیحت، جو انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمائی ہے، ذکر کی ہے واغضض من صوتک یعنی جب لوگوں سے بات کرو تو اپنی آواز کو پست رکھو اور اسے اونچا مت کرو، کیونکہ ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنا ناپسندیدہ اور بُرا عمل ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَـجْهَـرُوا لَـهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُون O إِنَّ الَّـذِيـنَ يَـغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّـهِ أُوْلَـئِكَ الَّـذِيـنَ امْتَـحَـنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيْمٌ (الحجرات: ۲، ۳)

''اے اہل ایمان !اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔جو لوگ پیغمبر خدا کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں خدا نے ان کے دل تقوے کے لیے آزما لیے ہیں ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے''۔

تو حضرت عمرؓ اس آیت کے اترنے کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات عرض کرتے تو اس طرح بات کرتے جیسے کوئی سرگوشی کرنے والا بات کرتا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بات دہرانے کے لیے ارشاد فرماتے۔الغرض حضرت عمرؓ آواز اتنی پست کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کے لیے ان سے پوچھنا پڑتا۔

حافظ ذہبیؒ نے اپنی کتاب '' تاریخ اسلام'' میں جلیل القدر فقیہ اور تابعی محمد بن سیرینؒ کے بارے میں عبداللہ بن عون کی روایت نقل کی ہے کہ امام محمد بن سیرینؒ جب اپنی والدہ محترمہ کے پاس ہوتے تو دیکھنے والا جو ان کو جانتا نہ ہو یہ سمجھتا کہ وہ بیمار ہیں۔کیونکہ والدہ کے سامنے وہ اپنی آواز بہت پست کرتے تھے۔

حافظ ذہبیؒ نے اپنی اسی کتاب میں امام ابن سیرینؒ کے شاگرد، ایک بڑے امام عبداللہ بن عون بصریؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک بار ان کی والدہ محترمہ نے ان کو بلایا، تو جواب میں ان کی آواز والدہ کی آواز سے اونچی ہوگئی، تو وہ بہت گھبرائے کہ یہ ان سے گناہ ہوگیا ہے۔اس لیے فوراً دو غلام آزاد کردیے۔

کوفہ کے مشہور قاری عاصم بن بہدلہؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس حاضر ہوا۔تو ایک شخص ان کی مجلس میں بلند آواز سے بولنے لگا، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا'' ایسا مت کرو، ایک شخص کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ گفت گو کے وقت اتنی آواز بلند کرے، جتنی اس کا بھائی یا ہم مجلس سن سکے''۔

☆☆☆☆☆

21 جون: صوبہ خوست............صدر مقام خوست شہر............مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی عملہ سمیت ہلاک

امام کے ہمراہ گزرے ایام

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

جہاد فی سبیل اللہ کے لیے شیخ کا انفاق ایک مشہور و معروف بات ہے۔تاہم یہاں میں اُن میں سے چند ایک واقعات کا ذکر ہی کر سکوں گا......شیخ کے انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے ایک اور پہلو کا ذکر بھی ضروری ہے......اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ شیخ رحمہ اللہ جہاد کے لیے مال خرچ کرنے میں بڑے کھلے دل کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ اس بات سے واقف نہیں کہ آپ جہادی اموال کے خرچ کرنے میں انتہائی محتاط تھے۔یعنی اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر آپ جہادی مال کے صرف کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے۔

شیخ رحمہ اللہ جہاد کے علاوہ دیگر امور میں مال خرچ کرنے میں انتہائی سخت تھے۔اس حوالے سے مجھے ایک لطیف واقعہ یاد آیا......کہ جب ہم روس کے خلاف افغان جہاد کے وقت پشاور میں تھے تو ہمارے بھائیوں میں سے ایک صاحبِ خیر بھائی وہاں آئے اور پشاور آ پہنچے......ان بھائی کا میرے ساتھ اور شیخ ابوعبیدہ پنج شیری کے ساتھ تعلّق تھا،ان بھائی کے پاس تعلیم و تربیت اور ان جیسے دیگر امور کی ذمہ داری تھی اور اُن کے پیش نظر ایک ایسے مدرسے کے قیام کا منصوبہ تھا جس سے پاکیزہ نظریات اور بہترین تعلیمی منہج کی بنیاد پر تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔اور وہاں سے ایسے سلیم الفکر لوگوں کو نکالا جائے جو جہاد فی سبیل اللہ اور دیگر اعمال خیر میں اپنا حصّہ ڈال سکیں......وہ اس فکر پر بہت جازم تھے اور اس منصوبے نے اُنہیں پوری طرح مشغول کر رکھا تھا۔یہ بھائی میرے اور شیخ ابوعبیدہ کے پاس آئے اور ہم سے کہنے لگے کہ آپ لازماً شیخ اسامہ رحمہ اللہ تک میری رسائی کو ممکن بنایئے تا کہ وہ اس منصوبے کی تکمیل میں میری مدد و معاونت کر سکیں۔اس پر میں نے اُن سے کہا کہ میں نے ایسا پہلے کبھی نہیں کیا......اور نہ ہی یہ میری عادت ہے کہ میں کسی شخص کو شیخ کے پاس لے جاؤں اور پھر اُن سے کہوں کہ آپ اس کی مدد کریں۔اس پر وہ کہنے لگے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تم مجھے یونہی چھوڑ دو......اس کے بعد اُنہوں نے ہم پر بہت دباؤ ڈالا اور ہم سے کہا کہ بس تم مجھے خود شیخ سے بات کرنے دو......اس پر ہم نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے،ہم آپ کی شیخ کے ساتھ ملاقات طے کروا دیتے ہیں......اس کے بعد وہ معزز بھائی،شیخ اسامہ بن لادنؒ کے ساتھ بیٹھے اور اُن کے سامنے اپنے منصوبے کی تفصیل اور اس بارے میں اپنی سوچ پیش کرنا شروع کر دی۔شیخ سکون کے ساتھ اُن کی بات سنتے رہے اور اس حوالے سے شیخ کے عالی اخلاق معروف ہیں کہ شیخ دوسرے کی بات انتہائی اطمینان کے ساتھ سنتے تھے،کبھی بولنے والے کو ٹوکتے نہ تھے۔جب اُن بھائی نے اپنے منصوبے کی تفصیل شیخ کے سامنے رکھ دی اور اُن سے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے میری مدد کریں تو شیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نہیں کر سکتا۔اس پر وہ بھائی بڑے حیران ہوئے اور شیخ سے کہنے لگے کہ یہ کیوں؟ کیا یہ خیر کا کام نہیں؟اس سے مسلمانوں کو نفع پہنچے گا اور مجاہدین بھی استفادہ کریں گے......اس پر شیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ میرے بھائی! آج جہاد کا غم کرنے والا کوئی نہیں ہے۔اس دور میں دیگر خیر کے کاموں میں،یتیموں کی بہبود پر اور مدارس پر خرچ کرنے والے لوگ بہت سے ہیں۔حالانکہ بغیر جہاد کے خیر کے سب کام ضائع ہوجاتے ہیں جب کہ جہاد میں کامیابی کی وجہ سے امت کے تمام مصالح محفوظ ہوجاتے ہیں۔اور پھر لوگ جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنے سے ڈرتے بھی ہیں اور ادھر ادھر اپنا مال خرچ کر دیتے ہیں......جب کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے انتہائی قلیل ہیں۔اس لیے آج جہاد کا غم کرنے والا کوئی نہیں......اور اس سب کے ہوتے ہوئے میں جہاد کا مال آپ کو دے دوں......ایسا نہیں ہوسکتا۔اس پر اُن بھائی کو کافی افسوس ہوا لیکن اُن کی فکر اُن پر بہت حد تک غالب تھی۔وہ پھر بھی شیخ کے ساتھ بحث کرتے رہے،لیکن شیخ اپنی رائے پر مُصر رہے۔یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ لاحق ہونے لگا کہ کہیں شیخ یہ نہ سمجھیں کہ میں اور بھائی ابوعبیدہ اس بھائی کی رائے کے ساتھ متفق ہیں......اس پر میں نے کہا کہ میرے بھائی!اگر انصاف کی بات کی جائے تو شیخ حق پر ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ اور وہ بھی بمعنیٰ قتال فی سبیل اللہ سب سے زیادہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس پر خرچ کیا جائے......جب اس مد میں کفایت ہوجائے تو پھر چاہے دوسری جوانب میں بھی خرچ کر لیا جائے......اس پر اُن بھائی کو کافی مایوسی ہوئی۔پھر اُنہوں نے کہا کہ چلیں!اچھی بات ہے،اگر آپ میری مدد نہیں کر سکتے تو پھر ایسے لوگوں کے سامنے میری سفارش کر دیں جو میری مدد کر سکیں۔اس پر شیخ نے پھر سے کہا کہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا......اُنہوں نے کہا کہ سبحان اللہ! بھلا اس بات میں کیا مانع ہے؟ شیخ نے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک جانب تو میں لوگوں سے یہ کہوں کہ دوسرے خیر کے کاموں سے پہلے جہاد پر خرچ کریں اور پھر میں ہی اُن لوگوں سے جہاد کے علاوہ خرچ کرنے کا مطالبہ کرنے لگ جاؤں،ان دونوں باتوں میں واضح تناقض اور قول و فعل کا تضاد ہے۔اس پر ان بھائی کو مزید مایوسی ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ چلیں!میری اُن لوگوں کے سامنے سفارش کر دیں جو میری ایسے لوگوں کے سامنے سفارش کریں جو اس کام میں معاون ہوسکتے ہیں......اس پر شیخ نے کہا کہ ہاں!اس میں کوئی مسئلہ نہیں......بہر حال وہ بھائی وہاں سے اس حال میں نکلے کہ شیخ سے اس حوالے سے ذرا سی بھی مالی معاونت حاصل نہ کر پائے

21 جون:صوبہ وردک..........ضلع سید آباد..........نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ..........18 کنٹینرز اور 5 سپلائی ٹرک تباہ..........15 سیکورٹی اہل کار اور 10 ڈرائیور ہلاک......15 زخمی

شیخ کے انفاق کے حوالے سے ایک اور قابلِ ذکر شے یہ ہے کہ شیخ رحمہ اللہ پیسے کے معاملے میں دنیا اور اُس کی آلودگی سے بہت دور اور بلند مقام پر تھے......آپ کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ آپ اکثر اوقات اپنے حق سے دست بردار ہو جاتے اور اپنا حق معاف کر دیا کرتے۔ مجھے اس حوالے سے بھی ایک واقعہ یاد ہے، جس سے میں کئی اطراف سے واقف ہوں......ہمارے ایک بھائی جو روس کے خلاف شریک جہاد رہے، پھر طالبان کے دور میں افغانستان ہجرت کر آئے اور بعد از اں جدید صلیبی حملے میں شہید ہوئے......شیخ جب سوڈان منتقل ہوئے اور اُنہوں نے وہاں مختلف منصوبوں پر عمل درآمد شروع کیا تو یہ بھائی شیخ کے پاس آئے......یہ مختلف لوگوں سے پیسے لے کر مختلف نوعیت کے نفع بخش کام کیا کرتے تھے اور اُن سے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہوتا اور وہ خود بھی مستفید ہوتے۔شیخ اور ان بھائی کے درمیان اعتماد کا مضبوط تھا، اُنہوں نے شیخ کے سامنے کچھ تفصیل بیان کی کہ میں اس طرح لوگوں سے مال جمع کرتا ہوں اور پھر اُسے مختلف منصوبوں میں لگا کر خود بھی نفع اٹھاتا ہوں اور لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہوں......شیخ نے کہا کہ اس میں مضائقہ کی کوئی بات نہیں۔ انہوں نے شیخ سے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ میرے ساتھ کچھ تعاون کریں۔شیخ نے کہا کہ ٹھیک ہے میں اس سلسلے میں آپ کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہوں لیکن ایک شرط پر......اُنہوں نے پوچھا کہ وہ شرط کیا ہے؟ تو شیخ نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ جو اشیا میں آپ کو دوں گا اُن میں آپ میرے مشورے کے بغیر تصرف نہیں کریں گے...... اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے، مجھے آپ کی یہ شرط منظور ہے......اس پر شیخ نے اپنی جانب سے اُنہیں ایک اجازت نامہ لکھ دیا کہ وہ شیخ کے گوداموں میں سے ایک بڑی مقدار میں چینی لے لیں......اُس وقت آپ کچھ مخصوص اشیا کی تجارت کرتے تھے جن میں چینی بھی تھی...... آپ سوڈان کے کارخانوں سے بڑی مقدار میں چینی خریدا کرتے اور پھر اسے مقامی اور خارجی بازار میں بیچ دیتے تھے......شیخ نے اُن بھائی کو دسیوں ہزار ڈالر مالیت کی چینی کے لیے اجازت نامہ لکھ دیا اور کہا کہ یہ آپ پر قرض ہے......آپ اسے بیچیں اور اللہ کی توفیق سے اس سے حلال نفع حاصل کریں......پھر جب آپ اس کی قیمت اکٹھی کر لیں تو میرا قرض مجھے واپس کر دیں......لیکن اس شرط کا لحاظ رکھتے ہوئے جس کا میں نے آپ کو پابند کیا ہے......اس پر اُنہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ میں اس سے موافق ہوں۔اس کے بعد اُنہوں نے چینی لے لی اور اُسے بازار میں فروخت کے لیے لے گئے۔غالبًا یہ بھائی لوگوں کے ساتھ معاملات کے طریقے اور اُن کے احوال سے زیادہ واقف نہیں تھے۔کچھ عرصے بعد اُن کے پاس لمبی داڑھیوں اور ظاہری وضع قطع کے حامل دھوکہ بازوں کا ایک گروہ آیا...... جن میں سرفہرست مشہورِ زمانہ خائن اور دھوکہ باز مجرم جمال الفضل تھا......جو پہلے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے پاس مدیر کی حیثیت سے کام کرتا تھا......جس نے پہلے وہاں پیسوں میں غبن کیا، بعد میں عام لوگوں کا مال بھی اسی طرح کے حیلوں سے لوٹتا رہا اور پھر جب اس کے دھوکے کی یہ تجارت ماند پڑنے لگی تو اسے اپنی حرص پوری کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نظر نہ آیا کہ اس نے اپنے آپ کو امریکیوں کے ہاتھوں بیچ دیا اور شیخ کے بارے میں معلومات کی فراہمی کے ذریعے مال کمانے لگا۔امریکی ابھی تک اسے گواہوں کی حمایت والے پروگرام کے تحت تحفظ دیے ہوئے ہیں اور ہر اسلامی مقدمے میں اُسے گواہ کے طور پر لے کر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک مقدمے کے اندر جب وہ اُسے گواہی کے لیے لے کر آئے تو ملزم کے وکیل نے کہا کہ اس کی گواہی کیونکر قبول ہو سکتی ہے جب کہ یہ شخص تو ہے ہی خائن اور رشوت خور......کیونکہ یہ تو خود اعترافات کرتا ہے کہ اس نے امریکیوں سے مال کھایا ہے۔یہ عالمی چور دھوکے بازوں کے اُس گروہ میں سرفہرست تھا اور چونکہ یہ افغانستان میں روس کے خلاف جہاد میں شریک رہا تھا اور شیخ کے ساتھ بھی رہا تھا اور پھر مجاہدین اُس پر اعتماد کرتے تھے، اس لیے ان بھائی نے بھی اُس پر اعتماد کر لیا۔اُس نے اُن سے کہا کہ میں تمہیں ایسے بہترین تاجروں سے ملواؤں گا جو تمہیں بڑے اچھے دام دیں گے اور تم سے چینی لے کر، اُسے بیچ کر تمہیں پیسے دے دیں گے۔اس پر اُن بھائی نے اُس پر اعتماد کرتے ہوئے چینی اُن کے سپرد کر دی اور اُنہوں نے اُس کے بدلے میں اُسے چیک تھما دیے......بعد میں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ چیک جعلی تھے......یعنی وہ چینی لے جا چکے تھے......اس کے بعد وہ بھائی اُن کے پیچھے بھاگتے رہے اور وہ اُن کے آگے آگے بھاگتے رہے اور کافی عرصہ تک یہ کہانی چلتی رہی......اس کے بعد وہ بھائی شیخ رحمہ اللہ کے پاس گئے اور شیخ کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ شیخ نے کہا کہ دیکھو! میں نے تم سے شرط رکھی تھی کہ اور تم نے اُس کی خلاف ورزی کی...... اُنہوں نے کہا کہ ہاں میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے شرط کی خلاف ورزی کی ہے البتہ میں آپ سے اب اجازت چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ مہلت دیں تاکہ میں اپنا قرض لوٹا دوں......شیخ نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ کوشش کریں، اس کے بعد یہ بھائی طویل عرصے تک کوشش کرتے رہے اور کافی مدت کے بعد تقریباً آدھا قرض لوٹا پائے اور آدھا قرض اب بھی اُن پر باقی رہ گیا۔اس کے بعد یہ بھائی جگہ جگہ دربدری کا سامنا کرتے رہے اور آخر کار اللہ تعالیٰ کی توفیق سے طالبان کے دور میں ہجرت کر کے افغانستان آ پہنچے۔تب بھی اُن کے اور شیخ رحمہ اللہ کے مابین بہترین تعلقات قائم تھے۔آخر کار یہ بھائی افغانستان پر ہونے والی صلیبی بمباری کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔اُن بھائی کی شہادت کے بعد میں نے شیخ رحمہ اللہ سے سفارش کی کہ اے شیخ اسامہ! آپ جانتے ہیں کہ شہید کی ہر شے معاف ہو جاتی ہے لیکن قرض معاف نہیں ہوتا......جب کہ ان بھائی کے ذمے آپ کا قرض تھا، تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اُسے اپنا یہ قرض معاف کر دیں اور اس کے بدلے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیں؟ اس پر شیخ نے کہا کہ ٹھیک ہے میں اُسے اپنا قرض معاف کرتا ہوں اور یہ معاملہ ختم ہو گیا۔فی الوقت ہم اسی پر اکتفا کریں گے۔اگلی ملاقات تک کے لیے اللہ کے سپرد!!!

☆☆☆☆☆

22 جون: کابل شہر............ایک ہوٹل پر شاندار فدائی آپریشن سرانجام دیا گیا............25 غیر ملکی اور 14 افغان اہل کار ہلاک............متعدد زخمی

جہاد فی سبیل اللہ اور اس کا مقصد

مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲؍محرم الحرام سے ۹ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ تک مسلسل آٹھ دن تک بمبئی میں ایک ہی مقام پر حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے خطابات ہوئے تھے، ذیل میں اس سلسلہ کا چھٹا خطبہ پیش خدمت ہے، جس میں مولانا رحمہ اللہ نے جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے مقاصد کو واضح انداز میں پیش کیا ہے۔

کسی کو غلط فہمی نہ ہو میں یہ جو بار بار کہہ رہا ہوں کہ اسلامی جہاد کا منشا اور اس کی غرض و غایت خدا کے نام کا بول بالا کرنا، دنیا کے نظام کو قانونِ الٰہی اور منشائے خداوندی کے مطابق کرنا ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگوں کو زبردستی اور تلوار کے زور پر مسلمان بنانا مطلوب ہوتا ہے۔ اس کے متعلّق تو قرآن نے صاف کہہ دیا ہے کہ

لاَ إِکْرَاہَ فِیْ الدِّیْنِ قَد تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (البقرۃ: ۲۵۶)

''دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف) طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے''۔

دوسری جگہ فرمایا گیا:

فَمَن شَاء فَلْیُؤْمِن وَمَن شَاء فَلْیَکْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِیْنَ نَاراً (الکھف: ۲۹)

''جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر رہے ہم نے ظالموں کے لیے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے''۔

غرض اسلام قبول کرنے نہ کرنے کا مسئلہ تو بالکل اختیاری ہے......اور جہاد کے مقصد کے متعلّق جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اسلام سیاسی اقتدار غلط ہاتھوں میں نہیں رہنے دینا چاہتا اور وہ اس کو گوارہ نہیں کرتا کہ جو لوگ قانونِ خدا کے باغی یا اس سے نا آشنا ہوں، دنیا کے نظم و نسق پر ان کا قبضہ رہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں انسانوں پر لازماً جبر و ظلم ہوتا ہے اور دنیا میں شرارتیں اور بدیاں فروغ پاتی ہیں۔ خدا کے کمزور بندے پامال ہوتے ہیں اور طاقت ور، فرعون اور نمرود بن کر خلقِ خدا پر خدائی کرنے لگتے ہیں۔ فواحش کی گرم بازاری ہوتی ہے اور برائیاں نیکیوں کی جگہ لے لیتی ہیں۔ اور یہ کوئی نظری مسئلہ نہیں ہے بلکہ آنکھوں دیکھی حقیقت ہے جس کا ہم ہر وقت مشاہدہ کر رہے ہیں کہ صرف وعظ اور نصیحت سے لوگ بدمعاشیوں اور شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ اگر ایسا ہو جایا کرتا تو حکومتوں کو پولیس اور محکمۂ عدل و انصاف کی وجہ سے کروڑوں روپے کے مصارف کی زیر باری نہ ہوا کرتی۔

اسلام چاہتا ہے کہ زیر دستوں پر زبردستوں کے ظلم و جبر کے تمام طریقوں کو ختم کر دے، کوئی کمزور اپنی بے کسی اور بے بسی کی وجہ سے دکھی نہ رہے، کوئی اسے ڈرا دھمکا نہ سکے، کوئی اس سے بے گار نہ لے سکے، غرض اس کی کمزوری سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ غریبوں کو لوٹنے کے جتنے بھی ایسے طریقے ہیں جن کو دوسری حکومتوں کے دستوروں نے جائز قرار دے دیا ہے، ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے۔ مثلاً سود اور اس کی تمام صورتوں کو قطعاً بند کر دیا جائے، زمین کے متعلّق ایسے قوانین رائج کیے جائیں جن کی وجہ سے غریب کاشت کار اپنی محنت کا پھل کھا سکے۔ مزدووں پر کام کا حد سے زیادہ بوجھ ڈال دینا اور ان کو پوری اجرت نہ دینا یا پریشان کر کے دینا، یا معمولی حیلے بہانوں سے ان کی اجرتیں کاٹ لینا وغیرہ وغیرہ......ان جیسے تمام مظالم اور مفاسد کی جڑ کاٹ دی جائے۔

اسی طرح اسلام چاہتا ہے کہ فواحش اور بے حیائیوں کا بازار قطعاً بند کر دیا جائے۔ حرام کاری کی کوئی دوکان اور بدمعاشی کا کوئی اڈہ باقی نہ رہے۔ جوا، سٹہ اپنی تمام گونا گوں قسموں کے ساتھ ختم کر دیا جائے......غریبوں کا خون چوسنے والے مہاجن اور ساہوکار باقی نہ رہیں، رشوت خور حکام نہ رہیں، جھوٹے مقدمے لڑانے والے وکیل نہ رہیں، امن اور انصاف کی حکومت ہو، انصاف سستا ہو، ان لعنتی اور تاجرانہ ''قانونوں'' کا خاتمہ کر دیا جائے جو مختلف حیلوں سے مدعی اور مدعا علیہ دونوں پر مصارف کا اتنا بار ڈال دیتے ہیں جن کو وہ برداشت ہی نہیں کر سکتے اور اس بے پناہ بار کی وجہ سے جیتنے والا فریق بھی نتیجہ کے اعتبار سے اپنی ہار ہی محسوس کرتا ہے۔ الغرض اسلام چاہتا ہے کہ دنیا کو ان تمام لعنتوں سے پاک کر دے اور انسانیت جو ان مظالم کے بوجھ تلے دبی ہوئی سسک رہی ہے اس کو نجات دے۔

اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ یہ اصلاحیں بغیر حکومت اور اقتدار میں آئے نافذ ہو سکتی ہیں؟ اور کیا شر و فساد کی یہ دنیا بغیر حکومت کے تازیانہ کے ان تمام اصلاحات کو برضا و رغبت قبول کر سکتی ہے؟ یقیناً ایسا نہیں ہے......تو اب دو ہی راہیں ہیں......یا تو دنیا کو اپنے حال پر چلنے دیا جائے، زبردست، زیر دستوں پر ظلم کرتے رہیں، طاقت ور، کمزوروں کو نگلتے رہیں، مہاجن اور ساہوکار، غریبوں کا خون چوستے رہیں، زنا خانے، شراب خانے اور قمار خانے آباد اور پر رونق رہیں، عدالت کی کرسیوں پر رشوت خور حاکم قابض رہیں اور

وہ رشوتیں لے کر سچّائی کے خلاف فیصلے کرتے رہیں، جھوٹے مقدمے کامیابی کے ساتھ لڑانے والے وکیل باقی رہیں اور زبان کے زور سے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانے کے نمونے روز پیش کرتے رہیں۔ سچّائی ذبح ہوتی رہے اور انسانیت تڑپتی رہے......تو ایک راہ تو یہ ہے کہ جو کچھ جس طرح ہو رہا ہے یوں ہی ہوتا رہے......اور دوسری راہ یہ ہے کہ ایسے باطل نظام اور ظلم وفساد کے ایسے دستور کو توڑ پھوڑ دیا جائے، وہ طریق حکومت قائم کیا جائے جس کے بعد ملک میں ایک چور نہ رہے، ایک ڈاکو اور قزاق نہ رہے، مہاجنی اور ساہوکاری ختم ہو جائے، غریبوں کا خون چوسنے والی موٹی موٹی جونکیں اپنی موت آپ مر جائیں، ایک رشوت خور حاکم نہ رہے بلکہ کسی رشوت خور کو پولیس کا کانسٹیبل اور چپڑاسی بھی نہ رکھا جائے، وکیلوں کے جھوٹ اور فریب کا خاتمہ کر دیا جائے، انصاف سستا بلکہ مفت ہو جائے۔ اور تمام قانون نما مظالم اور مفاسد کی جڑ کٹ جائے......ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حکومت کی باگ ڈور اللہ کے صالح اور خدا ترس بندوں کے ہاتھ میں نہ آئے۔

تو اسلام کہتا ہے کہ اس مقصد عظیم کے لیے ہر ممکن جدوجہد کی جائے اور جن لوگوں نے خدا کے دین کو قبول کیا ہے اور خدا کے رسول سے عہد اطاعت کیا ہے وہ اپنا سفر صرف اپنے ذاتی عقیدوں کی درستی اور شخصی اعمال کی اصلاح پر ختم نہ کر دے بلکہ اس کے بعد وہ انسانیت کی فلاح اور دنیا میں صحیح نظامِ حکومت قائم کرنے کے لیے کوشاں اور سرگرداں رہیں۔ بس اسی انقلابی کوشش کا نام ''جہاد فی سبیل'' ہے۔ اب ہر منصف مزاج یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ کوئی اچھی چیز ہے یا بری۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کام کی قدم قدم پر مزاحمتیں ہوں گی، جو لوگ غلط نظام ہائے حکومت سے ناجائز فائدے اٹھانے کے عادی بن چکے ہیں وہ مزاحم ہوں گے، چور اور بدمعاش ان کوششوں میں حائل ہوں گے، فواحش اور معصیات کے دلدادہ راستہ روکیں گے، مہاجن اور ساہوکار مزاحم ہوں گے......غرض اس اصلاحی تحریک کی وجہ سے جن جن کے اغراض اور مفادات پر اثر پڑے گا وہ سب مزاحم ہوں گے اور ان مزاحمتوں کی وجہ سے جنگ کی صورت پیدا ہوگی اور نوبت خوں ریزی کی بھی آئے گی۔ لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کیا ایسے چند انسانوں کے خون سے بچنے کے لیے اتنی بڑی عالم گیر اصلاح کی تحریک کو معطل کر دیا جائے یا اس تھوڑے سے خون کی پرواہ کیے بغیر آگے بڑھا جائے اور اس قربانی کو گوارہ کر کے ہمیشہ کے لیے فسادات اور خوں ریزیوں کا خاتمہ کر دیا جائے......اسلام اسی دوسرے نظریہ کا قائل ہے اور اس کے جہاد کا بس یہی مقصد ہے۔ بے شک ہمارے جہاد میں بھی خون کے کچھ قطرے گرے ہیں لیکن ان چند قطروں نے خون کی بہنے والی ندیوں کے لیے ''بند'' کا کام دیا ہے۔ یا یوں کہیے کہ انہی چند قطروں نے ظلم وفساد کی بھڑکنے والی آگوں کو بجھایا ہے۔ غالباً مولانا ظفر علی خان کا شعر ہے:

خون کی بارش سے، او ظلم وستم کی دنیا!
آگ بیداد وتشدد کی بجھائی ہے نے

جہاد کے اسی مقصد کی طرف قرآن پاک کی اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ (الانفال: ۳۹)

''اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے''۔

میں امید کرتا ہوں کہ میری اتنی تشریح اور توضیح سے اسلامی جہاد کا مقصد اور اس کی حقیقت آپ حضرات نے پوری طرح سمجھ لی ہوگی اور یہ بھی اب آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ اسلامی جہاد کو صرف ''دفاعی جنگ'' میں محدود کرنا حقیقت سے کس قدر دور ہے۔ دراصل یہ دفاعی جنگ اور ہجومی جنگ کا سوال قومی جنگوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام کا نظریہ اس سے وراء الوراء ہے، اس کے پاس دنیا کے نظام کی اصلاح کا ایک پیام اور دستور ہے اور وہ اس کو ساری دنیا سے منوانا چاہتا ہے۔ جو لوگ اس کو بطیّبِ خاطر منظور کر لیں یعنی اس صالح نظام میں داخل ہونا قبول کر لیں پھر اسلام ان سے کچھ نہیں چاہتا، نہ ان کے مالوں میں حصّہ بانٹتا ہے، نہ ان کی زمین چھینتا ہے بلکہ اپنی اطاعت قبول کرا کے وہ اپنا کام ختم کر دیتا ہے اور ان کی ہر طرح کی حفاظت کی ذمہ داری بھی مسلمانوں ہی کے سر ڈال دیتا ہے جن کی حیثیت اسلام کی سرکاری فوج کی ہے اور اس خدمت کے عوض ان کو صرف جزیہ کی قلیل مقدار وصول کرنے کا حکم دیتا ہے۔ لیکن جو لوگ اس اصلاح کی راہ میں مزاحم ہوں تو پھر اسلام اپنی طاقت سے اس مزاحمت کو دفع کر کے اپنی اصلاح کو جبراً بھی قبول کراتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (الصف: ۹)

''وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے''۔

الغرض جہاد کا منشا قانونِ الٰہی یا بالفاظ دیگر کلمۃ اللہ کی بلندی اور عدل اجتماعی ہے۔ حضرات! یہ ہے اس جہاد کی حقیقت جو غلبہ اسلام کے پروگرام کی آخری دفعہ ہے اور اسی لیے اس کو اسلام کی چوٹی بتلایا گیا ہے......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

22 جون: صوبہ پکتیکا......ضلع اورمنہ......امریکی فوجی ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ......7 امریکی فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

(قسط دوم)

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ تعالیٰ

سو اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ مثلہ کرنا حرام ہے مگر بدلے کی سزا دینے کی حالت میں یہ حرمت ختم ہو جاتی ہے جب کہ آیت عام ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے دشمن کے ساتھ ہر چیز میں اسی طرح کا معاملہ کریں جس طرح کا معاملہ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو۔

لہٰذا اگر دشمن نے عورتوں اور بچوں کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو تو آیت کی عمومیت کی وجہ سے مسلمانوں کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ وہی سزا اسے دیں اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کریں۔

ابن مفلح نے ''الفروع'' جلد ۶ صفحہ ۲۱۸ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

''بلاشبہ مثلہ کرنا اُن (مسلمانوں) کا حق ہے۔ لہٰذا انہیں پورا بدلہ لینے اور انتقام لینے کے لیے اس کام کا حق حاصل ہے اور انہیں اسے نہ کرنے کا بھی اختیار ہے جب کہ صبر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اور صبر کرنا اس صورت میں ہے جب ان کا مثلہ کرنا جہاد میں اضافے کا باعث ہو اور نہ ان کے لیے ایسا کرنے کا سبق ہو۔ لیکن اگر تمثیل عام (عام مثلہ کرنا) کفار کو ایمان کی طرف دعوت اور انہیں زیادتی اور سرکشی سے روکنے کا سبب ہو تو یہاں اس صورت میں یہ کام حدود (اسلامی) کے اور شرعی جہاد کے قیام کے باب میں شمار ہوگا''۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی کتاب ''الاختیارات'' جلد ۵ صفحہ ۵۱۲ میں ہے:

''اگرچہ مثلہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اس چیز کو مباح قرار دیا ہے کہ وہ کفار کا مثلہ کریں جب کہ انہوں نے مسلمانوں کا مثلہ کیا ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ (النحل: ۱۲۶)

''اور اگر تم ان کو تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی''۔

یہ آیت ناک، کان، کاٹنے اور پیٹ چاک کرنے اور اسی طرح کی دوسری سزا بالمثل کی تو دلیل ہے لیکن اس چیز پر دلالت نہیں کرتی کہ یہ ظلم و زیادتی ہے کیونکہ المثل، عدل کو کہتے ہیں۔ باقی رہا مثلہ سے منع کرنے کی دلیل تو اس کے لیے وہ روایت ہے جو مسند احمد میں سمرۃ بن جندب اور عمران بن حصین کی حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جب بھی کوئی خطبہ دیتے تو ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

یہ اعتراض بھی کیا جاسکتا ہے کہ اگر کافر کے ساتھ وہی کام کیا جائے جو اُس نے کیا تھا مگر وہ اس سے نہ مرے تو آپ اُسے (دوبارہ ضرب لگا کر) قتل کریں گے۔ (یہ دوبارہ ضرب لگانا) اُس کے فعل (ایک مرتبہ ضرب لگانے) سے زیادہ ہے تو اس صورت میں مماثلت (برابری) کہاں ہے؟ تو اس کا جواب ہے کہ اسے تلوار کے ساتھ قتل کر کے بدلہ کیا جائے گا۔ لہٰذا اگر اس کی گردن پر پہلا وار کرنے سے وہ قتل نہ ہوا تو ہمیں حق حاصل ہے کہ اس پر دوسرا اور تیسرا وار بھی کریں حتیٰ کہ وہ قتل ہو جائے۔ اس پر (علما کا) اتفاق ہے''۔

جو شخص یہ کہتا ہے کہ تم لوگ کفار کی عورتوں اور بچوں کو کیسے قتل کر سکتے ہو جنہوں نے مسلمانوں کی خواتین اور بچوں کو قتل کیا ہو؟ تم ایسے افراد سے کیونکر انتقام لے سکتے ہو جنہوں نے سرے سے یہ کام کیا ہی نہیں...... اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ

وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (الاسراء: ۱۵)

''اور کوئی گناہ کا بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

یہ شبہ باطل اور غلط ہے حتیٰ کہ اگر ہم اسے جنگ جوؤں پر ہی لاگو کریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے جنگ جوؤں سے لڑتے تھے جب کہ حقیقت میں تو معاہدہ بنی بکر بن وائل نے توڑا تھا یا قریش کے سرداروں نے......

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے مردوں، بوڑھوں اور ان کے مزدوروں سے لڑتے تھے جب کہ انہوں نے تو معاہدہ نہیں توڑا تھا بلکہ اُن کے بڑوں اور ان کے اہل رائے لوگوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس جرم کی وجہ سے سات سو جانوں کو قتل کیا اور جو بچ گئے انہیں غلام بنا لیا۔

اسی لیے علمائے کرام دشمن کے لوگوں کا مثلہ کرنے کو مطلق جائز قرار دیتے ہیں اس کے ساتھ یہ شرط نہیں لگاتے کہ مثلہ صرف فاعل کا کیا جائے گا۔

اگر کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کو قتل کر دیتا ہے تو اس کا خاندان اس کی جانب سے شرعاً دیت کا بوجھ کیوں اٹھاتا ہے اور اُن پر جرمانہ کیوں عائد کیا جاتا ہے؟ جب کہ جس

23 جون: صوبہ زابل............ ضلع شاہ جوئی............ مجاہدین کا افغان اہل کاروں کی گشتی پارٹی پر حملہ............ 7 اہل کار ہلاک

نے جرم کا ارتکاب کیا ہے وہ تو اُن میں سے محض ایک فرد تھا اور خاندان کے باقی تمام افراد اس کے ساتھ جرم میں شامل بھی نہ ہوئے تھے.....مگر اس کے باوجود اس کے جرم کی سزا بھگت رہے ہیں؟

اسی طرح قتل کے مسئلے میں قسم اٹھانے میں بھی شریعت نے مقتول کے ورثا میں سے ایسے پچاس لوگوں نے جنہوں نے قتل دیکھا بھی نہیں، کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ ایک مشتبہ آدمی کے بارے میں قسم اٹھائیں کہ اس نے ان کے آدمی کو قتل کیا ہے پھر وہ مشتبہ آدمی ان کے حوالے کر دیا جاتا ہے تا کہ وہ اسے قتل کر دیں اس حالت میں کہ یہاں تہمت یقینی نہیں تھی جیسا کہ اقرارِ جرم یا گواہوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا شبہے کا رد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی عمومیت سے بھی ہوتا ہے کہ:

وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ(الانفال: ۲۵)

''اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیّت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے''۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُواْ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيراً(الاسراء: ۱۶)

''اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ہوا تو وہاں کے آسودہ لوگوں کو (فواحش) پر مامور کر دیا، تو وہ نافرمانیاں کرتے رہے، پھر اس پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو گیا اور ہم نے اسے ہلاک کر ڈالا''۔

شریعت نے جرائم کی مذکورہ بالا حالتوں کی یہ سزائیں رکھی ہیں ان کے غیر مرتکب افراد کے لیے اس لیے رکھی ہیں کہ یہ اجتماعی معصیتیں شمار کی جاتی ہیں۔ یہ جماعتیں اگر جان لیتیں کہ انہیں بھی اس کی سزا ملے گی تو وہ جرم کا ارتکاب کرنے والے کو اس فعل سے باز رہنے پر مجبور کرتیں۔ اسی لیے شریعت نے فرد کی سزا جماعت کو دی تا کہ جماعت کو مجرم کے فعل سے پہلے اس کا ہاتھ پکڑنے پر ابھارا جائے۔ واللہ اعلم۔

مذکورہ بالا آیات صرف قصاص کے بارے میں ہی مثل بالمثل کے قاعدے کو منحصر نہیں کرتیں بلکہ یہ مسلمان یا ذمی یا معاہد شخص یا جنگ جو سب کے لیے عام ہیں مگر کچھ ضابطوں اور اصولوں کے ساتھ جو دوسری دلیلوں سے لیے گئے ہیں لیکن یہاں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں۔

امام قرطبیؒ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ(النحل: ۱۲۶)

''اور اگر تم ان کو تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی''۔

مزید یہ فرمان کہ

فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُم (البقرۃ: ۱۹۴)

''پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو''۔

علما نے کہا کہ یہ تمام چیزوں کے لیے عام ہیں اور انہوں نے اسے اس دلیل کے ساتھ تقویت دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پیالے کو گھر میں رکھ لیا جو (حضرت عائشہؓ) نے توڑا تھا اور اس کے بدلے صحیح سالم پیالہ بھیجا اور فرمایا کہ ''برتن کے بدلے برتن اور کھانے کے بدلے کھانا'' اسے ابوداؤد نے بیان کیا ہے.....علما کے درمیان اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ یہ آیت قصاص میں مثل بالمثل کی بنیاد ہے لہٰذا جو کوئی جس چیز کے ساتھ قتل کرے گا اُسے اُسی چیز کے ساتھ قتل کیا جائے گا، یہ جمہور کا قول ہے۔ جب تک کہ اس نے کسی فحش یا برے کام کے ذریعے قتل نہ کیا ہو مثلاً لواطت یا شراب پلا کر تو اُسے اس صورت میں تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ شوافع کا قول ہے کہ اُسے بھی اسی طرح قتل کیا جائے گا لہٰذا اسی قسم کی لکڑی لے کر اس کی دبر میں ماری جائے گی حتیٰ کہ وہ مرجائے۔ شراب کے بدلے اتنا پانی پلایا جائے کہ وہ مرجائے اور ابن الماجشون نے فرمایا کہ جس نے آگ یا زہر کے ذریعے قتل کیا ہو اسے اسی چیز کے ساتھ قتل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے نہیں کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو آگ کا عذاب دینے کا حق نہیں''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

کبھی آپ نے نہیں دیکھا کہ ایک آدمی ٹانگ پر ٹانگ دھرے ایسے ہی فارغ بیٹھا ہے، وہ فراغت گزارنے کے لیے قہوہ یا چائے کی چسکیاں لینا شروع کر دیتا ہے۔ وہ اپنی فراغت کے لمحات میں تلاوت یا عبادت کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ حرمات پر رائے زنی کرتا ہے اور حدود سے گزرتا ہے۔ اس کے پاس کل نیکیاں ہی کتنی ہیں جنہیں وہ اس طرح ضائع کر رہا ہے؟ تو اپنے نفس کو ایسی خراب کرنے والی چیزوں سے بچانا چاہیے۔

(شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ)

23 جون: صوبہ روزگان.........صدر مقام ترین کوٹ شہر.........مجاہدین کا پولیس چیک پوسٹ پر حملہ.........5 پولیس اہلکار ہلاک.........متعدد زخمی

اہل اللہ اور فتح کے سنگِ میل

(قسط دوم)

(قوت......ہمت......صبر......توبہ......دعا......فتح اور جنت)

شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ

اُحد کا واقعہ ہجرت کے تیسرے سال پیش آیا۔ یعنی دارالاسلام کے قیام کے ابتدائی سالوں میں اور اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس قلیل تعداد کے باوجود ستر صحابہؓ شہید ہوگئے، جن میں سے سید الشہداء، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے علاوہ مہاجرین اور انصار میں سے کئی اخیار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس غزوے میں شہید ہوئے۔ اتنی کم تعداد میں سے کئی لوگوں کا شہید ہو جانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جب کہ یہ ایسا وقت تھا کہ اسلام کو ان عظیم شخصیات کی اشد ضرورت تھی۔ اِن قابل قدر مجاہدوں کی وجہ سے اسلام کو مشرکین پر فتح حاصل ہوئی اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری عمر تک اِن شہدا کا تذکرہ اور ان کے لیے دعا کرتے ہے۔ مگر اِس سب کے باوجود جب کہ لوگ مصیبت کا شکار تھے، زخموں سے چُور چُور تھے اور اُن پر ایک عظیم حادثہ گزر چکا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے لشکر کا پیچھا کرنے کا حکم دیا جو اِس بات کا اعلان تھا کہ زخمی جسم، جانوں کا نقصان، عزیزوں کا کھو دینا اور غموں کا جمع ہو جانا دلوں کی کمزوری اور ارادوں کی پستی کا باعث نہیں بننا چاہیے۔ لہٰذا ان چیزوں کی وجہ سے صبر کا دامن چھوڑ کر جہاد کو نہیں ترک نہ کیا جائے۔ یہ طریقہ کارامت کے لیے اس بات کی بھی تعلیم ہے کہ تمام تکالیف کے باوجود فریضۂ جہاد ایک مستقل ذمہ داری ہے جس کی گواہی قرآن نے بھی بہت ہی فصیح زبان میں دی ہے۔

الَّذِيْنَ اسْتَجَابُواْ لِلّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُواْ مِنْهُمْ وَاتَّقَواْ أَجْرٌ عَظِيْمٌ Oالَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَاناً وَقَالُواْ حَسْبُنَا اللّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُOفَانقَلَبُواْ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُواْ رِضْوَانَ اللّهِ وَاللّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيْمٍOإِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءهُ فَلاَ تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ Oوَلاَ يَحْزُنكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُونَ فِيْ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّواْ اللّهَ شَيْئاً يُرِيْدُ اللّهُ أَلاَّ يَجْعَلَ لَهُمْ حَظّاً فِيْ الآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌO(آل عمران: ۱۷۲۔۱۷۶)

''جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے خدا اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔ (جب) ان سے لوگوں نے آ کر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لیے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے، ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ پھر وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش وخرم) واپس آئے ان کو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع رہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔ یہ (خوف دلانے والا) تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو اگر تم مومن ہو تو ان سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا۔ اور جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں ان (کی وجہ) سے غمگین نہ ہونا یہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے۔ خدا چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کو کچھ حصّہ نہ دے۔ اور ان کے لیے بڑا عذاب (تیار) ہے''۔

یہ غزوہ حمراء اسد کا واقعہ ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو نکلنے کا حکم دیا جائے جب کہ اُن کے زخم تازہ تھے۔ لیکن انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار کا جواب دیا اور کوئی عذر پیش نہیں کیا سو یہ طرزِ عمل اُن کی عزیمت، مقصد کے ساتھ لگاؤ، صبر وتحمل، بلند حوصلگی، اللہ پر یقین اور کامل توکل اور اپنے امور اللہ کو سونپنا ظاہر کرتا ہے۔

سوچا ہے حالات کتنے ہی سخت کیوں نا ہوں، مصائب وشدائد کی بہتات ہو، فریضۂ جہاد سے پہلوتہی نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ سبق ہمیں ان اصحابؓ کی زندگیوں سے ملا ہے کہ اگر ہم احد کے برابر سونا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں تو اُن میں سے کسی ایک کے درجات کے برابر نہیں ہو سکتے بلکہ اُن کا نصف بھی نہیں۔

لہٰذا مجاہدین کو اُن کی زندگیوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ وہ بھی مشکلات میں صحابہؓ کی پیروی اختیار کریں اور بے شک اللہ بہترین مددگار ہے۔ اُن کی شباہت اختیار کرو اگر چہ تم ان جیسے نہیں بن سکتے کیونکہ نیک لوگوں کی شباہت میں بھی فلاح ہے۔

۲۔ جہاد کے دوران کثرت سے شہید اور زخمی ہونا چاہے وہ قیادت میں ہو یا عام مجاہدین میں، یہ مصائب میں سے ایک مصیبت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ایک امتحان بھی ہے جس کے ذریعے اللہ مؤمن مجاہدین کو آزماتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا گیا کہ ''جیسا کہ انہیں آزمایا گیا'' اور غزوۂ احد کے واقعات کے متعلّق فرمایا گیا'' کیا (ایسا نہیں ہوا) کہ جب پہنچی تم کو (کوئی) مصیبت'' (آل عمران: ۱۶۵) اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو نقصان پہنچا تم کو اس دن جب ٹکرائیں دو فوجیں سو (پہنچا وہ) اللہ کے اذن سے''

23 جون: صوبہ پکتیا..........ضلع برل..........افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں کی گاڑی مجاہدین کے نصب کردہ بم سے ٹکرا کر تباہ..........7 اہل کار ہلاک

(آل عمران:۱٦٦)اوران مصائب کوقرآن میں ''زخم'' کا نام بھی دیا گیا ہے، سوفرمایا: ''اس کے باوجود کہ کھا چکے تھے زخم'' (آل عمران: ۱۷۲) اور فرمایا: ''اگر لگا ہے تم کو زخم (احد میں) تو بیشک لگ چکا ہے ان لوگوں کو بھی زخم ایسا ہی (بدر میں)'' (آل عمران: ۱۴۰)

جب کہ ان مصائب کا تعلّق مؤمنین کی جماعت کے چند افراد سے ہے نا کہ تمام مؤمنین سے۔یعنی قتل اور زخم ہر مسلمان کو فرداً فرداً نہیں آئے لیکن کیوں کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اس لیے کچھ افراد کا زخمی ہونا اور قتل کیا جانا باقی لوگوں کے لیے غم اور تکلیف کا باعث تھا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلاَ تَهِنُواْ فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً (النساء: ۱۰۴)

''اور نہ کمزوری دکھاؤ تم دشمن کا تعاقب کرنے میں، اگر تم تکلیف اٹھاتے ہو تو بے شک وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے تم اٹھاتے ہو لیکن تو قع رکھتے ہو تم اللہ سے ایسے (اجر) کی جس کی وہ توقع نہیں رکھتے، اور ہے اللہ ہر بات جاننے والا، بڑی حکمت والا۔''

مسلمانوں کا یہ عمل اُن کے درمیان محبت، اخوت، یکجہتی اور وحدت کے اس جذبے کی طرف نشاندہی کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک جسم کی مانند تھے ایک حصّے کو تکلیف پہنچتی تو پورا جسم رت جگے اور درد میں یک جا ہو جاتا۔لہٰذا جب مسلم جماعت میں سے چند افراد شہید ہوئے یا زخمی ہوئے تو سب مسلمان اس تکلیف میں شریک تھے۔

ابن عاشور رحمہ اللہ غزوۂ احد کے دن مؤمنین کو لگنے والے زخم کے متعلّق لکھتے ہیں:

''یہاں یہ لفظ حقیقی معنوں میں استعمال نہیں ہوا، بلکہ اس روز واقع ہونے والی شکست کے لیے استعارہ کے طور پر آیا ہے، سوشکست کو ظاہری زخم سے تشبیہ دی گئی ہے، اس لیے یہ رائے درست نہیں کہ ہم اسے حقیقی معنی میں سمجھیں۔کیونکہ فوج کو لگنے والے زخموں کی اس وقت کوئی پریشانی نہیں ہوتی جب فتح حاصل ہو جائے اس لیے یہاں زخموں کی بجائے شکست پر تسلی دی گئی ہے''۔(التحریر والتنویر: ۳:۲۲۸)

یہ سلف کی بعض وہ تفاسیر ہیں جو انہوں نے ''قرح'' کے معنی بیان کرتے ہوئے کیں۔لیکن حقیقی معنوں سے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی واقف ہیں۔

ہوسکتا ہے کہ یہ لفظ مجموعی معنی میں استعمال ہوا ہو کیونکہ اُحد کے روز کچھ مسلمان شہید ہوئے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زخمی ہوئے اور اُسی روز مؤمنین کو فتح کے بعد شکست کا سامنا کرنا پڑا۔جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم (آل عمران: ۱۵۲)

''اور اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا، اس وقت جب تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے، یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے خدا نے تم کو دکھا دیا، اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور پیغمبر کے حکم میں جھگڑا کرنے لگے، اور اس کی نافرمانی کی''۔

مجاہدین کی قیادت اور عام مجاہدین کی شہادت یقیناً ان کے عدد میں کمی کا باعث تھی، اور یوں تحریک جہاد کے اہم افراد بھی گئے، وہ ایسے لوگ تھے جو سختیوں سے گزر کر کندن بن چکے تھے اور تلخ تجربات نے انہیں بعد میں آنے والوں سے ممتاز بنا دیا تھا۔

یہ ایک ایسا گروہ تھا کہ انہیں اپنے بھائیوں سے بچھڑ جانے کا غم بھی تھا اور اپنے فرض کی ادائیگی کے راستے میں آنے والی مشکلات کا سامنا بھی۔ان مؤمنین کی ذمہ داری وسیع تھی اور اس کو ادا کرنے کے لیے افراد کی کمی تھی۔مگر ان حالات میں ان پر ایسی تنگی اور پریشانی آ گئی جس سے گزرنے کے لیے صبر وعزیمت کی ضرورت تھی۔یہی وہ صورت حال ہے جس میں حقیقی بہادروں کی پہچان ہوتی ہے کہ کون کمزور ہے اور کس کا ایمان پختہ اور اللہ پر بھروسہ قوی ہے، کون ہے جس کا ایمان اس قسم کی تنگی میں مزید بڑھ جاتا ہے اور وہ اس سختی کو اپنی راہ کی رکاوٹ بنانے کی بجائے اپنا زادِ راہ بنا لیتا ہے۔اسی لیے اللہ رب العزت نے سابقین الاولین کے لیے فرمایا کہ

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَاناً وَتَسْلِيماً (الاحزاب: ۲۲)

''اور ایمان والوں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ انہی کا وعدہ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول نے کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، اور اس (چیز) نے ان کے ایمان اور فرماں برداری میں اور اضافہ کر دیا''۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ''وما زادھم''یعنی ''اس (چیز) نے بڑھا دیا'' کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''اس چیز'' سے مراد احد کے دن کی شدت اور سختی کا حال ہے اور ایمان اور فرماں برداری میں بڑھ جانے کا مطلب: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں بڑھنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اوامر کے سامنے جھک جانا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۶: ۳۹۲)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

24 جون: صوبہ غزنی.........صدر مقام غزنی شہر.........مجاہدین کا امریکی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ.........7 امریکی فوجی ہلاک.........2 ٹینک راکٹوں کا نشانہ بن کر تباہ

صوبہ بادغیس: نہتے جہاد کا آغاز کیا اور اب اللہ کی نصرت سے فتح مل رہی ہے!!!

صوبہ بادغیس میں امارتِ اسلامیہ کے عسکری ذمہ دار مولوی عبدالقدوس سے انٹرویو

مولوی عبدالقدوس صوبے بادغیس میں واقع ماقور علاقے کے ۲۸ سالہ نوجوان ہیں۔آپ نے اپنی تعلیم افغانستان اور پاکستان کے مختلف مدارس سے حاصل کی اور افغانستان کے متعدد محاذوں پر اپنی جہادی خدمات انجام دیں۔آپ بادغیس صوبے میں امریکیوں کے خلاف جہاد کا آغاز کرنے والے،شہید مولوی دستگیر کے بہت قریبی ساتھیوں میں سے ہیں۔آپ کا شماران لوگوں میں ہوتا ہے جنھوں نے بالکل شروع کے کٹھن ایام میں امریکی غاصبوں کے خلاف بادغیس میں خالی ہاتھوں کے ساتھ جہاد کا آغاز کیا۔آپ کو بادغیس کے صوبے میں درابوم کے علاقے کا امیر بنایا گیا تھا اور اب آپ پورے صوبے کے بارود کے شعبے اور فدائی حملوں کے ذمہ دار ہیں۔صوبہ بادغیس میں جہادی سرگرمیوں کے متعلّق ہم اپنے قارئین کے سامنے اس عظیم شخصیت کا انٹرویو پیش کرتے ہیں:

سوال: محترم مولوی صاحب، سب سے پہلے آپ ہمیں صوبہ بادغیس میں جہاد کے آغاز کے بارے میں بتائیں؟ جہادی تحریک کیسے اور کب شروع ہوئی؟

مولوی عبدالقدوس: **نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد:** آپ کے سوال کا جواب دینے کے لیے مجھے اس وقت کا ذکر کرنا ہوگا کہ جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو طالبان کو زیادہ تر شمالی صوبوں سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ بادغیس سمیت ملک بھر میں مسلح افراد اور مقامی سردار دوبارہ منظّم ہوگئے اور انہوں نے مجاہدین اور اہل ایمان پر ظلم وستم شروع کردیا۔

میں بس اس بات کا ذکر کروں گا جو کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا؛ ۲۰۰ سے ۳۰۰ مسلح افراد دیہات میں موجود ان گھروں پر چھاپے مارتے تھے جن پر ان کو شک ہوتا کہ وہ مجاہدین یا طالبان کے ساتھ رابطے میں ہیں اور ساتھ ساتھ ان کی کوشش ہوتی کہ کسی طرح ان کے پاس سے اسلحہ اور ہتھیار برآمد کرلیں۔ یہ مبالغہ آرائی نہ ہوگی اگر کہا جائے کہ (صلیبی) حملے کے شروع کے ایام میں کوئی بھاری یا ہلکا اسلحہ نہیں بچا تھا جسے مجاہدین جارح افواج کے خلاف استعمال کرسکیں۔ ان سخت جنگی حالات کے باعث بادغیس میں امریکہ کے خلاف معرکوں میں تاخیر ہوئی اگرچہ یہاں کے لوگ جذبہ جہاد سے سرشار تھے لیکن اسلحہ کی کمی کی وجہ سے جنگ نہ ہو پائی۔

۲۰۰۷ میں، میں اور بادغیس میں جہاد کے سابق امیر شہید مولوی دستگیر ہلمند میں تعلیم حاصل کررہے تھے جہاں اہم کارروائیوں میں بھی شامل ہوتے رہے۔اس وقت تک بادغیس میں کوئی جہادی کارروائی نہیں ہوئی تھی۔امارت اسلامیہ کی جانب سے عبدالرحمن حقانی کو بادغیس کا والی مقرر کیا گیا تو ان کی مشاورت سے میں نے اور مولوی دستگیر صاحب نے جنوب سے بادغیس کا جہاد کی غرض سے رخ کیا۔ہم بالکل خالی ہاتھ تھے اور آدھے راستے تک ہمارے سارے پیسے بھی ختم ہو چکے تھے۔ بالا مرغب کے ضلع میں پہنچ کر ہم نے نوکری کرنے کا فیصلہ کیا۔ بالا مرغب میں پانیراک کے گاؤں میں ہم اسلحے کے حصول کے لیے ایک پرانے جہادی کماندان کے پاس چلے گئے، اللہ ان کو جزائے خیر عطا کرے، انہوں نے ہمیں دو کلاشنکوف دیں اور پھر غورتو کے گاؤں سے مولوی باز محمد صاحب نے ہمیں ایک آر پی جی دیا۔

وقت گزرتا گیا......ہمیں کچھ اور مجاہد ساتھی بھی مل گئے جن کے ساتھ مل کر ہم نے اسی وادی میں اس اسلحے کے ساتھ جہاد شروع کیا۔ جب ہماری تعداد بارہ ہوئی تو ہم نے مقامی بدمعاشوں کے قافلے پر حملہ کیا، اگلی رات ہم نے ضلع بالا مرغب کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا اور پھر بعد میں متعدد چیک پوسٹوں پر۔شروع کے دنوں میں ہم رات کو عملیات کرتے تھے مگر مال غنیمت حاصل کرنے کے بعد ہم دن کے وقتوں میں بھی کارروائیاں کرنے کے قابل ہوئے۔ ہماری عددی قوت میں بتدریج اضافہ ہوتا گیا اور ہمارے پاس ہتھیاروں کی مقدار بھی بڑھتی گئی۔ بالا مرغب کے قریب ہوز کا بود کے پہاڑی علاقے میں ہم نے ایک جہادی مرکز قائم کرلیا اور جیسے جیسے یہ خبر پھیلتی گئی کہ مجاہدین بادغیس میں دوبارہ فعال ہو رہے ہیں، جہادی جذبہ رکھنے والے لوگ جوق در جوق تمام اضلاع سے شرکت کرنے لیے اس مقام پر آتے گئے۔

اس طرح ہماری تعداد بڑھتی گئی اور ہماری کارروائیوں کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا،مثلاً ماقر اور درابوم کے اضلاع میں۔کافی بڑا زمینی علاقہ ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔ شہید مولوی دستگیر اس وقت ہمارے عسکری قائد تھے۔اس طرح بادغیس میں جہاد شروع ہوا اور دو سال بعد، مولوی دستگیر صوبہ ہرات میں گرفتار ہوگئے اور چھ ماہ تک قید رہے۔ان کی رہائی کے بعد، انہی کی قیادت میں بالا مرغب میں عکازو کے علاقے میں ایک اہم معرکہ پیش آیا جس میں مجاہدین کو بڑی تعداد میں غنائم حاصل ہوئے۔کچھ عرصے بعد دشمن کے ۴۵ گاڑیوں پر مشتمل قافلے پر حملہ کیا گیا، گاڑیوں کی نصف تعداد تباہ ہوگئی جب کہ باقی غنیمت میں آئیں، کئی سپاہی بھی زندہ حراست میں لے لیے گئے اور اسلحے کی بڑی مقدار مجاہدین نے غنیمت میں حاصل کی جو کہ آج تک استعمال میں ہیں۔دسیوں ہلکے ہتھیار، مارٹر گولے، ۸۲ ایم ایم کے لانچر، ڈی-ایس سی ایچ-کے بھاری مشین گنیں، پی کا مشین گنیں اور بے شمار دیگر ہتھیار غنیمت کیے گئے۔اس کے بعد بادغیس کی جہادی سرگرمیوں میں غیر معمولی تیزی آئی اور پھر ایک وقت آیا کہ اس مٹی کے ۸۰ فیصد علاقے سے دشمن کا صفایا ہو

24 جون: صوبہ قندھار...........ضلع ژڑئی...........امریکی ٹینک اور افغان فوجی گاڑی مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ...........11 امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک

چکا تھا۔ اگر ہم حقیقت پر نگاہ ڈالیں تو بادغیس میں جاری جہاد ان مخلص مجاہدین کی قربانیوں کا کرشمہ ہے، جنہوں نے قیادت کی ذمہ داری نبھائی اور سخت آزمائشوں سے گزرنے کے باوجود مضبوط چٹانوں کی مانند جمے رہے۔ ان عظیم جہادی کمان دانوں میں مولوی دستگیر صاحب، مولوی اسماعیل معون بازمحمد، جمال الدین منصور، عبدالرحمٰن اخندزادہ، مولوی سعید حکیم، ملا امر دین، ملا فضل دین، مولوی عبد الرازق، سید علی شاہ آغا، ملا سوز گل اور دیگر شخصیات کو بھلایا نہیں جاسکتا۔

سوال: گزشتہ چند سالوں کے جہاد کی ایمان افروز معلومات سے مستفید کرنے پر محترم مولوی صاحب شکریہ۔ کیا اب آپ بادغیس میں حالیہ جہادی صورت حال پر روشنی ڈالیں گے؟

مولوی عبدالقدوس: الحمدللہ، جیسا کہ آپ پہلے سے جانتے ہیں کہ ابھی بادغیس صوبے میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین بھرپور جہادی کارروائیاں کررہے ہیں۔ اس صوبے کے زیادہ تر لوگ براہ راست یا بالواسطہ طور پر مجاہدین سے وابستہ ہیں۔ وہ مقامی لوگ جو جارح افواج اور بدمعاش مسلح گروہوں سے تنگ آچکے ہیں، اس مقدس مسلح جہاد میں ہی حل پاتے ہیں۔ جہاد کی برکات سے بیشتر سرزمینِ بادغیس دشمن کی موجودگی سے پاک ہوچکی ہے۔ بالامرغب، غورمچ، آب کامرک، سنگِ آتش، ماقر، قادس، جند، درابوم اور دیگر اضلاع میں مجاہدین بذات خود موجود ہیں۔ بیشتر اضلاع میں دشمن کی موجودگی صرف ان کے اپنے قائم کردہ مراکز تک محدود ہے۔ اگر ہم آبادی کے اعتبار سے دیکھیں، تو بالامرغب کے محاذوں پر فی الحال ۱۰۵۰ مسلح مجاہدین موجود ہیں، جب کہ غورمچ میں ۵۰۰ اور درابوم میں ۴۱۹ ہیں۔ اسی طرح ضرورت کے مطابق ہمارے پاس دیگر اضلاع میں بھی مجاہدین موجود ہیں، کیونکہ ضرورت کے وقت بادغیس کی مکمل آبادی مجاہدین کے ساتھ کھڑی ہوجائے گی۔ قالانو، جو کہ بادغیس کا دارالحکومت بھی ہے، وہ واحد جگہ ہے جہاں جہادی سرگرمیاں شروع نہیں کی جاسکیں۔ وہاں دشمن نے مقامی لوگوں کو مسلح کرکے مجاہدین کے خلاف منظم کرنے کی کوشش کی مگر لوگوں کی حمایت سے عاری ہونے کے باعث ان کا یہ منصوبہ شدید طریقے سے ناکام ہوا۔

سوال: دشمن اکثر دعویٰ کرتا ہے کہ پچھلے سال کی کارروائیوں اور 'اربا کی' (قبائلی لشکر) کے منصوبے کے بعد افغانستان کے شمالی اور شمال مغربی علاقوں میں وہ مجاہدین کی جنگی صلاحیتوں کو مفلوج کرچکے ہیں۔ یہ دعویٰ صوبہ بادغیس کے متعلّق کس حد تک سچّا ہے؟

مولوی عبدالقدوس: یہ ایک حقیقت ہے کہ دیگر شمالی صوبوں کی طرح صوبہ بادغیس میں بھی دشمن نے حملے کیے تھے اور 'اربا کی' کا منصوبہ بنایا ہوا ہے، مگر لوگوں کی حمایت نہ ہونے کی وجہ سے ان سب منصوبوں پر پانی پھر چکا ہے۔

دشمن کی جانب سے بڑے پیمانے پر کی جانے والی زمینی اور فضائی کارروائیوں کی وجہ سے ایسا ممکن ہے کہ مجاہدین نے کسی علاقے کو خالی کردیا ہو، مگر گوریلا جنگ میں ایسا ہوتا ہے اور اس کو پلٹ کر جھپٹنے کی حکمت عملی کہا جاتا ہے، بہرحال مجاہدین انہی علاقوں میں دوبارہ منظّم ہوتے ہیں اور دشمن کو بھاری نقصان کے ساتھ علاقہ خالی کرنے پر مجبُور کیا ہے۔

میں یہاں مثال کے طور پر درابوم کے ضلع میں نچارستان کے پہاڑی علاقے کا تذکرہ کروں گا۔ کچھ عرصے قبل دشمن نے یہاں پر بڑے پیمانے پر زمینی اور فضائی حملے کیے، جس کے دوران انہوں نے یہاں پر ۶ چیک پوسٹیں قائم کیں اور ان میں تقریباً ۲۰۰ فوجی اور مقامی پولیس (اربا کی/جنگجو) تعینات کیے گئے۔ آپریشن کے ختم ہونے کے بعد ۳۰۰ مجاہدین نے ایک اقدامی کارروائی تشکیل دی جس کے نتیجے میں چھ کی چھ چیک پوسٹیں تباہ ہو گئیں۔ کچھ فوجی مارے گئے، کچھ بھاگ گئے جب کہ کچھ کو ہیلی کاپٹر لے گئے۔ اب یہ علاقے دشمن کے ناپاک وجود سے بالکل پاک ہیں۔ اسی طرح دشمن نے دوسرے دیہاتی علاقوں میں بھی اپنے مورچے قائم کیے مگر اب وہ ان مورچوں تک امدادی سامان کی رسائی میں مشکلات کا سامنا کررہا ہے جن پر آئے دن حملوں کے باعث، فوجی فرار کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ اربا کی مہم کے مطابق جن لوگوں نے دشمن کی صفوں میں شمولیت اختیار کی تھی، وہ بھی اب اپنے اسلحے کے ساتھ مجاہدین کے ساتھ مل رہے ہیں۔ انفرادی دستبرداریوں کے علاوہ، بے شمار قبائلی لشکروں نے مکمل مجموعوں کے ساتھ مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالے ہیں۔ مثال کے طور پر جمادی الاول کے شروع کے ایام میں ضلع قادس میں پچاس لشکریوں کے ایک گروہ نے اپنے آپ کو مجاہدین کے سامنے پیش کردیا تھا۔ یہ واقعات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ دشمن کا یہ حربہ ناکام ہوگیا۔ ان کے پاس عسکری محاذ میں دنیا کو دکھانے کے لیے کچھ نہیں ہے اور ان کی مکروفریب سے بھری ہوئی ذرائع ابلاغ کی مہم صرف اپنے فوجیوں کے شکست خوردہ عزائم کو بحال کرنے کی غرض سے ہے۔

سوال: محترم مولوی صاحب! آپ مجاہدین کی سرگرمیوں کے بارے میں کسی یادگار یا دلچسپ واقعہ کا تذکرہ فرمائیں۔

مولوی عبدالقدوس: پورے افغانستان کے مجاہدین کی طرح، بادغیس کے مجاہدین نے بھی گزشتہ کچھ برس میں غیر معمولی قربانیاں پیش کی ہیں اور غیرت و دلیری کی ایک شان دار داستان رقم کی ہے۔ مگر یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے کارناموں پر کسی نے توجہ بھی نہیں دی اور نہ ہی وہ قلم بند ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر افغانستان بھر سے مجاہدین کی سرگرمیوں کو اکٹھا کیا جائے، تو اسلامی تاریخ کا ایک پورا باب ہوگا۔ یہاں میں بارہ سالہ بہادر، جہاد سے محبت کرنے والے افغان کے واقعے کا تذکرہ کروں گا۔

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

25 جون: صوبہ زابل..........ضلع شملزئی..........فرنٹیئر کور کے اہل کاروں پر مجاہدین کا حملہ..........12 ایف سی اہل کار ہلاک..........متعدد زخمی ہوئے۔

امریکہ میں تیزی سے بڑھتی ہوئی غربت

ایس انجم آصف

حال ہی میں امریکی Census Bureau کی جانب سے جاری کی جانے والی رپورٹ کے مطابق ساڑھے چار کروڑ امریکی جو کل آبادی کا ۲۰ فی صد بنتے ہیں، انتہائی غربت کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور ۲۰۱۰ء کے مقابلے میں اس تعداد میں ۲۶ لاکھ افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ میں غربت کی یہ بلند ترین شرح ہے جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

امریکہ میں اقتصادی ماہرین اس جانب بھی اشارہ کرتے ہیں کہ Census Bureau نے جس طریق کار (Methadology) کے تحت امریکی عوام کا تناسب نکالا ہے وہ ایک فرسودہ اور متروک طریق کار ہے، کیونکہ Census Bureau نے غربت کی شرح نکالنے کے جو Cost of living metrics system استعمال کیا ہے وہ ۵۶ برس قبل ۱۹۵۵ء تک موثر تھا مگر اب نہیں ہے اور اس ضمن میں Census Bureau نے بہت سے اہم عناصر کو نظر انداز کیا ہے جس سے اس کی رپورٹ مشکوک ہوگئی ہے۔ اہم عناصر جو نظر انداز کیے گئے ہیں ان میں علاج معالجے کے بڑھتے ہوئے اخراجات، بچوں کی دیکھ بھال کے بڑھتے ہوئے اخراجات، بڑھتے ہوئے تعلیمی اور ٹرانسپورٹ کے اخراجات اور بہت سے دیگر بنیادی اخراجات شامل ہیں۔ Census Bureau نے اس ضمن میں جغرافیائی حالات پر انحصار کرتے ہوئے cost of living کا تعیّن کیا ہے۔ مثلاً نیویارک کے ایک شہری کے اخراجات دور دراز علاقوں میں رہائش پذیر شخص کے مقابلے میں مختلف ہوں گے۔

یہ جانچنے کے لیے کہ Census Bureau نے کس طرح غربت سے متاثرہ افراد کی درست تعداد کا تعیّن کرنے میں غلطیاں کیں پچھلے کچھ برسوں کے جاری کردہ اعداد وشمار پر نظر رکھنا ہوگی۔ ۲۰۰۸ء میں بیورو نے بتایا تھا کہ تقریباً چار کروڑ امریکی انتہائی غربت کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن اگر National Academy of Science(NAS) کے جاری کردہ اعداد وشمار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ NAS نے ۲۰۰۸ء میں غربت کی زندگی گزارنے والے امریکیوں کی تعداد ۴۷.۴ ملین بتائی تھی۔ چنانچہ اس طرح NAS اور CB کے اعداد وشمار میں ۷.۶ ملین افراد کا فرق واضح نظر آئے گا۔ اسی طرح ۲۰۰۹ء میں CB نے اپنی رپورٹ میں انتہائی غربت کی زندگی گزارنے والے امریکیوں کی تعداد ۴۳.۶ ملین بتائی تھی جب کہ NAS نے ۲۰۰۹ میں یہ تعداد ۵۲ ملین بتائی تھی اور یوں دونوں کے درمیان فرق ۹.۲ کا رہا۔ ۲۰۱۰ء میں CB نے ۴۶.۲ ملین امریکیوں کے انتہائی غربت کی زندگی گزارنے کے بارے میں بتایا جب کہ NAS کے ۲۰۱۰ کے اعداد وشمار اب تک جاری نہیں کیے گئے لیکن توقع کی جارہی ہے کہ NAS یہ تعداد ۵۶.۵ ملین کے قریب بتائے گا۔ اعداد وشمار میں واضح فرق کے باوجود ایک بات جس پر دونوں ادارے اتفاق رکھتے ہیں وہ یہ کہ امریکیوں میں غربت کی شرح سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔

امریکہ میں غربت کی بڑھتی ہوئی شرح اس جانب اشارہ ہے کہ امریکی معیشت مسلسل تنزلی کی طرف گامزن ہے اور حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات کے بعد بھی اس میں بہتری کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔ اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ جب تک امریکہ اپنی جنگوں پر ہونے والے بے تحاشا اخراجات میں کمی نہیں کرتا، اس وقت تک اقتصادی صورت حال بہتر ہونے کے امکانات معدوم رہیں گے۔ امریکہ افغانستان کی جنگ میں جس طرح سے اخراجات کررہا ہے اسے دیکھتے ہوئے امریکہ کی معیشت میں بہتری کی توقع کرنا حماقت کے سوا کچھ بھی نہ ہوگا۔ معیشت میں بہتری کی توقع امریکہ کے بے ہنگم جنگی اخراجات میں کمی سے ہی کی جاسکتی ہے، جس کے موجودہ حالات میں امکانات صفر نظر آتے ہیں۔ غربت کے باعث امریکہ میں بے روزگاری کی شرح میں بھی اضافہ ہوا ہے جو اس وقت تقریباً اٹھارہ فی صد کے لگ بھگ ہے۔ امریکہ میں بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری اور غربت کے باعث متوسط طبقہ ختم ہونے کے نزدیک ہے۔ مستقل قریب میں امریکہ میں دو ہی طبقات نظر آئیں گے۔ ایک وہ جو انتہائی غربت کی زندگی بسر کریں گے اور دوم وہ جو طبقہ اشرافیہ یا متمول افراد پر مشتمل ہوں گے۔ اعداد وشمار کے مطابق امریکہ کی متمول آبادی کی دولت کا اندازہ ۴۶ کھرب ڈالرز لگایا گیا ہے اور ان کی دولت میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے جب کہ دوسری طرف امریکہ میں غربت میں بھی تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔

امریکہ اس وقت تاریخی المیہ سے دوچار ہے۔ امریکہ میں دولت کی غیر منصفانہ تقسیم امریکی تاریخ میں اپنے عروج پر ہے جس نے امریکہ میں معاشرتی ناہمواری پیدا کردی ہے۔ ایک طرف تو لاکھوں کی تعداد میں ایسے افراد موجود ہیں جو اپنے اہل خانہ کے لیے خوراک کے حصول کے لیے سخت پریشانیوں کا شکار ہیں جب کہ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جن کی دولت کا کوئی اندازہ ہی نہیں۔ اعداد وشمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ امریکہ میں طبقہ اشرافیہ میں لاتعداد ایسے افراد ہیں جن کی یومیہ آمدنی ایک ملین ڈالر یا اس سے بھی زیادہ

25 جون: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کے متعدد مقامات پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے......27 سپلائی اور سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں تباہ......41 سیکورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک

ہے۔حال ہی میں اوباما نے امریکہ کے ٹیکس نظام میں اصلاحات کے حوالے سے ایک تقریر کی جس میں اُس نے کہا کہ ''یہ بڑی زیادتی کی بات ہوگی کہ جو امریکی سالانہ پچاس ہزار ڈالر کماتے ہیں ان سے بھی اتنا ہی ٹیکس لیا جائے جو سالانہ پچاس لاکھ ڈالر کمانے والے امریکی سے لیا جائے۔امریکیوں کو اپنی آمدنی کے تناسب سے ٹیکس ادا کرنا چاہیے تاکہ کسی بھی امریکی شہری اور خاص طور پر کم آمدنی والے امریکیوں سے زیادتی اور ناانصافی نہ ہو''۔

گیارہ برس سے جاری ''وار آن ٹیرر'' اب اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔امریکہ نے افغانستان اور عراق کی جنگ میں چار کھرب ڈالرز کے اخراجات کرکے خود اپنی معیشت کی تباہی کا سامان کیا ہے۔یہ جنگیں بھاری شرح سود پر قرضے حاصل کرکے لڑی جارہی ہیں اور ان جنگوں میں امریکی ہر سیکنڈ میں پانچ ہزار ڈالر پھونک دیتے ہیں، جس سے نا صرف امریکہ کے بیرونی قرضہ جات میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ امریکہ کو ہر سال ان بھاری قرضوں پر ٦.١ کھرب ڈالر سود کی ادائیگی بھی کرنا پڑتی ہے۔ظاہر ہے اتنے بھاری اخراجات کے باعث امریکی معیشت پر تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔صورت حال اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ سوشل سیکٹر پر کیے جانے والے اخراجات میں بھاری کٹوتیاں کی جارہی ہیں، جس سے ہیلتھ کیئر کا شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ماہرین اس ضمن میں ان خدشات کا اظہار بھی کر رہے ہیں کہ اگر امریکہ کے جنگی اخراجات کی سطح اسی طرح بلند رہی اور اس کے نتیجے میں ہیلتھ کیئر کے شعبے میں ہونے والے اخراجات میں کٹوتیاں جاری رہیں تو بہت جلد امریکہ کے پاس اپنے war veterans کے علاج ومعالجے اور ان کی فیملی کو ماہانہ ادائیگی کے لیے بھی رقوم دستیاب نہ ہوں گی۔

طویل جنگیں تو مضبوط سے مضبوط معیشتوں کو بھی تباہی کے دہانے پر پہنچا دیتی ہیں۔۱۹۸۰ء کی دہائی میں سوویت یونین اس کی سب سے بڑی مثال ہے، جو دس سال تک افغانستان میں جنگ لڑنے کے بعد آخرکار ۱۹۹۱ء میں بکھر گیا۔اس کے بکھرنے کی ایک بڑی وجہ اس کی معیشت کی تباہی تھی۔دوسری اور زیادہ اہم مثال خود امریکہ کی ہے جو گیارہ برس سے مسلسل جنگوں میں الجھا ہوا ہے۔اس کے علاوہ دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں امریکی فوج اور سی آئی اے کے خفیہ آپریشنز پر بھی اخراجات ہو رہے ہیں۔ان اخراجات نے امریکی معیشت کو گھن کی طرح چاٹ لیا ہے اور آج ماضی کی مضبوط امریکی معیشت بری طرح سسک رہی ہے۔آخرکار اس جنگ کا منطقی انجام ایک ذلت آمیز شکست کی صورت میں امریکہ کا منتظر ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: نہتے جہاد کا آغاز کیا اور اب اللہ کی نصرت سے فتح مل رہی ہے!!!

کچھ عرصہ پہلے بادغیس کے ضلع درابوم میں گاؤں کا بلچی میں امریکیوں نے ایک کارروائی کی۔امریکیوں نے مولوی پیر محمد صاحب (جو کہ کچھ بچوں کو وہاں پڑھاتے ہیں) کی مسجد کا رخ کیا، جہاد کا غیر معمولی جذبہ اور محبت رکھنے والے بارہ سالہ طالب نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے سریا تھاما اور ان کی گھات میں دروازے پر کھڑا ہو گیا، جب امریکی مسجد میں داخل ہوئے، اس بچے نے ایک فوجی پر وار کر دیا، اور گرفتار ہونے سے پہلے اس فوجی کے منہ پر گہرا زخم داغ دیا۔ چونکہ یہ لڑکا کم سن تھا، مقامی سرداروں نے معاملے میں مداخلت کی اور اس کو رہا کروالیا۔ اسی طرح اور بھی بے شمار حیرت انگیز واقعات موجود ہیں مگر یہ ایک یادگار واقعہ ہے۔

سوال: حالیہ سال ۲ مئی کو، کابل انتظامیہ اور امریکیوں نے ایک تزویراتی معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جن کے حوالے سے ابھی تک گفتگو جاری ہیں۔صوبہ بادغیس کے مجاہد کی حیثیت سے آپ اس معاملے کو کیسے دیکھتے ہیں؟

مولوی عبدالقدوس: اوبامہ اور کرزئی کے درمیان ۲ مئی کو اسٹریٹجک معاہدے پر جب دستخط کیے گئے، اس کے ۳ دن بعد ۵ مئی کو امریکیوں نے ضلع مرغب میں منگم کے علاقے میں خانہ بدوشوں کے خیموں پر فضائی بمباری کردی، جس کے نتیجے میں ۱۴ مسلمان شہید ہو گئے، جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے اور چھ لوگ زخمی ہوئے۔ یہ کرزئی کی پہلی ''کامیابی'' تھی۔اس معاہدے کی منظوری کے بعد کرزئی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ افغانستان میں غیر ملکیوں کی موجودگی قانون کے مطابق ہے۔اس کا بیان اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ اس کے نزدیک بادغیس کے معصوم شہریوں کا مجرمانہ وحشت ناک قتل عام مکمل قانونی ہے۔میرے خیال میں اس معاہدے کی کوئی بنیادی اہمیت نہیں ہے، کیونکہ امریکی تو پہلے بھی زبردستی داخل ہوئے تھے، ان کو تمام چیزوں پر مکمل اختیار تھا اور کرزئی تو ان کا ایک کٹھ پتلی تھا اور جب تک امریکی اس سرزمین پر موجود ہیں، حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔دوسری طرف اس معاہدے سے کابل کی کٹھ پتلیوں کا اصلی چہرہ افغانستان کے لوگوں کے سامنے بے نقاب ہو گیا اور ان کی کم ظرفی بھی واضح ہو گئی کہ وہ نام نہاد مکروہ تزویراتی معاہدے کے نام پر افغانستان کا سودا کرنے کے لیے تیار ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ افغانی عوام ایک مجاہد، دین سے محبت کرنے والی، حریت پسند قوم ہے۔ان میں جہاد کا جذبہ زندہ ہے اور وہ امریکہ سے اپنے خود مختاری واپس لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔کرزئی کو کبھی بھی اس مجاہد افغان عوام کا نمائندہ نہیں سمجھا جا سکتا، چنانچہ یہ معاہدہ ایک مالک اور غلام کے درمیان ایک سمجھوتہ ہے اور یہ افغانوں کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔

☆☆☆☆☆

25 جون: صوبہ قندوز..........صدر مقام قندوز شہر..........مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا

لاپتہ افراد کی تشدد زدہ لاشیں ملنے کا سلسلہ جاری......

خباب اسماعیل

۲۷ جون کو ہری پور میں تھانہ سٹی کی حدود اور کوٹ نجیب اللہ سے تین لاشیں برآمد ہوئیں۔ان تینوں افراد کی عمریں ۳۰ سے ۳۵ سال کے درمیان تھیں۔جب ان لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو انکشاف ہوا کہ تشدد سے ان کی گردن اور ریڑھ کی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں اور زہریلے انجکشن لگا کر ان کو زندگی کے آزار سے رہا کیا گیا۔تینوں مقتولین کے چہرے سنت رسولؐ سے مزین تھے اور پہلی نظر دیکھنے ہی سے اُن کے چہروں پر آسودگی محسوس ہوتی اور حقیقی فوز وفلاح کی منزل پر پہنچ جانے کی طمانیت بھی ان کے تشدد زدہ چہروں سے عیاں تھی۔ان تینوں میں سے ایک حسن داد ہیں جن کا تعلق ضلع صوابی سے تھا اور وہ پولٹری کا کاروبار کرتے تھے،دوسرے محمد ریاض مردان کے علاقے تخت بائی کے رہائشی اور تیسرے عبدالحنان مہمند ایجنسی سے جن کا تعلق تھا اور وہ ضلع دیر کے ایک مدرسے میں معلم تھے۔

مزید تفصیلات سامنے آنے پر معلوم ہوا کہ یہ تینوں افراد اصل میں 'لاپتہ' تھے اور خفیہ اداروں کی تحویل میں تھے،جن کی گمشدگی کا مقدمہ بھی پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔صوابی کے رہنے والے حسن داد کے والد رحیم داد نے بتایا کہ حسن داد اپنے شہر کے علاقے شیخ جاناں میں نہر کے کنارے پولٹری فارم چلاتا تھا، ۲۰ فروری ۲۰۱۱ء کو پولٹری فارم کو پولیس اور سیکورٹی فورسز نے گھیرے میں لے لیا اور حسن داد کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔عبدالحنان کے بھائی عبدالغنی نے بتایا کہ وہ ایک سال دو ماہ پہلے پشاور سے لاپتہ ہوئے تھے،عبدالحنان لال مسجد میں پڑھتے رہے اور کشمیر اور افغان جہاد میں بھی شریک رہے۔ریاض کے چچا کا کہنا تھا کہ ریاض ایک فیکٹری میں مزدوری کرتے تھے،ایک سال قبل موٹر سائیکل پر نکلے مگر پھر واپس نہیں آئے۔

اس ملک میں اس طرح اللہ کے بندوں کی کٹی پھٹی لاشیں ملنا اب کسی کے لیے بھی اچنبھے کی بات نہیں...... ''آزاد عدلیہ'' کی ناک کے نیچے بھیانک ظلم کے اندھیرے راج کرتے ہیں اور اب تک اس عدلیہ کی جانب سے سوائے مکالمہ بازی اور لمبی چوڑی ڈینگیں مارنے کے کچھ بھی نہیں بن پایا۔یہ جج اور ان کا نظام ''عدل'' خاکی وردی والوں کا نہ کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ ہی اُن کے پنجۂ ظلم میں جکڑے کسی بے کس اور مظلوم کی حقیقی داد رسی کر سکتے ہیں۔ان کا کام بس تاریخوں پر تاریخیں دینا اور ''ہم یہ کر دیں گے،ہم وہ کر دیں گے'' جیسی ''تنبیہات'' کے ذریعے خفیہ ایجنسیوں کو محظوظ کرنا ہی رہ گیا ہے۔ لاپتہ افراد کا کمیشن بھی صرف زبانی جمع خرچ کی ہی ایک دکان ہے۔

اڈیالہ جیل سے رہائی پانے کے بعد خفیہ اداروں کی قید میں جانے والے گیارہ قیدیوں کا معاملہ تو کسی سے پوشیدہ نہیں......ایسا نہیں ہے کہ ان گیارہ قیدیوں کے بعد سرکش اور ظلم وتعدی کے رسیاؤں کو سکون اور چین آ گیا ہو...... بلکہ ۲۴ جون کو ایک بار پھر وہی منظر دہرایا گیا۔جگہ بھی وہی تھی......یعنی اڈیالہ جیل......معاملہ بھی ایسا ہی تھا...... بری ہونے والے دو مزید قیدیوں کو اڈیالہ جیل سے باہر خفیہ اداروں کے اہل کاروں نے اغوا کر لیا۔ان دونوں افراد کے نام فصیح اللہ اور امداد اللہ ہیں۔

۱۶ جون کو قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے چیئرمین ریاض فتیانہ نے واضح الفاظ میں کہا کہ ''سیکورٹی ادارے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں''۔جب کہ سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ ''لاپتہ افراد کے کیسوں میں ملوث افراد یا اداروں کے خلاف کریمنل کیس بنائے جائیں''۔

ہمیشہ کی طرح اب بھی خفیہ ایجنسیوں کی پروپیگنڈہ مشینری ہر قسم کی اخلاقی اقدار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پوری ڈھٹائی ،ہٹ دھرمی،بے شرمی اور بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان ایجنسیوں کو ''دودھ کا دھلا''،''معصوم اور بے گناہ ثابت کرنے پر تلی رہتی ہے۔یکم جولائی کو سیکرٹری دفاع نرگس سیٹھی نے کہا کہ ''دنیا ہماری ایجنسیوں کے خلاف ہے،لاپتہ افراد کے معاملے پر خفیہ ایجنسیوں پر الزامات میں کوئی صداقت نہیں،ایجنسیوں پر مشکل وقت ہے،ان پر وہ گناہ بھی ڈال دیا جاتا ہے جو انہوں نے نہیں کیا ہوتا''۔اسی طرح ۱۰ جولائی کو خفیہ ایجنسیوں کے بدنام زمانہ وکیل راجہ ارشاد نے کوئٹہ میں کہا کہ ''لاپتہ افراد میں سے کوئی بھی شخص ایف سی کی تحویل میں نہیں ہے۔بیرونی مداخلت سے ملک غیر مستحکم ہو رہا ہے۔اس وقت ملک دشمن عناصر اور بین الاقوامی خفیہ ادارے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے سازشیں کر رہے ہیں''۔سینٹ کی جس قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے مطالبہ کا سطورِ بالا میں ذکر ہوا۔کمیٹی کے اسی اجلاس کے دوران میں کمیٹی کے چیئرمین افراسیاب خٹک نے متذکرہ بالا مطالبہ کے بعد معاملہ کو ''Settle Down'' کرنے کی غرض سے برملا کہا کہ ''تمام تر الزامات فوجی اداروں کے سر تھونپے جاتے ہیں جو کہ غلط ہے''۔

ایک طرف تو خفیہ اداروں کی صفائیاں دینے والے ہیں......وہ ہر حال میں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے خفیہ ادارے ایسا ''مظلوم ترین'' طبقہ ہے جس کے خلاف ساری دنیا کے شر پسند عناصر اور اُن کی خفیہ ایجنسیاں یک جان ہو چکی ہیں......

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

26 جون:صوبہ پکتیا......ضلع پٹھان......مجاہدین کا افغان نیشنل آرمی، پولیس اور مقامی جنگ جوؤں کے مشترکہ کاروان پر حملہ......7 فوجی رینجر گاڑیاں تباہ......21 آرمی، پولیس اہل کار، جنگ جو

ڈالر سپلائی کی بحالی

محترمہ عامرہ احسان

۹/۱۱ کے بعد کی دنیا، بش کے پھیلائے صلیبی دجالی معرکوں کی دنیا میں اصطلاحات اور الفاظ کا انتخاب بے انتہا اہمیّت کا حامل ہے۔ مسلسل سات ماہ غیر مشروط معافی unconditional apology پر مُصر پارلیمنٹ کی قرارداد اور پاکستانی عوام کے مطالبے، حکمرانوں کی بڑھکوں کے پہاڑ تلے ایک مریل سا بھیگا ہوا 'سوری' sorry کا چوہا برآمد ہوا۔ بھاری بھرکم سامان سے لدے، مسلمانوں کے خون کے پیاسے نیٹو سپاہیوں کو قوت بخشتے کنٹینرز رواں دواں ہو گئے! یہ 'سوری' تو مغربی تہذیب میں بدتمیزیوں پر پھیرے جانے والا وہ پوچا ہے جو مہذب پاکستانی گھرانوں میں والدین اولاد سے بھی قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ مکالمہ ملاحظہ ہو: 'بیٹا سوری' کہہ دو...... بداخلاقی کے مظاہرے کے بعد خالی سوری؟...... ہرگز نہیں......سر جھکا کر معافی مانگو۔ کہو مجھ سے غلطی ہوئی ہے معاف کر دیجیے......شرفا کے ہاں یہ لفظ سادہ بدتہذیبی پر بھی کفایت نہیں کرتا۔ کجا یہ کہ انسانی جانوں کے دیدہ دلیرانہ قصداً اتلاف پر ایک مضحکہ خیز، نیم دلانہ یک حرفی 'سوری' جسے اماں ہیلری اور حنا نے مل کر دوطرفہ بنا کر ادا کیا۔

(برسراقتدار ٹولے اصلاً امریکہ یورپ ہی کے شہری ہوتے ہیں کاغذی کارروائیوں سے قطع نظر، پاکستان میں صرف کرسی اور قومی خزانے کی خاطر رہنا گوارا کرتے ہیں...... حسین حقانی یاد نہیں کیا؟) یہ پوری قوم، نام نہاد جمہوریت، تمام سیاسی جماعتوں کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔ اتنے شور تماشے کے بعد یہ منہ کالا کرنے والی 'سوری'؟ یہی شاہ کار ہے تیرے ہنر کا؟ اس پر طرہ یہ ہے نیٹو سپلائی بحالی کی خوشی میں تھینک یو پاکستان کہنے کے لیے فوراً ہی 'تشکر' سے لبریز پے در پے ڈرون بھیج کر ۲۴ وزیری شہریوں کی شہادتیں تحفے میں پیش کر دیں۔ پاکستان نے امریکہ کو یوم آزادی کا تحفہ دینے کی خاطر اتنی جلدی مچائی کہ ۴ جولائی نکل نہ جائے، فوری بحالی کر دو! امریکی روایت اس دن آتش بازی کی ہے سو وہ انہوں نے وزیرستان میں کر دی، اسی پر بس نہیں امریکہ پہلے اپنی بات منواتا ہے پھر ڈٹ کر ہر فورم پر پاکستان کا مذاق بھی اڑاتا ہے 'پاگل ای اوئے' کہہ کہہ کر۔ محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ کا استہزائی قہقہہ دیکھ لیجیے۔

یہ 'سوری' زخم پر نمک چھڑک کر اوپر 'بینڈ ایج' لگا دینے کے مترادف ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ تڑپے گا صرف وہ جس میں زندگی اور غیرت کی حرارت ہے۔ کیا غضب ہے کہ تحریک انصاف کی نمائندگی کرتے ہوئے آصف احمد علی نے یہ واضح کرنا ضروری جانا کہ ہمارا مسئلہ نظریاتی نہیں ہے! مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کا شکار جاری رکھنے کے لیے تقریباً مفت سپلائی جاری کرنا اس مخصوص طبقے کے لیے نظریاتی مسئلہ نہیں ہے! قوم مسلم پر حکمرانی کے خواب دیکھنے والے یہ کون لوگ ہیں؟ حکومت اور اپوزیشن میں موجود یہ وہ طبقہ ہے جس نے قرآن صرف اپنے حقیر دنیاوی سیاسی مقاصد پر اٹھانے کے لیے رکھا ہے۔ زرداری، ذوالفقار مرزا سے ریاض ملک تک......قرآن' آداب حکمرانی، قوانین صلح و جنگ، دوست دشمن کے بارے میں مالک الملک اللہ رب العالمین کے کیا احکام صادر کرتا ہے...... اس سے یہ کلیتاً نابلد، کورے، چٹے ان پڑھ ہیں۔ یہی ہمارا المیہ ہے، پیٹ کی نگاہ سے دیکھنے والوں نے پاکستان تباہ کر دیا۔ ایک طرف جوع البقر اور تونس (وہ پیاس جو کسی طرح نہ بجھے) گلے پے چارے بھوکے پیاسے صاحبان اقتدار اور کرسی طلب یہ حضرات ہیں جن کی غربت نہ ختم ہونے والی ہے (اور اسی خاطر سپلائی بحالی ہے جو اصلاً ڈالر سپلائی ہے) دوسری جانب اقوام متحدہ کے ادارے کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں غربا کی تعداد بڑھ کر دس کروڑ ہو گئی ہے۔ ایک طرف ایک کمرے میں چھ تا آٹھ افراد گرمی، مچھر، چوہوں اور حشرات الارض کے بیچ زندگی کے دن پانی میں نمک مرچ گھول کر روٹی کھانے والے ہیں جن کی زندگی کیڑے مکوڑوں سے بدتر ہے۔

دوسری طرف ان کے نام پر حکمرانی کرنے والے لاکھوں کے جوڑے زیب تن کر کے ان مکوڑوں کی عزت نفس، جان، مال کا سودا کفر کے ہاتھوں چکا کر ڈالر بٹورنے والے ہیں۔ جہاں قصر صدارت میں مقیم تنہا ایک شخص ایکڑوں میں گزر بسر کرنے والے اسی جیسے بے شمار اور بھی ہیں۔ ہم تو وارثان اُن کے ہیں جو گورنر بنے تو سلمان فارسیؓ اور سعید بن عامرؓ جیسے تھے۔ سیدنا عمرؓ کے پاس مفلس اور نادار افراد کی فہرست آئی تو پہلا نام گورنر سعید بن عامرؓ کا تھا! یہ مفلسی خود اختیاری تھی، تقویٰ اور خشیت الٰہی کے سبب جو تھیلی اشرفیوں کی بھیجی وہ فوراً عوام پر لٹا دی، تقسیم کر دی اور خود خالی ہاتھ۔ ہم پھنسے ہیں سوٹڈ بوٹڈ، فر فر انگریزی بولنے والے جمہوری حکمرانوں اور کرسی طلبوں کے بیچ جو اللہ کی نسبت امریکہ سے ڈرنا عقل کا زیادہ بڑا تقاضا سمجھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بے چارے عوام کے نمائندے وہ ہیں کہ جب عوام کے غربا کے لیے زلزلوں، سیلابوں میں ڈالر، خیمے، کمبل، خشک دودھ آتا ہے تو وہ بھی انہی مساکین (نمائندوں، جرنیلوں) میں بٹ جاتا ہے۔ یقین نہ آئے تو رپورٹیں پرانی دیکھ لیجیے۔ خلافت کے نمائندے وہ تھے جو سب کچھ عوام پر لٹا دیتے تھے، جمہوری بادشاہ وہ ہیں کہ ۱۸ کروڑ مل کر یہ سول فوجی حکمران پال رہے ہیں اور خود دس کروڑ خط غربت سے نیچے جا بیٹھے ہیں! جان لیجیے ہمیں ریموٹ کنٹرول غلامی کے اس دور سے نکلنے کے لیے بھاری قربانیاں دینی ہوں گی۔

ہر مسلم ملک میں کفر کے گماشتے ان کے مفادات کے تحفظ اور اپنی جیب کے تحفظ کی بنیاد پر حکمران ہیں۔ حسنی مبارک جیسے ٹاؤٹ امریکہ اسرائیل کے تحفظ کی خاطر برسہا

26 جون: صوبہ اروزگان............ضلع خاص اروزگان............مجاہدین کا مقامی جنگ جوؤں کی سات چوکیوں پر حملہ............35 جنگ جو، پولیس اور سیکورٹی اہل کار ہلاک............متعدد زخمی

برس مسلمانوں پر خون آشام بلا بن کر مسلط رہے۔ وہ ہٹا تو تحریر سکوائر کی تحریک کا برادہ بنانے کے لیے امریکہ نے البرادی کو میدان میں اتار دیا۔

مصر میں براہ راست امریکہ اسرائیل کے محافظوں کے خلاف مصری عوام نے جنگ لڑی ہے، ہمارے ہاں امریکہ کے مفادات کے محافظ براجمان ہیں۔ ہمیں مکمل تبدیلی کے لیے کمربستہ ہونا ہے۔ یہ بھی جان لیجیے کہ جمہوریت مسلمان کے حصّے میں یا وہ آتی ہے جسے فوجی بوٹوں تلے سسک سسک کر جینا پڑے یا وہ ترکی کی طرح کہ عوام کو کھانے کو روٹی تو مل جائے لیکن جینے کو ایک آزاد اور حکمران اسلام ہرگز میسر نہ آئے۔ شراب خانوں، نائٹ کلبوں اور ساحل سمندر پر برہنہ تہذیب کو کوئی میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے۔ مسجد کے زیرسایہ خرابات جوں کی توں جاری رہیں یا پھر وہ پاکستانی ماڈل جو چار سالوں میں پارلیمنٹ کی ایک قرارداد پر عمل نہ کروا سکے۔ اصحاب پارلیمنٹ اپنی مراعات لیے چپکے بیٹھے رہیں، جمہوری حسن والی جوتم پیزار اور اپنی باری کے انتظار میں لائن میں لگے رہیں اور حکمران لوہا، پانی بجلی جو کچھ لوٹ سکیں لوٹ لیں۔ عوام کی مصروفیت کو ٹارگٹ کلنگ، بھوک، ننگ، لاپتہ افراد، ڈرون کافی ہیں۔ ہر جمہوری سحر کے بعد یہ کہتے حلق میں کانٹے پڑ گئے 'یہ وہ سحر تو نہیں!'۔ وہ سحر جمہوری نہیں خلافت کی سحر ہوگی جس کے لیے جبہ و دستار کی صرف علامت نہیں بلکہ سیرت و کردار کی ضوفشانی ہوگی اور تاریکیاں چھٹیں گی۔ ادھر ہم افغان مسلمانوں کے لیے خون ریزی بھرے تحائف کی سپلائی جاری کر رہے ہیں۔ دوسرے طرف برما میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ بڑے پیمانے پر قتل عام ہو رہا ہے۔ اب تک بے شمار بستیاں اجاڑی جا چکی ......شام الگ خون چکیں ہے۔ اقوام متحدہ، جنیوا کنونشنز، انسانی حقوق، یہ جتنے سوانگ بھرے گئے اس دور نے سب کی قلعی کھول دی ہے۔ کانے دجال کے یک چشمی انصاف جن کی مسلمان کو دیکھنے والی آنکھ پھوٹ چکی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ پوری مسلم دنیا بھی اندھی گونگی بہری ہوگئی ہے۔ اپنی ذات اپنے مفادات سے آگے نگاہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر ہے۔

اللہ کی بے آواز لاٹھی کی چال ہمیشہ لطیف ہوتی ہے، خاموشی سے برس پڑتی ہے، مسلمانوں کی مظلومیت اور بے بسی کے آنسوؤں کے سیلاب، بددعاؤں کے جھکڑ اور آہوں کے طوفان اب زیادہ تسلسل سے امریکی ساحلوں، بستیوں، آبادیوں پر برس رہے ہیں۔ واشنگٹن سمیت سات ریاستوں میں ۳۴ لاکھ افراد بجلی سے محروم کئی دن تک بیٹھے رہ گئے۔ عراق یا پاکستان، افغانستان کی بجلیاں گم کرنے اور بجلیاں گرانے والے خود کب تک محفوظ بیٹھیں گے! اس مرتبہ یوم آزادی پر ان کے ہاں روایتی آتش بازی بھی بہت کم ہوئی کیونکہ غیر معمولی خشک سالی اور بے شمار جنگلات میں بھڑکتی آگ کے پیش نظر یہ ممکن نہ ہوسکا! دنیا بھر میں آپ کا 'فائرورکس' آپ کے بھس میں بھی چنگاری تو بھرے گا بالآخر! دیر تو ہے اندھیر نہیں! [یہ کالم ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

☆☆☆☆☆

بقیہ: لاپتہ افراد کی تشدد زدہ لاشیں ملنے کا سلسلہ جاری......

دوسری جانب حکومتی سطح پر ان خفیہ اداروں کو کھل کھیلنے کا موقع فراہم کرنے اور ان کی تمام تر خباثتوں کو'' قانونی جواز'' فراہم کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ۳ جولائی کی خبر ہے کہ'' وزارت دفاع نے افراد کی جبری گمشدگی کا مسئلہ حل کرنے اور شرپسندوں کو دہشت گردی کی کارروائیوں سے روکنے کے لیے فاٹا اور پاٹا میں نافذ العمل صدارتی ریگولیشنز کو پورے ملک میں نافذ کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے''۔

اب یہ صدارتی ریگولیشنز کیا ہیں؟ اس پر بھی ایک نظر ڈال لیں......ان قوانین کے تحت فوج یا سیکورٹی ایجنسیوں کو کسی بھی مشکوک شخص کو حراست میں لینے کا اختیار ہوگا۔ ان قوانین کے تحت کسی بھی مشکوک شخص کو ایک سو بیس دن تک حراست میں رکھا جا سکتا ہے، ایسے افراد کے لیے الگ کیمپس بنائے جائیں گے، فوجی افسران کے بیان حلفی کو عدالتیں حتمی سمجھیں گی یعنی فوج کے جوان یا افسر کی گواہی کو تسلیم کیا جائے گا۔ اگر کوئی فوجی افسر کسی مشکوک شخص کے بارے میں یہ گواہی دے کہ وہ حقیقی مجرم ہے تو اسے بھی عدالت تسلیم کرے گی۔ مشکوک افراد کو ایسے ہی سینٹرز میں رکھا جائے گا جیسا کہ فاٹا اور پاٹا کے علاقوں میں قائم کیے گئے ہیں۔

'' دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں اپنے کندھے پیش کر کے نظامِ پاکستان نے دین کا قلادہ تو گردن سے اتار ہی دیا تھا......اب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ یہ نظام اور اس کے محافظ 'انسانیت اور حیوانیت کے بیچ فرق تک کو اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھتے ہوئے ایک طرف رکھ بیٹھے ہیں......اب'' قانونی اور غیر قانونی'' کی بحث سے انہیں کوئی سروکار نہیں......لاپتہ کر دیے جانے والے اہل ایمان پر ان کی وحشت اور درندگی اپنی انتہاؤں کو عبور کرتی ہے اور کوئی انہیں روک ٹوک کرنے کی جرأت اپنے اندر نہیں پاتا۔ یہ فوجی ادارے اسلام دشمنی میں اپنی مثال آپ تھے ہی اب انسانیت کشی میں بھی ان کا کوئی مقابل ڈھونڈنے سے بمشکل ہی ملے گا۔

لہٰذا ان کے غرور و نخوت کا ایک ہی علاج ہے، ان کے تکبر اور سرکشی کے آگے بند باندھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمام'' قانونی طریقہ ہائے احتجاج'' کو ایک طرف رکھتے ہوئے اِنہیں اِنہی کی زبان میں جواب دیا جائے۔ ان پر جگہ جگہ گھات لگائی جائے، مظلوموں پر عرصہ حیات تنگ کرنے والوں کا قافیہ حیات بالفعل تنگ کر دیا جائے۔ یہ لاتوں کے بھوت اُس وقت تک کسی کے قابو میں نہیں آئیں گے جب تک ان کو صحیح معنوں میں کچل اور مسل نہ دیا جائے۔

☆☆☆☆☆

27 جون: صوبہ ہلمند............ضلع مارجہ............مجاہدین اور افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں کے درمیان شدید جھڑپ......18 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

میڈیا......مکروفریب کی دنیا

سلسبیل مجاہد

گزشتہ دنوں سماجی ویب سائٹس پر نجی ٹی وی چینل کی طرف سے ایک ٹھیکے دار ملک ریاض کے انٹرویو کے آف دی ریکارڈ حصّے (کلپ) چلنے کے بعد دنیائے صحافت میں ایک بھونچال سا آ گیا تھا۔ ہرطرف مختلف نوعیت کے سوالات جنم لینے لگے کہ انٹرویو پلانٹڈ تھا، سوالات پہلے سے طے شدہ تھے، اینکر پرسن ملک ریاض سے ملے ہوئے تھے، نجی چینل کی انتظامیہ کی ملی بھگت تھی، انٹرویو توہین عدالت تھا، جمہوریت کے خلاف سازش تھی یا کچھ اور؟ ان تمام سولات سے قطع نظر سارا ہنگامہ دلچسپ بھی تھا اور عبرت انگیز بھی۔ 'جمہوریت کے بھولے' آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایسے بودے اور بکاؤ مال صحافیوں کے ٹاک شوز سنتے، دیکھتے اور سر دھنتے ہیں۔ جو لوگ ''مستند ہے آپ کا فرمایا ہوا'' کے مصداق ٹاک شوز میں ہونے والی جاہلانہ گفتگو سے اخذ کردہ نکات کو حرف آخر سمجھتے ہیں' اُن کے لیے اس سارے معاملے میں عبرت کے بہت سے اسباق پنہاں ہیں۔

مادہ پرستی کے اس دور میں ایمان سے خالی قلوب ہوں تو بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے مواقع کو کوئی بھی جانے نہیں دیتا۔ لہٰذا ملک ریاض جیسی تگڑی پارٹی کی طرف سے سجائے جانے والے دسترخوان سے شکم میں حرص کی بھڑکتی آگ ٹھنڈی کرنے والے صحافیوں کے 'دیانت دار، ایمان دار، سچّے، نہ بکنے والے، نہ جھکنے والے' تاثر پر کاری ضرب پڑی ہے۔ گو کہ حقیقت حال اہل ایمان پر اول دن سے واضح ہے لیکن وہ افراد جو حالات کو میڈیا کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، میڈیا کے کانوں سے سنتے ہیں اور جن کا ذہن میڈیا کے ذہنوں سے اپنی فریکوئنسی (frequency) ملاتا ہے...... ایسے لوگوں کا میڈیا پر غیر متزلزل ایمان بھی کچھ دیر کے لیے ڈول گیا ہوگا۔ ایسا ملک جہاں عامتہ المسلمین کے وسائل کو کفار کی آشیرباد سے ہڑپ کیا جاتا ہو جس میں منافق حکمرانوں، اہل اقتدار کی اولادوں، زمین داروں، جاگیرداروں، بکاؤ صحافیوں، بیوروکریٹس، سے لے کر فوج اور اس کے کرتا دھرتا' غرض جس کے ہاتھ جو لگا اُس نے اُسی کو دبوچا اور اپنی متاع سمجھا۔ ان حالات میں ''بیچارے'' نوکری پیشہ صحافیوں نے بھی اپنے حالات درست کرنے کی، کچھ پلاٹ اپنے نام کروانے کے لیے خاص لوگوں سے تعلقات بڑھا لیے تو اس میں کوئی اچنبھے والی بات تو نہ تھی...... لیکن عوام کو بیوقوف بنانے کے لیے اس قصے میں کافی مرچ مصالحہ لگایا گیا۔ درحالانکہ یہاں اس لوٹ مار کے ایک حمام میں سبھی بے لباس ہیں! کون کس پر انگلی اٹھا سکتا ہے کوئی ملک ریاض کی کاسہ لیسی میں مصروف ہے تو کوئی امریکی غلام ہے۔

اب یہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہی ہے جس نے اسلام دشمن اور دین بے زار میڈیا کے اصل چہرے کو بے نقاب کیا ہے۔ اس سارے ڈرامے کا ایک کردار مہر بخاری ہے...... ٹاک شوز کی دنیا کا ایک سرچڑھتا نام...... اس کے تمام پروگرام، گفتگو، حلیہ، لب و لہجہ' سیکولر، اسلام بےزار اور امریکہ نواز ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سوات کے مجاہدین کے خلاف فضا بنانے کے لیے اور شریعت کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف فوجی ظالمانہ آپریشن کی راہ ہموار کرنے کے لیے بنائی گئی 'کوڑوں والی فلم' کو اسی مہر بخاری نے ہی ''بریکنگ نیوز'' کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا...... ماضی قریب میں یہی مہر بخاری امریکی سفارت خانے میں بلیک واٹر کے اہل کاروں پر فریفتہ ہونے کی کافی جان دار اداکاری کر چکی ہے...... امریکی اہل کاروں کے ساتھ حیا سوز مناظر ہی مہر بخاری کے تعارف کے لیے کافی ہیں۔ لہٰذا اس قبیل کے لوگوں سے گراوٹ اور پستی کی گہرائیوں کی آخری حد تک میں لڑھکتے چلے جانے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

آسمان صحافت کے ستاروں نے ریاض حسین کے انٹرویو پر کافی کچھ لکھا اور بولا۔ اپنے آپ کو صاف اور پوتر ثابت کرنے کے لیے ہر ایک نے جتن کیے، اپنا نام نیکوکاروں میں لکھوانے کے لیے اپنی برادری کے کچھ لوگوں کو کالی بھیڑیں قرار دیا گیا اور باقی برادری کو فرائض منصبی پوری دیانت داری اور ایمان داری سے سرانجام دینے والا ثابت کرنے کے لیے تمام زور صرف کیا گیا۔ اس موقع پر چند اینکر پرسنز نے ''اصول پسندی'' اور ''صحافتی انصاف پسندی'' کا جھنڈا اٹھایا...... طلعت حسین اس گروہ میں پیش پیش تھا...... اُس نے اپنے پروگرام اور تجزیات میں خود کو بے لاگ تجزیہ نگار اور صحافت کے پیشہ وارانہ اصولوں کی پاس داری کرنے والا ثابت کرنے کے لیے بارہا حوالہ دیا کہ وہ اپنے کسی قسم کے تعلق اور دوستی کو اپنے فرائض منصبی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیتا...... فریڈم فلوٹیلا کے ذریعے اپنے ''مجاہدانہ بانکپن'' کا مظاہرہ کرنے والے نے اب ''تقدیس صحافت'' کی اوڑھنی بھی اوڑھ لی تو اُس سے اصل کام نکلوانے والی قوتوں نے اپنے مہرے کو بروقت استعمال کیا۔ اس سارے قضیے کے بعد طلعت حسین نے فوج کی آشیرباد سے سوات اور دیر میں جاری تحریک جہاد اور وہاں مجاہدین پر اوپر تلے چار تجزیاتی پروگرام کیے۔ ''سوات طالبان کے بعد...... ماضی سے کیا سیکھا؟''، ''سوات...... اصل جنگ ابھی باقی ہے''، ''افغانستان کی طرف سے ایک نیا فتنہ'' اور ''کیا طالبان پھر سر اٹھا رہے ہیں'' جیسے عنوانات کے تحت اپنے پروگرام کیے اور اپنی بنائی ''بہترین صحافتی ساکھ'' کو 'بہترین بھاؤ' میں بیچا...... یہ تو صرف ایک مثال ہے...... وگرنہ ہر فرض شناس صحافی کی فرض شناسی کے پیچھے ایسی ہی کہانیاں موجود ہیں۔

27 جون: صوبہ نیمروز......... ضلع خشرود.......... افغان اہل کاروں کی گاڑی مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ.......... اس میں سوار 5 اہل کار ہلاک اور زخمی

اس سارے کھیل کے کھلاڑیوں کی باگیں 'میڈیا ہاؤسز' کے مالکان کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ان میڈیا مالکان کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ یہ کس پس منظر سے تعلّق رکھتے ہیں اور ان کی تمام تر کاوشوں کا منتہائے نظر کیا ہے...... جنگ گروپ، اے آر وائی، ایکسپریس گروپ، دنیا ٹی وی، سماء، آج اور اسی قبیلہ سے تعلّق رکھنے والے ہر چینل اور اخبار کا مالک ہی اس ساری فتنہ بازی میں فیصلہ ساز حیثیت رکھتا ہے۔شیطان نے ان سرمایہ داروں کو یہ مشن سونپا ہے کہ ہر انسان کو نفسانی خواہشوں اور جنسی آوارگی کا مرقع بنادیا جائے۔اس مقصد کے لیے اِنہوں نے ٹی وی چینلوں، اخبارات اور رسائل میں سرمایہ کاری کی۔فحاشی، بے حیائی، عریانی اور بدکاری کو فروغ دینے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر کردار ادا کرتے ہیں۔جنگ گروپ کے زیر اہتمام چلنے والا جیو چینل اللہ کے دین کے استہزا اور مسلماتِ دین کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے میں پیش پیش ہے، اس کے ساتھ یہی وہ چینل اور ادارہ ہے جس نے فحاشی وعریانی کو پاکستان میں باقاعدہ صنعت کا درجہ دینے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔'ایکسپریس' میڈیا گروپ کے مالکان کا تعلّق آغا خانی شیعوں سے ہے......آغا خانیوں کی اسلام سے عداوت ڈھکی چھپی نہیں۔دنیا ٹی وی کا مالک میاں عامر ہے جو کہ فرنگی نظام تعلیم کو ترویج دینے والے بڑے ادارے 'پنجاب گروپ' کا بھی مالک ہے۔میاں عامر شروع دن سے فوج کے ٹاؤٹ کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہے......یہی وجہ ہے کہ یہ مشرف کے بھی انتہائی قریبی دوستوں میں شمار ہوتا ہے......اور آج بھی فوج کی چاکری میں مصروف ہے۔یہ تو چند ایک '' میڈیائی وڈیروں'' کا مختصر تعارف ہے۔حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی ٹی وی اور چینل کے مالک کو سامنے رکھ لیں......آپ کو دنیا بھر کی آلائشیں اور حرص وہوس کا پورا جہان اُس کی شخصیت میں چھپا نظر آئے گا۔جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اینکر پرسنز تو بے چارے 'مزدور' قسم کے لوگ ہیں...... یہ میڈیا مالکان اُنہیں 'مزدوری' کا معاوضہ دیتے ہیں......اور جہاں اینکر پرسنز کی باگیں مالکان کے ہاتھ میں ہوتی ہیں' وہی یہ مالکان کفر کے اشاروں پر اپنی تمام پر پالیسی ترتیب دیتے ہیں۔امریکہ، یورپ اور صلیبی دنیا سے ان کی گاڑھی چھنتی ہے اور کفار کے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے یہ دل وجان سے اُن کے مددومعاون بنے ہوئے ہیں۔

اب یہ راز کسی بھی طرح راز نہیں رہا کہ پورا کا پورا میڈیا ہی عالمی دجالی قوتوں کے زیر تسلط ہے اور اس سے نشر ہونے والے حرف حرف کی قیمت وصولی جا چکی ہوتی ہے۔اسکرین پر وہی کچھ پیش کیا جاتا ہے جس کا طے شدہ ایجنڈے سے تعلّق ہوتا ہے۔فحاشی، بے حیائی اور عریانی سے لے کر سیاسی تجزیوں، تبصروں، تنقیدوں تک ہر ایک کا تعلّق امریکہ نوازی اور دجالی قوتوں کا پلڑا بھاری کرنے سے ہوتا ہے۔سچ کو جھوٹ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔غنڈے، بدمعاش، خائن اور شرابی قوم کے ہیرو بنا کر پیش کیے جاتے ہیں۔مجاہدین کو سنگ دل، دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے۔علما کی تحقیر، دین کی خود ساختہ تشریحات، احکام الٰہی کی توہین، شعائر اسلامی کا مذاق......سب کچھ طے شدہ ایجنڈے کا حصّہ ہے۔لوگوں کو بے مقصد اور لاحاصل تجزیوں اور تبصروں میں پھنسا کر ان کو ذہنی طور پر بیمار اور مایوسی کے اندھیروں کی نذر کر دینے کی کوشش ہوتی ہے۔پھر اس ڈپریشن کو فوری طور پر کسی گانے بجانے، بے حیائی کے مناظر سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ایسے میڈیا کو عامۃ المسلمین کی رہنمائی کا فرض سونپ دیا گیا ہے۔

یہی میڈیا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم سچ کے ساتھ ہیں، ظلم کے خلاف آواز ہیں وغیرہ وغیرہ......آج تک ہوتا بھی یہی رہا ہے کہ صحافی صاحبان ہر ایک کو بے نقاب کرتے پھرتے تھے لیکن ذرا ان کے رخ سے نقاب سرکا تو ساری برادری (کووں کی طرح) اس نقاب کی لاج رکھنے کو سرگرم ہوگئی۔معاملہ صرف چند کالی بھیڑوں کا نہیں بلکہ مجموعی طور پر امریکہ نواز دجالی میڈیا کا ہے۔جس نے اپنے شیطانی اثر سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفقود کر دیا ہے۔یہی میڈیا ہے جو عالمی جہادی کارروائیوں پر مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کرتا ہے۔برمی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑنے والی قیامت کو اسکرین پر اجاگر کرنے سے گریزاں ہوتا ہے......عراق، فلسطین، شام، افغانستان، صومالیہ، سوڈان میں مسلمانوں کے ساتھ کفار کے ظلم کو چھپاتا ہے......لہٰذا یہ تو واضح ہوگیا کہ میڈیا سچ اور جھوٹ کا پیمانہ نہیں بلکہ دھوکہ بازی کا دجالی ہتھیار ہے۔ذرا گہرائی سے معاملات کو دیکھیں تو حقیقت عیاں ہوجاتی ہے کہ سارا کھیل بڑی ہوشیاری سے کھیلا جاتا ہے۔پہلے عوام میں اپنی ساکھ بنائی جاتی ہے، پھر کفریہ طاقتوں کے ایجنڈے کے نکات کو پورا کیا جاتا ہے، پھر اپنے پروگرامات کے ذریعے مجاہدین کی مخالفت اور اسلام دشمنی کا زہر عامۃ المسلمین کے ذہنوں میں انڈیلا جاتا ہے......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پرفتن دور کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا:

> '' دجال کے خروج سے پہلے کے چند سال دھوکہ اور فریب کے سال ہوں گے۔سچّے کو جھوٹا بتایا جائے گا اور جھوٹے کو سچّا بنایا جائے گا۔خیانت کرنے والے کو امانت دار بنا دیا جائے گا اور امین کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا اور ان میں '' رویبضہ '' گفتگو کریں گے۔پوچھا گیا رویبضہ کون ہیں؟ فرمایا گھٹیا (یعنی فاسق وفاجر) لوگ۔یہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں رائے زنی کریں گے''۔(مسند احمد)

آج کا میڈیا انہی رویبضہ سے بھرا پڑا ہے اور دجالی نظام کا فتنہ جھوٹ کے بل پر قائم ہے۔اس جھوٹ کو پھیلانے کا سب سے بڑا ذریعہ میڈیا ہے۔تمام دنیا کا کفری میڈیا مجاہدین اسلام کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔مجاہدین کی قربانیوں اور فی سبیل اللہ جہاد کو دہشت گردی گردانے والا یہی میڈیا ہے۔اسی لیے ٹیلی مواصلاتی نظام (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ) کو انتہائی سستا کر دیا گیا ہے تاکہ یہ آلات ہر ایک کی دسترس میں ہوں اور مکروفریب کے جال کے شکنجے سے دور ونزدیک کا کوئی فرد بھی محفوظ نہ رہے۔ (بقیہ صفحہ ۳۷ پر)

28 جون: صوبہ وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ......8 سپلائی ٹرک اور 6 سیکورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ......13 سیکورٹی اہل کار ہلاک

دیر میں مجاہدین کی کارروائیاں

عبیدالرحمٰن زبیر

سوات اور مالاکنڈ ڈویژن میں آپریشن 'راہ راست' کے نتیجے میں پاکستانی فوج کی رٹ قائم ہوگئی......امن میلوں، ڈانس پارٹیوں، ناچ گانے کی محافل، بے حیائی اور اخلاق سوزی کے مناظر کا دور دورہ ہوا......شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والوں اور عملی طور پر شرعی احکامات کے تحت نظام کو استوار کرنے والے مجاہدین کے ساتھ ساتھ تمام غیور اور دین دار افراد کو چُن چُن کر قتل کیا گیا، خفیہ جیلیں اور تعذیب خانے علمائے کرام اور مجاہدین سے بھر دیے گئے، عامۃ المسلمین کی جان، مال، عزت، آبرو پر وحشی درندوں کی طرح ہاتھ صاف کیے گئے......مساجد اور مدارس کو خصوصی ہدف بنا کر مٹانے کی کوئی کسر نہ چھوڑی گئی......فضائی بمباری کے نتیجے میں بستیوں کی بستیاں کھنڈرات اور ویرانوں میں تبدیل کر کے شریعت سے محبت کرنے والوں کو اس محبت کا 'انجام' دکھایا گیا......احکامات الٰہی کی پیروی کی چاہ میں کھڑے ہونے پر ظلم وستم اور جور و تعدی کے طوفان بپا کر کے بالآخر فوج نے اپنی رٹ بحال کر لی۔

اس صورت حال میں مجاہدین نے جنگی حکمت عملی کے تحت علاقوں کو خالی کرنا شروع کیا اور سرحد پار ہجرت کا عزم لے کر رخت سفر باندھا۔ شریعت کی حاکمیت کے خوابوں کو دلوں میں بسائے یہ مجاہدین، اپنا گھر بار لٹانے، اہل وعیال کو کٹوانے اور اپنی کُل متاع کو رب کی رضا کی خاطر پیچھے چھوڑ کر تحریک کے روح رواں مولانا فضل اللہ کی قیادت میں افغانستان جا پہنچے......افغانستان میں موجود مجاہدین نے اپنے ان مہاجر بھائیوں کے لیے اپنے گھروں کے دروازے بھی وا کیے اور دلوں کے دروازے بھی پوری کشادگی سے کھولے......کنڑ اور نورستان کے صوبوں میں یہ مجاہدین' مہاجرین کی صورت میں جا بسے۔ ان مجاہدین نے ہجرت کے مقاصد کو ایک لمحے کے لیے بھی ذہن سے محو نہیں ہونے دیا......اعداد و تیاری کے مراحل طے ہوتے رہے......منصوبہ بندی اور حکمت عملی کو ترتیب دیا جانے لگا اور شہدا کے پاکیزہ لہو سے سیراب ہونے والی تحریک جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے، پاکستانی فوج کے خلاف موثر اور مربوط کارروائیاں کرنے اور مفسد نظام پاکستان کو تہہ وبالا کرنے کے لیے عملیات کی روبہ عمل لانے کی کوششیں تیز ہونے لگیں۔

اسی سلسلے میں ۲۴ جون کی شام' ان مجاہدین نے دیر بالا پر حملہ کر کے ۸ پاکستانی فوجیوں کو ہلاک جب کہ ۱۷ کو گرفتار کر لیا۔ ان ۱۷ فوجیوں کو بھی بعد ازاں قتل کر دیا گیا۔ جس دن یہ حملہ ہوا اُس سے اگلے دن یعنی ۲۵ جون کو برطانوی افواج کا سربراہ جنرل ڈیوڈ پاکستان آیا اور کیانی سے ملا، اس بعد ۲۶ جون کو افغانستان میں صلیبی فوجی اتحاد کا سربراہ جنرل ایلن پاکستان آیا اور کیانی سے ملا۔ اگرچہ کفر کے یہ دونوں سردار نیٹو سپلائی کی بحالی کے حتمی احکامات لے کر پاکستان وارد ہوئے لیکن مکار، شاطر اور چالاک پاکستانی فوجی 'قیادت نے اس موقع کو بھی'' بھرم بازی'' کے لیے استعمال کیا۔ ایک طرف تو نیٹو سپلائی کی بحالی کے صلیبی احکامات بلا چون وچرا مان لیے اور دوسری طرف سردارانِ کفار کے دوروں کے اصل مقاصد کو عوام سے خفیہ رکھنے کے لیے آقاؤں کو'' دھمکی'' بھی دے دی کہ'' آئندہ افغانستان سے دراندازی ہوئی تو کوئی رعایت نہیں برتیں گے''۔ میڈیا نے بھی کیانی کے اس'' دلیرانہ اور بہادرانہ'' بیانات کو شہ سرخیوں کی زینت بنایا جس میں اُس نے جنرل ایلن سے مولانا فضل اللہ کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔

بھلا جنرل ایلن اور اُس کا لشکر برسرِ میدان طالبان کے آگے کیا بیچتا ہے!!! صلیبی کافر تو خود طالبان کا سامنا کرنے اور اُن سے مقابلہ کرنے سے کتراتے ہیں...... گیارہ سال ہونے کو ہیں......اور مسلسل گیارہ سال طالبان کے ہاتھوں اپنے جوانوں کو جہنم واصل کروانے کے بعد وہ کیونکر اپنے غلام نظامِ پاکستان کے لیے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالیں گے؟ کنڑ اور نورستان کے علاقے تو ویسے بھی امریکہ اور نیٹو افواج سے تقریباً پاک ہو چکے ہیں......پھر بھلا وہ اُس کمبل کو کیونکر دوبارہ گلے لگائیں گے جس سے پہلے ہی بمشکل جان چھڑائی ہے۔

مجاہدین کی متذکرہ بالا کارروائی کے بعد ہر دوسرے تیسرے دن پاکستانی ذرائع ابلاغ سے ایسی خبریں سننے کو آرہی ہیں کہ'' افغان شرپسندوں کا پاکستانی علاقے پر حملہ......فوج کی جوابی کارروائی......شرپسند اپنے کئی ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ کر فرار''۔ ہر خبر اس جیسے ملتے جلتے الفاظ اور مضمون پر مشتمل ہوتی ہے......کوئی میڈیا کے'' باخبر'' ذرائع سے پوچھے کہ آئی ایس پی آر کے ڈنڈے کے خوف سے خبر شائع کرنے سے پہلے کچھ تو عقل کے ناخن لیا کرو۔ ایک طرف خبر میں کہا جاتا ہے کہ'' سیکڑوں شرپسندوں کا حملہ'' اور دوسری طرف دعویٰ کیا جاتا ہے کہ'' حملہ پسپا، شرپسند اپنے کئی ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ کر فرار''......گویا پاکستانی فوج ہر دوسرے دن درجنوں'' دہشت گردوں'' کو مارتی ہے لیکن یہ '' دہشت گرد'' بھی عجیب ہیں کہ پھر دوسرے تیسرے دن سیکڑوں کی تعداد میں دوبارہ آجاتے ہیں کہ لو جی پھر ہمیں پسپا کرو!!! کیا یہ'' دہشت گرد'' صرف اپنے ساتھیوں کو مروانے کے لیے حملہ کرتے ہیں؟ اصل میں تو یہ اپنی شرمندگی اور خجالت اور خفت مٹانے کے لیے گھڑی جانے والی کہانیاں ہیں......اور پھر اپنی آزادی پر اترانے والے میڈیا سے

28 جون: صوبہ تخار............ضلع اشکمش............نیٹو فورسز کا کارگو ہیلی کاپٹر گر کر تباہ............ہیلی کاپٹر میں سوار عملہ کے تمام افراد ہلاک

18 جولائی :سمنگان کے صدر مقام ایبک شہر کے قریب باتک کے مقام پر مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا، جس میں 18 آئل بھرے ٹینکر اور 4 سپلائی گاڑیاں مکمل طور پر خاکستر ہو گئیں۔

شام میں ۱۸ جولائی کو مجاہدین نے بشار الاسد کی کمر توڑ دینے والی کارروائی کے ذریعے وزیر دفاع داؤد راجحہ، بشار الاسد کے بہنوئی نائب وزیر دفاع جنرل آصف شوکت، شام کے کرائسس سیل کے سربراہ کرنل حسن الترکمانی اور شامی انٹیلی جنس ایجنسی کے شعبہ تفتیش کے سربراہ حافظ مخلوف سمیت حکومت کے اعلی ترین افسران اور حکومت کے سینئر ترین افراد کو ہلاک اور وزیر داخلہ محمد الشعار سمیت کئی سینئر حکومتی افسران کو شدید زخمی کر دیا۔

لوگر میں ڈسٹرکٹ پولیس ہیڈکوارٹر مجاہدین کے حملے کے بعد

جلال آباد کابل ہائی وے پر مجاہدین کی طرف سے جلایا جانے والا آئل ٹینکر۔

۲۲ جون ۲۰۱۲ء۔سپوزمئی ہوٹل پر مجاہدین کے حملے کے بعد ہوٹل کی اندرونی حالت

کنڑ میں امریکی بکتر بند گاڑی مجاہدین کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگ کا نشانہ بنتے ہوئے

۶ جون ۲۰۱۲ء۔لوگر میں امریکی طیاروں کی بمباری سے ۱۸ شہری شہید ہوئے جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی تھی ۔

میری امت کی یہ نوجواں لاج ہیں

لوگر میں بارودی سرنگ کا نشانہ بننے والی امریکی RG گاڑی

نورستان میں امریکی فوجی مرکز پر مارٹر حملے کا بعد مرکز میں آگ لگی ہوئی ہے۔

۱۴جون ۲۰۱۲ء۔ننگرہار میں بارودی سرنگ کانشانہ بننے والی بارڈر پولیس کی گاڑی

یکم جون ۲۰۱۲ء۔خوست میں امریکی فوجی مرکز پر میزائل حملے کے بعد کا منظر

۲۷جون ۲۰۱۲ء۔پل خمری میں نیٹو آئل ٹینکر مجاہدین کے حملے کے بعد آگ کی لپیٹ میں ہے

۲جون ۲۰۱۲ء۔۳۰ مئی کو کابل اور ہلمند میں ہلاک ہونے والے 2امریکی فوجی افسروں کے تابوت

16 جون 2012ء تا 15 جولائی 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	4 عملیات میں 16فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	315
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	164	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	296
ٹینک، بکتر بند تباہ:	205	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	113
کمین:	180	جاسوس طیارے تباہ:	2
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	255	ہیلی کاپٹر وطیارے تباہ:	6
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1365	صلیبی فوجی مردار:	1276
سپلائی لائن پر حملے:	95		

وابستہ کسی فرد نے آج تک پاکستانی فوجیوں سے یہ سوال کرنے کی زحمت کی کہ حضور! آپ کی دی گئی خبر زیر زبر کی تبدیلی کے بغیر خبر تو ہم لگا بھی دیتے ہیں اور چلا بھی دیتے ہیں لیکن کبھی ہمیں ان ''دہشت گردوں'' کی لاشیں ہی دکھا دیں جنہیں آپ سینے پر ہاتھ مار کر ''پسپا'' کرنے کی دعویٰ کر رہے ہیں اگر یہ نہیں تو اُن کی تصاویر تو آپ اتارتے ہی ہوں گے......تو ہمیں کم از کم اُن کی لاشوں کی تصاویر ہی مہیا کر دیں''۔ یہ بے چارے تو وردی والوں کے سامنے اتنی بات کہنے کی بھی اپنے اندر جرأت نہیں پاتے......

اس واقعہ کے بعد پاکستانی ذرائع ابلاغ میں حسب سابق مجاہدین کے خلاف منفی پروپیگنڈا زور و شور سے دہرایا جانے لگا۔ وہی گھسے پٹے الزامات، ویسا ہی لب ولہجہ، وہی وطنیت اور قومیت کے زہر میں گھلے ہوئے ،تصورِ امت کی بیخ کنی کرنے والے خیالات وافکار اور وہی اسلام اور جہاد دشمنی پر مبنی تجزیات اور تبصروں سے ہر ٹی وی چینل اور ہر اخبار کے صفحات بھرے نظر آنے لگے۔

ہم ان تمام شریر عناصر سوال کرتے ہیں کہ گزشتہ چار پانچ سال میں ایسا کون سا منفی پروپیگنڈا ہے جو مجاہدین کے خلاف نہ کیا گیا ہو؟ بھارت اور اسرائیل کی ایجنٹی سے لے کر امریکہ کی پشت پناہی تک......غیر ملکی اسلحے کے استعمال سے لے کر غیر مختون ہونے کے طعنوں تک......کون سا ایسا الزام ہے جو اللہ کے ان بندوں کے سر نہ تھونپا گیا ہو؟ لیکن ذرا غور کرو کہ تم نے ان مجاہدین کا اب تک کیا بگاڑ لیا ہے؟ اس تحریک کو کس حد تک ختم کر دیا ہے؟ ہزاروں مجاہدین کو شہید کرنے اور اپنی جیلوں میں بھرنے کے باوجود تم آج بھی ان کے سامنے اُس سے زیادہ عاجز اور بے بس ہو جتنا آج سے پانچ سال پہلے تھے۔ پھر آخر تم سوچتے اور عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟ سیف اللہ خالد، تنویر قیصر شاہد اور عامر ہاشم خاکوانی جیسے دانش وبینش سے عاری ''دانش ور'' کب تک آئی ایس آئی کی دی گئی بریفنگوں کے مطابق مجاہدین کے خلاف زہر اگلتے رہیں گے؟ کب تک فوج کے خفیہ اداروں کے تیار کردہ خاکوں میں رنگ بھر کر اپنی قبروں کو آگ اور عذابِ الٰہی سے بھرتے رہیں گے؟

ایمان اور خوف خدا سے عاری یہ طبقہ کہاں جان سکتا ہے کہ مجاہدین کے ساتھ کس کی طاقت اور قوت ہے۔ اِن پست ذہنیت اور وہن کے مریضوں کو کیا معلوم کہ نصرت الٰہی کیا ہوتی ہے......یہی مجاہدین ہیں جو کہ اِس بدفطرت طبقہ کے نزدیک تو سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں لیکن حقیقت میں جن کی قیادت اور عام مجاہدین امریکی ڈرون حملوں کے نتیجے میں آئے روز شہادت کے جام پیتے ہیں......یہی مجاہدین ہیں جو آئی ایس آئی کے در پر ایمان گنوا دینے والوں کے نزدیک بھارت کی آشیر باد اور امداد سے لڑ رہے ہیں لیکن بھارتی وزیر دفاع اور فضائیہ چیف خائف ہیں کہ ''اگلے دو سالوں میں طالبان واہگہ بارڈر تک پہنچ جائیں گے''......یہی مجاہدین ہیں جن کے متعلّق امریکی ڈالروں پر فریفتہ ہونے والے پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ کنڑ اور نورستان میں ان کے ٹھکانے امریکی کیمپوں کے قرب وجوار میں واقع ہیں لیکن دن رات ''زمینی حقائق'' کا سبق پڑھانے والے اس زمینی حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ امارت اسلامی افغانستان نے ۲۲ جنوری ۲۰۱۲ء کو اس امر کی تصدیق کی تھی کہ کنڑ کا ۸۰ فی صد اور نورستان کا ۹۰ فی صد علاقہ طالبان کے کنٹرول میں ہے......

ان عیار، چال باز، فریبی اور لالچی ''دانش وروں'' کے پاس فوج کی طرف سے منعقد کرائے جانے والے میلوں میں رنگ رلیاں منانیں اور مجاہدین کے ہاتھوں ذبح ہوتے فوجیوں کا غم شراب و مینا کے جاموں سے غلط کرنے کی مہلت اب کم ہی باقی بچی ہے......ان شاء اللہ ان کی بے لگام خواہشیں تشنہ کام ہی رہ جائیں گی کیونکہ ان امن میلوں، ناچ گانے کی پارٹیوں، ثقافتی پروگراموں اور لہوولعب کی محفلوں کے دن تھوڑے ہیں......پھر ان قلم اور ضمیر فروشوں کو بھی اُسی انجام دے دوچار ہونا ہے جس سے ان کے فوجی بھائی ہو رہے ہیں......اس ظالم نظام کی مدح سرائی کرنے اور عوام کی نظروں میں اسی مزین بنا کر پیش کرنے والے تنخواہ دار دانش فروش اپنے مالکوں کے ساتھ ہی مجاہدین کا نشانہ بنیں گے......ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: میڈیا......مکروفریب کی دنیا

اس نازک صورت حال اور دنیا بھر میں جاری کفر واسلام کے درمیان معرکے میں دشمن سچ پر پردے ڈال کر اپنے مکروفریب سے ہاری ہوئی جنگ جیتنا چاہتا ہے۔ ایسے میں اہل ایمان کو ہمہ وقت کفر یہ مکروفریب سے بچنے کی اور حق کو پہچاننے کی دعائیں کرنی چاہئیں۔ عامۃ المسلمین کو بھی اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ وہ کون دیوانے سرفروش ہیں جو عراق، افغانستان، فلسطین کے بوڑھوں، بچوں اور خواتین کے لیے اور دین کے علَم کی سربلندی کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ کر، اپنی زندگی کی رونقوں اور ہنگامہ ہائے زندگی کو فی سبیل اللہ ترک کیے ہوئے ہیں، شعائر اسلام کی حرمت کی حفاظت، دین کے کُلی نفاذ اور زمین کے باسیوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے اپنا سب کچھ تج کیے ہوئے ہیں۔ یہ مجاہدین ہی اس تاریک دور میں انسانیت کے لیے روشنی کی آخری کرن بنے ہوئے ہیں۔ اس روشنی کی کرنوں کو دوام دینے کے لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے حصّے کا چراغ جلانے کی سعی کرے اور اپنے مجاہد بھائیوں کے خلاف ہونے والے دجالی میڈیا کے پراپیگنڈے کا شکار نہ ہو......وہ میڈیا جس کی اسلام دشمنی بھی چھپی ہوئی نہیں ہے اور جس میں 'صفت رویبضہ' بھی پوری طرح سرایت کیے ہوئے ہے۔

اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارناالباطل باطلاًوارزقنااجتنابه

اے اللہ! ہمیں حق کو حق دِکھا اور اُس کی اتباع کی توفیق دے اور باطل کو باطل دِکھا اور اُس سے بچنے کی توفیق عطا فرما، آمین

☆☆☆☆☆

29 جون: صوبہ نورستان..........ضلع کامدیش..........مجاہدین کا افغان آرمی کی چوکیوں پر حملہ..........15 افغان اہل کار ہلاک..........متعدد زخمی ہو گئے

چین میں اسلام اور مسلمانوں کی سرگزشت

استاذ خلیل احمد حامدیؒ

مسلمانوں کی جدوجہد آزادی:

اس فسادِ عظیم سے گھبرا کر جنوبی ترکستان کے لوگوں نے ۱۹۳۷ء کے اوائل میں کمیونزم کے خلاف علَم بغاوت بلند کر دیا۔ اوزبیگان کے وہی قبائل جو پہلے روس کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اسلامی جمہوریہ ترکستان (۱۹۳۳ء) کو ختم کرنے کے لیے روسی فوجوں کے ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے وہی اب روس کے استبدادِ سرخ کے مقابلے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں اب ہوش آیا کہ ماسکو کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر انہوں نے مشرقی ترکستان کو کس کھڈ میں گرا دیا ہے۔ اس بغاوت کی آگ نہ صرف مشرقی ترکستان بلکہ چین کے اندر بھی پھیل گئی۔ ہزارہا چینی رضا کار اس میں شامل ہو گئے بلکہ کشمیر اور بنگال کے مسلمان بھی اپنے ترکستانی بھائیوں کی مدد کو لپکے۔ جنرل چنگ چی چائی تنہا اس بغاوت کو نہ دبا سکا۔ اس نے روس سے مزید فوجی مدد طلب کی۔ چنانچہ روسی فوج بغاوت کو کلیتًا تو فرو نہ کر سکی مگر وہ چنگ چی چائی کے ظالمانہ نظام کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گئی۔

دوسری عالم گیر جنگ:

انہی پریشان کُن حالات میں دوسری عالمی جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ ہٹلر کی فوجیں ماسکو کے دروازے کھٹکھٹانے لگیں اور جاپانی چین میں داخل ہو گئے۔ ادھر ماؤزے تنگ کی فوجیں چیانگ کائی شیک سے علاقوں پر علاقے چھیننے لگ گئیں۔ ماؤزے تنگ اور اسٹالن میں بظاہر گاڑھی چھنتی تھی، ان دونوں نے خفیہ طور پر یہ معاہدہ کر رکھا تھا کہ مشرقی ترکستان کمیونزم کے دائرہ اقتدار میں رکھا جائے گا۔ جنگ نے حالات کا پانسہ پلٹ دیا۔ روس مشرقی ترکستان سے اپنی فوجیں نکالنے پر مجبور ہو گیا۔ جنرل چنگ چی چائی نے بھی موقع غنیمت دیکھ کر کمیونسٹوں کی مخالفت کا اعلان کر دیا، روسی اور چینی کمیونسٹوں کے ساتھ اپنی دوستی ختم کر دی اور مشرقی ترکستان کے اندر ان تمام کمیونسٹوں کا قتل عام کر دیا جو اس کی کمزوری اور روس کی سرپرستی سے فائدہ اٹھا کر مشرقی ترکستان کو اپنی لوٹ کھسوٹ او رذاتی مفادات کا اکھاڑہ بنا چکے تھے۔ ان کمیونسٹوں میں ماؤزے تنگ کا بھائی بھی تھا جس کا نام ماؤزے مین بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد جنرل چنگ چی چائی نے قوم پرست چین کے ساتھ اپنی وفاداری قائم کر لی۔

مسلمانوں کی بغاوت اور اسٹالن کی دخل اندازی:

۱۹۴۳ء میں مشرقی ترکستان کے قازاق ترکوں نے آلماآتا میں مشرقی ترکستان کی آزادی کی تنظیم قائم کی۔ قازاق دستوں نے مشرقی ترکستان سے قوم پرست چین کی حکومت ختم کرنے کے لیے بغاوت کر دی۔ روس کے بعض سرخ دستوں نے بھی قازاق دستوں کے ساتھ قوم پرست حکومت کے خاتمہ میں تعاون کیا۔ چنانچہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۴ء کو مشرقی ترکستان کے اندر آزاد حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔ اور خولدیا (جس کا موجودہ چینی نام اتینگ ہے) کو اپنا دارالحکومت قرار دیا۔ احمد ایشان اس حکومت کا صدر تھا، جس کا تعلّق الیغور قبیلہ سے تھا۔ یہ وہی قبیلہ ہے جس نے ۱۹۳۳ء میں یعقوب بیگ کی قیادت میں آزاد مملکت قائم کی تھی۔ احمد ایشان نے صحیح معنوں میں ایک آزاد حکومت وجود میں لانا چاہی۔ مگر سٹالن قوم پرست چین کے اقتدار کا جتنا مخالف تھا اتنا ہی مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کی آزادی کا تھا۔ چنانچہ اسٹالن نے احمد ایشان کی حکومت میں دراندازی شروع کر دی اور اُسے ایک بے اثر اور کٹھ پتلی حکومت بنا کر رکھ دیا۔ ماؤ بھی اس معاملے میں سٹالن کا ہم نوا تھا۔ اسٹالن اور ماؤ کا منصوبہ یہ تھا کہ مشرقی ترکستان کو چیانگ کائی شیک کی قوم پرست حکومت سے تو کاٹ دیا جائے مگر اُسے روس یا ماؤزے تنگ کی کلّی تحویل میں نہ لیا جائے۔ کیونکہ اسے مشرقی ترکستان کے ترک مسلمان گوارا نہیں کریں گے۔ احمد ایشان کی حکومت بظاہر ایک آزاد اور خودمختار حکومت تھی مگر روسیوں نے اندرونی طور پر اس قدر سخت نگرانی کر رکھی تھی کہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی دخل دینے سے باز نہ آتے تھے۔ اس کا اندازہ صرف ایک مثال سے لگایا جاسکتا ہے۔ احمد ایشان نے ایک ایسے اخبار کو بند کر دیا جس نے قرآن کریم کی بعض آیات کی تکذیب کی اور نہایت گستاخانہ جملے استعمال کیے۔ روسی قونصل رسمی آداب کا لحاظ کیے بغیر احمد ایشان کے دفتر میں داخل ہو گیا اور احمد ایشان پر دباؤ ڈال کر اخبار کی ضبطی کا حکم منسوخ کرا دیا۔ احمد ایشان اور ترکستانی قوم روسیوں کی دراندازی سے تنگ تھے۔ ۱۹۴۷ء میں نئے انتخابات ہوئے جس کے نتیجے میں ڈاکٹر علی مسعود صبری حاکم اعلیٰ مقرر ہوا، محمد امین بوغرا تعمیرات اور منصوبہ بندی کے وزیر اور عیسیٰ یوسف الپتگین جنرل سیکرٹری۔

کمیونسٹ چین کا دوراقتدار:

۱۹۴۹ء میں مشرقی ترکستان کی تاریخ کا وہ دور شروع ہوتا ہے جو اُسی المیہ سے دوچار ہونے والا ہے جو اندلس دیکھ چکا ہے۔ ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء کو ماؤزے تنگ کی فوجیں خولدیا میں داخل ہو گئیں۔ روس نے اس چینی حملے کی مزاحمت کرنے کی بجائے اس کا خیر مقدم کیا۔ چین اور روس کی اس ملی بھگت نے مشرقی ترکستان کے اندر شدید خوف و ہراس

29 جون: صوبہ ننگر ہار..........ضلع خوگیانی..........افغان نیشنل آرمی کے دو ٹینک میں مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بموں کی زد میں آکر تباہ..........11 فوجی اہلکار ہلاک.....متعدد زخمی

پیدا کر دیا۔متعدد ترکستانی لیڈر ملک سے فرار ہو گئے اور کچھ لیڈر چینی کمیونسٹوں کے آگے سپر انداز ہو گئے۔اسٹالن نے ذاتی طور پر ترکستانی لیڈروں پر دباؤ ڈالا کہ وہ سرخ چین سے مل جائیں۔چند ایک افراد کے سوا اکثر ترکستانی لیڈروں نے چین کی دخل اندازی کی مخالفت کی۔چنانچہ ماؤزے تنگ نے احمد ایشان اور دوسرے ترکستانی لیڈروں کو یہ دعوت دی کہ اگر وہ حسبِ منشا اس مسئلہ کا حل چاہتے ہیں تو پیکنگ میں گول میز کانفرنس کے اندر اس پر گفت گو کریں۔ترکستانی لیڈروں نے عظیم چین کے ''عظیم سوشلسٹ لیڈر'' ماؤزے تنگ کے اس اعلان پر بھروسہ کیا اور وہ چینی ہوائی جہاز میں سوار ہو کر خولدیا سے پیکنگ روانہ ہو گئے۔مگر یہ ایک سوچی سمجھی اسکیم تھی۔ہوائی جہاز پیکنگ نہ پہنچ سکا بلکہ راستہ ہی میں حادثہ کا شکار ہو گیا۔جہاز کے تینوں پائلٹ چھاتوں کے ذریعے جہاز سے کود گئے اور ترکستانی لیڈر جاں بحق ہو گئے۔

ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں کا قتل:

چینی فوجوں نے مشرقی ترکستان کے اندر داخل ہو کر نہ صرف الحاد اور لادینیت کے فروغ کی مہم جاری کر دی بلکہ سلب ونہب اور دار وگیر اور قتل وغارت کا بھی خوب بازار گرم کیا۔اصل ترکستانی اقوام کو گھروں سے نکال کر اُن کی جگہ چینیوں کو بسانا شروع کر دیا۔ترکستان کے کمیونسٹ لیڈر برہان شہیدی نے یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو اورمچی کے ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۵۱ء کے اواخر تک ایک لاکھ بیس ہزار ترکستانی موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ترکستانی مسلمانوں کو ختم کرنے کے دو حربے اختیار کیے جا رہے ہیں۔ایک قتل وغارت اور جبر وتشدد کے ذریعہ اور دوسرا اثر کر آبادی کو وسط چین میں جلا وطن کر کے اُس کی جگہ چینیوں کو بسا کر۔مکہ معظّمہ کے روزنامہ الندوہ (۱۷ جون ۱۹۶۸ء) میں ایک ترکستانی مہاجر لکھتا ہے:

''چینی حکومت مشرقی ترکستان کے مسلمانوں پر جو مظالم توڑ رہی ہے اُس کی تفصیل بہت دل خراش ہے۔صرف ایک مثال سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔حکومت کی طرف سے لازم ہے کہ ہر ترکستانی فرد جو ۱۸ سے ۴۰ سال تک کے درمیان ہو وسط چین کے لیبر کیمپوں میں اور منچوریا کے کارخانوں میں کام کرے۔اُسے اپنے بال بچوں کو ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔چنانچہ کمیونسٹ حکام مردوں کو جبراً کیمپوں میں بھیج دیتے ہیں اور اُن کی لڑکیاں چینی نو آباد کاروں کے حوالے کر دیتے ہیں۔نہ لڑکیوں کے واویلا پر کان دھرا جاتا ہے اور نہ والدین کی آہیں اثر کرتی ہیں''۔

یہی اخبار آگے چل کر لکھتا ہے کہ

''۱۹۴۹ء میں جب ماؤ کے سرخ لشکر ترکستان میں داخل ہوئے تو اس وقت چینیوں کی کُل تعداد تین لاکھ تھی اور اب یہ تعداد تیس لاکھ ہو گئی ہے اور ابھی چینیوں کو بسانے اور ترکستانیوں کو نکالنے کا سلسلہ جاری ہے۔ثقافتی انقلاب کے بعد اس تعداد میں مزید اضافہ ہو گیا ہے''۔

رسول الله صلی الله علیه وسلم پر گستاخانه حمله:

چینی کمیونسٹوں نے مشرقی ترکستان میں اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے مختلف حوالوں اور ماخذوں کی روشنی میں اُس کی چند مثالیں یہ ہیں:

پیکنگ کے روزنامہ ''کوانگ منگ جیہ باؤ'' میں ۱۰ جنوری ۱۹۵۱ء میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا گیا:

''تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں یہ تو جانتے ہو کہ اُس نے ایک ہاتھ میں تلوار اٹھا رکھی تھی اور دوسرے ہاتھ میں کتابِ تعلیم۔مگر تم یہ نہیں جانتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک ہاتھ میں بندوق تھی اور دوسرے ہاتھ میں تمہارا مال تھا''۔

(نعوذ باللہ منہا مضمون نگار یہ کہنا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا رسول ان کے مال لوٹتا رہا)۔

مسجدوں کی حالت:

ریاض (سعودی عرب) کا ہفت روزہ اخبار الدعوۃ، ۵ جون ۱۹۶۷ کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہزار سال پہلے چین میں پانچ ہزار کے قریب مسجدیں تھیں، جو نہایت خوب صورت اور بارونق تھیں۔ان مسجدوں سے اہل علم وفقہ کا سیلِ عظیم علم وادب سے بہرہ یاب ہو کر نکلتا تھا۔لیکن سوشلزم آنے کے بعد یہ مسجدیں بند کر دی گئیں اور کارخانوں اور دفتروں میں تبدیل کر دی گئیں۔مرکزی شہروں میں چند مساجد باقی رہنے دیں تا کہ زائرین کی آنکھ میں خاک جھونکی جا سکے اور مذہب کی آزادی کا پروپیگنڈا کیا جا سکے۔ایسی چند مسجدیں شنگھائی، لانچو، بیجنگ، نانکنگ وغیرہ میں ہیں۔اس کے باوجود کمیونسٹ لیڈر لونگ لی یہ کہتا ہے کہ مذہب کو مسجدوں کی حد سے باہر نہیں نکلنا چاہیے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

30 جون: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ.........6 سیکورٹی اہل کار اور 2 ڈرائیور ہلاک.........5 سیکورٹی اہل کار زخمی ہوئے

برما میں مسلمانوں کی نسل کشی

کاشف علی الخیری

برما کے صوبے اراکان میں ۳ جون سے ہونے والے فسادات اور مسلمانوں کے بہیمانہ قتل عام نے اہل ایمان کے دلوں کو غم ناک اور آنکھوں کو اشک بار کر دیا ہے۔ دورِ حاضر میں امت مسلمہ کی بے کسی، بے بسی اور مجبوری ایسے ایسے مناظر دکھا رہی ہے جن پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ برما کے زیر تسلط ریاست اراکان کے ایک قصبہ میں تبلیغی جماعت سے تعلّق رکھنے والے ۹ افراد کو بس سے اتار کر بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ ان افراد پر ۳۰ کے قریب بدھ بھکشوؤں نے چاقوؤں، خنجروں اور ڈنڈوں سے حملہ کیا۔ خبروں کے مطابق ''امن پسند'' بدھ بھکشو لاشوں پر تھوکتے اور شراب انڈیلتے رہے۔ اس قتل عام کا پس منظر یہ تھا کہ علاقے میں ایک بدھ خاتون مسلمان ہوگئی تھیں، جس پر بدھ بھکشوؤں نے اس خاتون کو اغوا کر کے آبرو ریزی کے بعد قتل کر دیا اور الزام مسلمانوں پر ڈال دیا۔ ظالم بدھ بھکشوؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عورت کے قاتل ہمارے حوالے کیے جائیں تا کہ ہم خود ان کو زندہ جلائیں۔ اس مطالبے کی آڑ میں مسلمانوں پر حملوں اور ان کی آبادیوں کو نذرِ آتش کرنے کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔

نیوز ایجنسیوں کے مطابق دو ہفتوں میں ۲۰ ہزار شہید، ۵۸ ہزار زخمی جب کہ اڑھائی ہزار بے گھر اور بستیوں کی بستیاں نذرِ آتش کر دی گئیں۔ جب کہ حقیقتاً شہید ہونے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ تا حال پچاس ہزار سے زائد مسلمان بدھ مت کے ''امن پسند'' مذہب کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اس کے باوجود ان سفاک بدھ بھکشوؤں کا 'غصہ' کم ہونے کو نہیں آ رہا۔ سارا ظلم وستم حکومتی سر پرستی میں پولیس، فوج اور بدھ غنڈوں کے اتحاد سے ہوا۔ پورے اراکان میں موبائل فون پر پابندی ہے اور اس کے استعمال پر دس سال کی قید ہے۔ صبح ۶ سے شام ۶ بجے تک مسلمانوں کے علاقوں میں مکمل کرفیو رہتا ہے۔ ایک خبر کے مطابق مکھورہ اور دیگر علاقوں میں ہزار کے قریب مسلم نوجوانوں کو حراست میں لے کر ہاتھ پاؤں باندھنے کے بعد سمندر میں پھینک دیا گیا۔ اعداد و شمار کے مطابق ۲۸ مئی سے اب تک پچاس ہزار سے زائد مسلمان 'بدھ بھکشوؤں کی سفاکیت کا نشانہ بن کر شہید ہو چکے ہیں۔ ۱۰ سے ۱۵ لاکھ مسلمان بے گھر ہو چکے ہیں اور ایک ہی واقعہ میں مسلمانوں کی پانچ سو سے زائد بستیاں جلا دی گئیں۔ ۹۰ ہزار مسلمان لاپتہ ہیں جب کہ خواتین، بوڑھوں اور بچوں پر ظلم وسفاکیت کی خبروں کا کوئی ذکر نہیں کیا جا رہا نہ ہی زخمیوں کی تعداد بتائی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کی نسل کشی اور ان پر ظلم وستم کے یہ اعداد و شمار بھی حتمی نہیں، حقیقی تعداد کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔

برمی مسلمانوں پر ظلم وستم :

تاریخی حوالے سے دیکھا جائے تو ۱۷۸۴ء تک اراکان کا خطہ ایک آزاد مسلم ریاست کی حیثیت رکھتا تھا۔ برما کی ۶ کروڑ کی آبادی میں مسلمان ۸۵ لاکھ کے قریب ہیں اور ان میں سے ۳۵ لاکھ روہنگیا مسلمان ہیں جو کہ زیادہ تر اراکان میں رہتے ہیں۔ ان تمام مسلمانوں کے اسلاف میں عرب، افغانی، ایرانی، ترکی اور بنگالی شامل ہیں۔

عالمی طاغوت نے یہ طے کر رکھا ہے کہ جن جن مسلم مقبوضات پر کفر کا تسلط ہو جائے اُن کے ناموں کو بدل دیا جائے تا کہ ان کا تاریخ سے رشتہ کٹ جائے اور امت بھی نئے نام سے ان کو پہچان نہ سکے۔ یہی کچھ برما اور اراکان کے ساتھ کیا گیا۔

برما میں مسلمان سب سے پہلے صوبہ اراکان (رکھائن) پہنچے تھے۔ مسلمانوں کی تبلیغ، حسن سلوک، خواتین کے ساتھ عزت واحترام، تجارت میں ایمان داری جیسی صفات کو دیکھ کر مقامی آبادی تیزی سے مسلمان ہونا شروع ہوگئی۔ نسلاً یہ سارے مسلمان عرب سے تعلّق رکھتے تھے۔ برما میں رہنے والے بدھ مت تبت سے آ کر یہاں آباد ہوئے۔ ۱۴۳۰ء سے ۱۷۸۴ء تک اراکان میں مسلمانوں کی حکومت رہی اور اس دوران میں شریعت کے ثمرات 'امن اور اطمینان کی صورت میں ملتے رہے۔ اس کے بعد بدھوں نے منصوبہ بندی کے ساتھ مسلمانوں کو حکومت بدر کر کے اپنی بادشاہت قائم کر لی اور مسلمانوں کے خلاف ظلم وتشدد اور قتل وغارت گری کا آغاز کر دیا۔ پورے ملک میں مساجد اور مدارس کو منہدم کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں کے لیے ایک فوج ''ماگھ ملیشیا'' کے نام سے بنائی گئی۔ جو مسلمانوں کو قتل کرنے، املاک کو لوٹنے، گھروں کو آگ لگانے، مساجد کو تباہ کرنے کا کام کرتی تھی۔ ۱۸۲۴ء میں برطانوی حکومت قائم ہونے کے بعد اراکان کے مجاہد مسلمانوں نے ایک سو سال تک برطانوی حکومت سے جنگ کی، پھر کچھ عاقبت نا اندیش اور غدار مسلمانوں کی وجہ سے اراکان بھی انگریزوں کے قبضے میں چلا گیا۔ برطانوی حکومت نے بھی ''ماگھ ملیشیا'' کو مزید مسلح کر کے مسلمانوں کے خلاف غنڈہ گردی کی کھلی چھوٹ دے دی۔ مصیبت زدہ مسلمان مختلف قریبی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہونے لگے۔ ۱۹۴۸ء میں انگریزوں سے آزادی کے وقت بھی مسلمانوں کی حالت کو اسی طرح رکھا گیا اور انہیں اکثریت میں ہونے کے باوجود خود مختاری نہیں دی گئی۔ ۱۹۶۲ء کو یہاں چین اور روس کی حمایت یافتہ کمیونسٹ فوجی حکومت آئی جو ظلم میں سب سے بڑھ کر ثابت ہوئی۔ اس نے سرکاری ملازمتیں تو کجا ایک عام فیکٹری تک میں مسلمان ملازم رکھنے پر

30 جون: صوبہ قندھار.........ضلع پنجوائی.........امریکی اور افغان اہل کاروں پر مجاہدین کے نصب کردہ بارودی سرنگوں کے دھماکے.........2 ٹینک تباہ.........14 اہل کار ہلاک

پابندی لگا دیا اور اب تک صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے تعلیم ممنوع، سرکاری اداروں میں داخلہ ممنوع قرار پایا۔ مسلمانوں کو گھروں سے بے دخل کیا گیا اور سیکڑوں گھروں کو جلا دیا گیا۔ شادی کرنے کا ٹیکس، جھونپڑیوں تک پر ٹیکس لگا دیا گیا۔ مسلمان بیوہ کو دوسری شادی کرنے کے لیے کم از کم ۳ سال انتظار کرنا پڑتا ہے۔ شادی کرنے والوں کو چار حکومتی ایجنسیوں سے اجازت لینا پڑتی ہے اور حلف نامہ بھرنا پڑتا ہے۔ سڑکوں اور فوجی چھاؤنیوں کی تعمیر کے لیے مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں سے بے گار لیا جاتا ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی مسلمان کو درختوں سے باندھ کر جسم میں لوہے کے کیل ٹھونک دیے جاتے ہیں۔ خواتین اور بچیوں کو اغوا کرنا معمول ہے۔ ۱۴، ۱۵ سال کے لڑکوں کو زبردستی فوجی خرکاروں کے کیمپ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ ظالمانہ کارروائیاں تو معمول کے واقعات ہیں، جو ان مظلوم مسلمانوں کی زندگی کا حصّہ بن گئے ہیں۔

بدھ بھکشوؤں کی ''امن پسندی'':

ایک طویل عرصے سے برمی مسلمانوں پر تاریخ کا بدترین ظلم کیا جا تا رہا ہے۔ جو کہ عالمی میڈیا کی خبروں کا حصّہ بننے سے قاصر ہے۔ زیر نظر مختصراً مسلمانوں کی نسل کشی کا حکومتی سلسلہ ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح منظّم و مربوط انداز میں یہ کام ہو رہا ہے۔

☆۱۹۴۸ء میں BTF آپریشن میں ۳۰ ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔

☆۱۹۵۰ء میں ۳۰ ہزار، ۱۹۵۶ء میں ۱۳ ہزار، ۱۹۶۲ ء میں ۲۵ ہزار، ۱۹۷۸ء کے آپریشن میں ۳ لاکھ اور ۱۹۹۱ میں دو لاکھ ۶۵ ہزار، ۹۷۔۱۹۹۶ء میں ۶۰ ہزار مسلمانوں کو برما سے نکال دیا گیا۔

☆دسمبر ۱۹۷۴ میں اڑھائی سو خاندانوں کو سمندر میں ڈبو کر شہید کیا گیا۔

☆۱۹۷۸ء میں تین ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو تھیلوں میں بند کر کے سمندر میں پھینک دیا گیا اور ۲۰ مسلمانوں کو زندہ دفن کر دیا گیا۔ اسی سال ایک مسجد سے ۱۲۰ خواتین کی لاشیں ملی۔ اپریل ۱۹۷۸ء میں ضلع اکیاب میں ۸ ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔

☆۱۹۹۱ء اور ۲۰۰۰ء کے آپریشن میں ۱۸۰۰ سے زیادہ مسلم آبادیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ۲۰۰ سے زیادہ مساجد کو اصطبل اور ملٹری کیمپس میں تبدیل کر دیا گیا۔

☆۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء میں صرف ایک مسجد میں ۲۰۰ مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔

☆فروری ۲۰۰۱ء کے فسادات میں ۸۰۰ مسلمانوں شہید کیا گیا اور ۲۰۰ کو اغوا کر لیا گیا۔ صرف ۲۰۰۲ء میں ۴۰ مساجد کو نذر آتش کیا گیا۔

الكفر ملة واحدة:

بدھ مت اپنی امن پسندی کے حوالے سے بڑی شہرت رکھتا ہے۔ گوتم بدھ تو ساری دنیا میں امن کا داعی مشہور ہے۔ لیکن برما کے حالیہ واقعات کے تناظر اور پچھلی ساری تاریخ اس نام نہاد ''امن پسندی'' اور انسانیت سے محبت کا پول کھولنے کے لیے کافی ہے۔ برما میں ان بدھ بھکشوؤں نے سفا کی، درندگی، خباثت اور وحشیانہ ظلم کی تاریخ رقم کی ہے۔ ایسا ظلم جس کو دیکھنا اور سننا بھی صاحبِ دل کے لیے ممکن نہیں لیکن اس کے روحِ رواں کی حیثیت سے گوتم بدھ کے چیلے نظر آتے ہیں۔ یہ ساری سیاہ کاری اور درندگی صرف مسلمانوں کے خلاف ہے۔ کیونکہ ان کا جرم صرف ان کا کلمہ گو ہونا ہے جو کہ کفار کے لیے نا قابل برداشت ہے۔ لہٰذا اس سارے عمل میں کیا بدھ، کیا عیسائی، کیا یہودی اور کیا ہندو......سب ایک ہیں۔ ''الكفر ملة واحدة'' کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو دنیا میں جہاں جہاں مسلمانوں پر ظلم توڑا جا رہا ہے وہاں کفار کا اتحاد دیکھ لیا جائے۔ مقام عبرت یہ ہے کہ امت مسلمہ کے غافلوں پر پھر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔

وطنیت پرستی کی بدترین مثال......بنگلہ دیش

مسلمانوں کی فلاح، کامیابی اور کامرانی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ عصر حاضر کی کافرانہ وطن پرستی ہے جس کا تازہ ترین ثبوت اراکان کے مظلوم مسلمانوں کے سلسلے میں بنگلہ دیش نے دیا ہے۔ بے گھر، بے بس، لٹے پٹے، زخمی مسلمانوں نے قریب ترین علاقے بنگلہ دیش کی طرف نقل مکانی کرنے کی کوشش کی تو بنگلہ دیش کی ''مسلمان حکومت'' نے ان کشتیوں کا رخ ساحل پر پہنچنے سے پہلے ہی موڑ دیا اور بنگلہ دیش آنے سے روک دیا۔ اس لیے کہ بنگلہ دیش ایک ''الگ ملک'' ہے، اس کو اس سے کوئی سروکار نہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ اس کے پہلو میں کیا ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس کی سرحدیں ''بین الاقوامی قوانین'' کی روشنی میں مظلوم و مقہور مسلمانوں کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ہے وہ وطن پرستی جو ایک مسلمان کو پاکستانی، بنگالی، برمی، سوڈانی تو بنا دیتی ہے لیکن ''المسلم أخو المسلم'' کی تعلیم سے عاری اور بے زار کر دیتی ہے۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

امارت اسلامیہ افغانستان کا اعلامیہ:

امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنے اعلامیے میں برما کے مسلمانوں کی حالت زار پر دکھ، تکلیف اور درد کا اظہار کیا...... یہ الفاظ قیادتِ جہاد کے مسلمانوں کے غموں میں گھلنے اور اُن کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے کی غمازی کرتے ہیں:

''برما کے مسلمانوں پر گذشتہ دو ماہ سے ظلم وستم کی ایسے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں، جن کی انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی، بچوں، خاتون اور مردوں کو نہایت بے رحمی سے جانوروں کی مانند آگ پر کباب کی مانند بھون ڈالنا نہ صرف کسی قانون میں ہے، بلکہ انسانی عقل بھی اس پر اس حیران ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ برما میں مسلمانوں کے ساتھ یہ عظیم جرم روا رکھا جا رہا

یکم جولائی: صوبہ فراہ......ضلع گلستان......مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپ......6 فوجی گاڑیاں تباہ......18 فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

ہے......انہیں اپنے رہائشی علاقوں اور گھروں سے بے دخل کیا جارہا ہے، ان کے جائیدادیں غصب کی جارہی ہیں! ان کی عزت وآبرو پامال کی جارہی ہے اور نام نہاد عالمی برادری اب تک خاموش ہے۔ امارت اسلامیہ ایسے وقت میں کہ اس وحشت و بربریت کو انسانیت کی طویل تاریخ پر سیاہ دھبہ تصور کرتی ہے۔ حکومت برما کو سمجھنا چاہیے کہ یہ صرف برما کے مسلمانوں کے خلاف جرم نہیں، بلکہ تمام انسانیت اور خصوصی طور پر عالم اسلام کی حق میں نہ قابل معافی جرم ہے۔ یہ کیسی بے حسی ہے کہ ہزاروں انسان جن میں بچوں اور خواتین کی اکثریت ہے، دنیا کے سامنے اس وحشیانہ طریقہ سے جلائے جارہے ہیں اور کوئی بھی کسی قسم کا نوٹس نہیں لے رہا!!! امارت اسلامیہ افغانستان، عالم اسلام کے علمی مراکز، علمائے کرام، اور عامۃ المسلمین سے کہتی ہے کہ اس عظیم ظلم و وحشت کے خلاف اپنی ذمہ داری کا احساس کریں''۔

میڈیا اور اراکانی مسلمان:

عامۃ المسلمین جن ذرائع ابلاغ و مواصلات پر یقین رکھتے ہیں ان میں اخبارات اور ٹیلی ویژن سرفہرست ہیں۔ اراکانی مسلمانوں پر ہونے والے بدترین ظلم کے لیے میڈیا میں کوئی جگہ نہ تھی۔ اس میڈیا میں بھارتی اداکاروں اور اداکاراؤں کی شادی بیاہ سے لے کر اُن کے مرنے کے بعد ارتھی چڑھانے تک کے مناظر اور مغربی ممالک میں کتے بلیوں کی بیماری کی خبریں تو شہ سرخیوں میں جگہ پاتی ہیں جب کہ یہاں اتنا بڑا ظلم ہوا، ہزاروں مسلمانوں کو وحشیانہ طریقے سے قتل کر دیا گیا، معصوم اور نومولود بچوں کو ذبح کر کے اُن کی لاشوں کو آگ پر رکھ کر بھون دیا گیا وہاں کوئی کیمرہ نہیں پہنچتا، کسی ٹاک شو میں اس کا ذکر نہیں ہوتا، کسی بریکنگ نیوز کی صورت میں اسے جگہ نہیں ملتی، کوئی اینکر پرسن اسے موضوع بحث بنانے کی زحمت نہیں کرتا......آخر کیوں؟ اس لیے کہ نا تو یہ خبریں کفر کے عالمی ایجنڈے اور مفادات کو پورا کروانے کا حصّہ ہیں اور نہ ہی ان میں عوام کو ذہنی عیاشی فراہم کرنے کا سامان اور مصالحہ موجود ہے۔ لہٰذا ان مظلوم اور مجبُور مسلمانوں کو سسکنے، بلکنے اور تڑپنے کے لیے تنہا چھوڑ دیا گیا۔ اگر ابھی بھی کسی کو اس کافر میڈیا کی غلامی پر شک ہے تو وہ میڈیا کی اسلام دشمنی کے حوالے سے خبروں کا جائزہ ضرور لے تا کہ میڈیا کے زہریلے پراپیگنڈے اور مسلمانوں کے ظلم و ستم پر پردہ پوشی کا منظر اس پر بھی کھلے۔

ظلم و ستم کا جواب......مظاہرے اور جلوس؟

اراکانی مسلمانوں پر ڈھائی جانے والے قیامتوں کی داستان سے جہاں ہر آنکھ اشک بار ہے وہاں ان کی مظلومیت پر ایک کرب ناک کیفیت بھی طاری ہے......بغیر مقابلے کے بے بس مسلمان کفار کے ہاتھوں اس کسمپرسی میں زندگی ہار دیں......یہ مسلمان کی شان نہیں......لیکن اس کے باوجود اعتدال پسند، امن پسند مذہبی و سیاسی جماعتیں برما کے مسلمانوں کا مسئلہ مظاہروں کے ذریعے حل کروانے کی خواہش رکھتی ہیں......ایک طویل عرصے سے برمی مسلمان افہام و تفہیم کی راہ اپنائے ہوئے ہیں اور نام نہاد جمہوری طریقوں سے اپنا مسئلہ دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ خود برمی مسلمانوں نے بھی ۸ جون کو اراکان کے وسطی علاقے میں تبلیغی جماعت کے ارکان کے قتل کے خلاف احتجاج کیا تھا جس کا جواب اندھا دھند فائرنگ کی صورت میں دیا گیا، جس میں براہ راست مظاہرین کے سروں کو نشانہ بنایا گیا۔ اب بھی اگر کوئی مسلمانوں کو امن پسندی، مذاکرات اور قانون و آئین کی پابندی کے حصار میں منعقد کیے جانے والے مظاہروں کے ذریعے معاملات طے کرنے کا درس دیتا ہے تو اس کو اپنی ایمانی غیرت اور دینی حمیت کی ضرور جانچ کر لینی چاہیے۔

اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مطالعہ کر کے ان کی جہادی زندگیوں کو بھی ضرور پڑھنا چاہیے۔ کیا اس قدر سفاکیت کے بعد بھی جہاد بالسیف فرض عین نہیں؟ دنیا بھر میں ظلم و جور کا شکار ہونے والے مسلمان انہی مظاہروں، مذاکرات اور معاہدوں کی امیدوں پر کفار کے ہاتھوں کٹنے اور تڑپنے کے لیے چھوڑ دیے جائیں گے؟ یا معصوم بچوں کی کٹی پھٹی لاشیں اور عفت مآب مسلمان خواتین کی بے حرمتی پر بھی ہمارے دلوں میں ٹیسیں نہیں اٹھتیں؟ یا ہم بے حسی کی آخری حدوں کو جا پہنچے ہیں اور خدانخواستہ اس انتظار میں ہیں کہ یہ آگ ہمیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لے؟

مظلوم مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز:

آج خطہ ارضی میں جگہ جگہ مسلمان کفار کی خونیں پنجوں کا شکار رہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسے حالات میں بھی کفر و شرک کے خلاف معرکہ برپا ہے اور دنیا بھر میں مجاہدین کی کارروائیاں بھی پھلتی پھولتی جارہی ہیں......ماضی قریب میں جہاد کو صرف افغانستان کے تناظر میں دیکھا جاتا تھا لیکن آج الحمدللہ جہاد دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔ دنیا بھر کے مظلوم اور مجبُور مسلمانوں کی امیدوں کا آخری مرکز اب صرف مجاہدین اسلام ہی ہیں جو سرفروشی اور قربانیوں کی مثالیں رقم کرتے ہوئے جگہ جگہ کفر کی سرکوبی اور مظلوم مسلمانوں کی مدد و اعانت کے لیے پہنچ رہے ہیں۔ ملت کفر کو بھی اگر خوف ہے تو اِنہی مجاہدین کا اور وہ لرزہ براندام ہے تو اسی عالمی جہادی تحریک سے......وہ وقت زیادہ دور نہیں جب عالمی جہاد کی برکات اور ثمرات سامنے آنے لگیں گے۔ دنیا کے تمام جہادی میدانوں میں کفار کے لشکر بری طرح شکست کھا رہے ہیں۔ ہر جگہ مجاہدین کے فاتحانہ قدم کافروں کے ناپاک قدموں کو اکھاڑنے میں مصروف ہیں۔ کفر کے غلبے کو ختم کرنے، اسلام کی حاکمیت قائم کرنے، ظلم کا ہاتھ توڑنے اور ذلت کی کیفیت سے نکلنے کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے......اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی ہے اور امت پر چھائے مظلومیت کے اندھیروں کو عزت و سرفرازی کی روشنی میں بدلنے کا واحد طریقہ بھی یہی ہے!!!

☆☆☆☆☆

یکم جولائی: صوبہ پکتیکا............ضلع اومنہ...........مجاہدین کا فوجی چوکیوں پر حملہ............7 فوجی اہل کار ہلاک ہوئے............چوکی کو بھی شدید نقصان

شام کی بابرکت سرزمین میں جاری ظلم وجوراور تحریک جہاد

مصعب ابراہیم

شام میں سولہ ماہ سے جاری طاغوت سے آزادی کی تحریک نے ۱۸جولائی کو اہم کامیابی حاصل کی جب مجاہدین نے بشار الاسد کی کمرتوڑ دینے والی کارروائی کے ذریعے وزیردفاع داؤدراجحہ، بشارالاسد کے بہنوئی نائب وزیردفاع جنرل آصف شوکت، شام کے کرائسس سیل کے سربراہ کرنل حسن الترکمانی اور شامی انٹیلی جنس ایجنسی کے شعبہ تفتیش کے سربراہ حافظ مخلوف سمیت حکومت کے اعلیٰ ترین افسران اور حکومت کے سینئر ترین افراد کو ہلاک اور وزیرداخلہ محمد الشعار سمیت کئی سینئر حکومتی افسران کو شدید زخمی کردیا۔

دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے نمایاں طور پر اس کارروائی کو اجاگر کیا۔ان ذرائع ابلاغ نے اس کارروائی کا سہرا جیش الحر ''فری سیرئین آرمی'' کے سرباندھنے کی کوشش کی۔تمام میڈیا نے اسے ''خودکش'' حملہ قرار دیا لیکن اصل صورت حال اُس وقت واضح ہوئی جب مجاہدین نے لواء الاسلام کے پلیٹ فارم سے اس کارروائی کی ذمہ داری قبول کی اور حقیقی صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ''خودکش حملہ'' نہیں تھا بلکہ بارودی سرنگ کی کارروائی تھی۔لواء الاسلام نے اپنے بیان میں کہا:

''اللہ تعالی نے فرمایا:

ونريد أن نمن على الذين استضعفوا في الأرض ونجعلهم أئمة ونجعلهم الوارثين

''اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کردیے گئے ہیں اُن پر احسان کریں اور اُن کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں''۔

ہم اہل شام کو عمومی طور پر اور دارالحکومت کے رہائشیوں کو خصوصی طور پر یہ خوش خبری دیتے ہیں کہ اللہ تعالی کی حمد، اس کی توفیق اور اس کی مدد سے جماعت لواء الاسلام کے بریگیڈ سید الشہداء نے دارالحکومت دمشق میں موجود نیشنل سکیورٹی کی عمارت کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا۔دھما کہ اس وقت کیا گیا جب بڑے مجرموں اور ان کے چیلوں کی میٹنگ ہورہی تھی۔ اس کارروائی کے نتیجے میں حکومتی نظام کے اعلیٰ ذمہ داران اور کئی اہم حکومتی عہدے دار ہلاک ہوئے، جن کے نام ہم عنقریب جاری کریں گے۔

اللہ اکبر.........عزت اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لیے ہے''

یہ گذشتہ سولہ ماہ میں بشار الاسد پر پڑنے والی کاری ترین ضرب ہے۔اس سے قبل ۶جولائی کو بشارالاسد کے قریبی اور معتمد ترین جرنیل جنرل مناف طلاس کا راہ فرار اختیار کرکے ترکی پہنچنا اور پھر وہاں سے فرانس جاکر پناہ گزین ہوجانا بھی بشار کے لیے ایک دھچکہ تھا.....لیکن اس کارروائی نے تو حقیقی معنوں میں اُس کے کبروغرور سے اکڑی گردن کو زبردست جھٹکا دیا ہے......

اہل شام نے بشار کے خلاف جاری تحریک میں جیسی عظیم قربانیاں پیش کی ہیں وہ تاریخ کا مستقل حصّہ بن چکی ہیں۔بشار کی فوج نے اپنے ہی ملک میں، اپنی ہی عوام پر ہر طرح کا جنگی حربہ آزمایا، تمام مہلک ہتھیار اُن کے خلاف استعمال کیے، کسی بھی طرح اخلاق ومروت کو اپنے پاس نہیں پھٹکنے دیا اور خواتین، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کو بری طرح تہہ تیغ کیا۔عامۃ المسلمین کی املاک اور بستیوں کو بم باریوں سے ادھیڑ ڈالا...... بازاروں، درس گاہوں، مسجدوں، مدرسوں اور عام آبادیوں کو بلاتفریق روند ڈالنے کی پالیسی اپنائی......مسلم خطوں پر قابض خائن اور غدار فوجی وجمہوری حکمرانوں کا یہ وطیرہ ہے کہ اُن کے اسلحہ خانوں میں پڑے مہلک اسلحہ کے انبار اور اُن کی ساری ریاستی قوت ہمیشہ اپنے ہی ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو ''سبق سکھانے'' کے لیے استعمال ہوتی آئی ہے۔مسلمانوں کے وسائل سے اُنہیں کے گلے کاٹے جاتے ہیں ......اور اس میں پاکستان، شام، یمن، اردن، سعودی عرب وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ صہیونی اور صلیبی آقاؤں نے جس خطے پر جس اسلام دشمن کو مضبوط ومستحکم کیا......اُس نے اُن کے مقاصد کی بارآوری کے لیے مسلمانوں کی تحدید نسل اور تباہی املاک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

شام میں 'انسانی حقوق' کی تنظیم کے اعداد وشمار کے مطابق ۲۰ہزار سے زائد شامی شہری شہید ہوچکے ہیں۔شامی فوج نے اپنی کارروائیوں کے دوران میں اندھا دھند بم باری اور وسیع پیمانے پر قتل عام پر ہی زیادہ زور رکھا۔فوج کا خصوصی ہدف معصوم بچے اور خواتین ہیں۔بچوں کو بہیمانہ طریقہ سے قتل کیا جاتا ہے۔فورسز کے اہل کار بچوں کے مختلف اعضا کاٹ کر انہیں قتل کرتے ہیں۔کچرے کے ڈھیروں اور پانی کے حوض سے ملنے والی انسانی لاشیں سربریدہ اور کٹی پھٹی ہوتی ہیں۔عرب اخبار 'سبق الیکٹرونیہ' کی رپورٹ کے مطابق ۴جولائی کو دمشق کی مضافاتی بستی 'دوما' میں کچرے کے ایک ڈرم اور پانی کے حوض سے انسانی لاشوں کے ٹکڑے ملے جن میں چالیس سے زائد کم عمر بچوں کے مختلف اعضا شامل تھے جو کسی تیز دھار آلے سے کاٹے گئے تھے۔سنی اکثریتی شہروں حمص، حماہ، ادلب اور درعا وغیرہ میں شامی فوج نے بچوں کو چُن چُن کر قتل کیا۔مئی ۲۰۱۲ء کے ابتدائی ایام

02جولائی: قندھار شہر..........مجاہدین نے سپیشل فورس کی کوسٹر گاڑی کو بارودی موٹر بم کا نشانہ بنایا.........سپیشل فورس کے 20اہل کار ہلاک

میں جاری ہونے والی اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق حمص میں ۵۲۴، حماہ میں ۱۴۷، ادلب میں ۱۰۳، دمشق کے دیہی علاقوں میں ۱۰۳، دیرالزور نامی علاقے میں ۴۶، دمشق کے شہری علاقوں میں ۲۶، حلب میں ۱۵ اور لاذقیہ نامی علاقے میں ۸ معصوم بچے شامی فوج کے درندوں کے ہاتھوں شہید ہو چکے ہیں۔ جمعہ ۲۵ مئی کو بشار کی حواس باختہ فوج نے حمص کی قریبی بستی میں ۱۱۰ مسلمانوں کو ذبح کر دیا، جن میں پچاس بچے بھی شامل ہیں جنہیں سفاکیت سے ذبح کیا گیا۔ عرب جریدے الشرق الاوسط کی رپورٹ کے مطابق بشار سے چھٹکارا پانے کی تحریک میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والا شہر حمص ہے۔ اسی حمص کے محلے ''الخولہ'' میں بشار کی فوج نے ایک سو دس افراد کو ذبح کر کے شہید کیا جب کہ زخمیوں کی تعداد ۵۵۰ ہے۔ اس واقعے کو عرب میڈیا ''سانحہ خولہ'' کا نام دے رہا ہے۔ اس قتل عام کی تفصیل اس طرح ہے کہ شامی فوجیوں نے دن بھر گولہ باری کرنے کے بعد حمص کی قریبی بستی الخولہ پر چڑھائی کر دی۔ رات کے اندھیرے میں گھروں میں گھس کر مردوں کے بارے میں پوچھنا شروع کیا، مرد نہ ملنے پر شامی فورسز نے خواتین پر شوہروں کو پناہ دینے کے الزامات لگا کر بچوں کو ان کی ماؤں کے سامنے قتل کرنا شروع کر دیا۔ فوجی اہل کاروں نے بچوں کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر انہیں بے دردی سے ذبح کیا۔ اپنے معصوم بچوں کو بچانے کے لیے مزاحمت کرنے والی خواتین کو بھی گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا۔

شام کے مسلمان مرتد بشار کی افواج کے ظلم در ظلم کی چکی میں بری طرح پس رہے ہیں۔ یہ فوج سیکڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کو ذبح کرتی ہیں، پھر لواحقین کو حکم دیا جاتا ہے کہ شہدا کو قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت نہیں ہے......اسی لیے گھروں کے قرب و جوار میں بنے ہوئے باغات اب قبرستانوں کا منظر پیش کرنے لگے ہیں۔ العربیہ ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق شامی فوجی شام کا وقت قریب آتے ہی مختلف دیہاتوں کے باہر جمع ہو جاتے ہیں، ناکے لگا کر شہریوں کو تنگ کرتے ہیں اور پھر رات کے اندھیرے میں محاصرہ زدہ قصبے پر ہلہ بول دیتے ہیں جس کے نتیجے میں قتل ہونے والے افراد کی لاشیں کچرا خانوں میں پھینکوا دیتے ہیں یا گھروں کے ساتھ بنے ہوئے باغات میں دفن کروا دیتے ہیں۔ قیدیوں اور گرفتار ہونے والوں کی تعداد بھی اٹھارہ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق جیلوں میں مقید خواتین کی تعداد چار ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اکثر خواتین کو بے لباس کر کے تفتیش کرنے کا معمول ہے جب کہ قید میں رہنے والی ہر خاتون بشار الاسد کے درندوں کی ہوس کا نشانہ بنتی ہے۔ اردن میں مقیم شامی خواتین کے بارے میں تحقیقات کرنے والی خاتون ام زاھر کہتی ہیں کہ شامی فورسز کی قید سے رہائی پانے والی خواتین نے انہیں بتایا کہ سردی کے موسم میں ٹھنڈے عقوبت خانوں میں انہیں زیر جامہ میں رہنا پڑتا تھا، وہ پوری پوری رات ٹھٹھرتی رہتی تھیں، انہیں برہنہ کر کے انتہائی بے دردی سے پیٹا جاتا تھا، اکثر خواتین کو انجکشن لگائے جاتے تھے جس کے بعد ان کی عصمت دری کی جاتی تھی۔ ام زاھر کے مطابق شام کی سرکاری فورس نے عوامی آبادی پر رعب طاری کرنے کے لیے خواتین سے زیادتی اور بچوں کو ذبح کرنا شروع کیا ہے اور آئے روز کسی نہ کسی علاقے کو نشانہ بنایا جاتا ہے، یہ سلسلہ اب بہت تیز ہو چکا ہے۔

شام پر ۱۹۷۱ء سے اسد خاندان کی حکمرانی ہے۔ حافظ الاسد ۲۲ فروری ۱۹۷۱ سے لے کر اپنے مرنے (۱۰ جون ۲۰۰۰ء) تک صدر رہا اور اُس کے بعد سے تا حال اُس کا بیٹا بشار الاسد صدر ہے۔ یہ خاندان روافض (شیعوں) کے نصیری فرقے سے تعلّق رکھتا ہے۔ نُصیری فرقہ کے تعارف اور تاریخ بیان کرنے کا یہاں موقع نہیں...... لیکن اتنا ضرور جان لیجیے کہ علمائے متقدمین ومتاخرین نے نُصیری شیعوں کے باطل عقائد کی بنیاد پر اُنہیں خارج الاسلام قرار دیا ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے مطابق ''نُصیری یہود و نصاریٰ اور مشرکین سے بھی بڑے کافر ہیں، ملحد اور زندیق ہیں، ان کے مذہب کا ظاہر رافضیت اور باطن خالص کفر پر مبنی ہے، ان سے قتال کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے اور مرتدین سے قتال کی مانند ہے اور ان پر شرعی حدود کا نفاذ کرنا بڑی نیکیوں میں سے ہے''۔

فرقہ نصیریہ کی تاریخ میں ایران کا خاص کردار رہا ہے، اسی لیے اب بھی دنیا میں روافض کی پشت پناہ دو بڑی طاقتیں ایران اور حزب اللہ لبنان؛ شام میں نُصیریوں کے اہل ایمان پر ظلم میں اُن کا دست و بازو بنی ہوئی ہیں۔ ترکی کے اخبار ''الصباح'' کی رپورٹ کے مطابق ''ایران نے طاقت ور فوج پاسداران انقلاب کی ذیلی ملیشیا ''القدس فورس'' کے ۱۵ ہزار جنگ جو کمانڈوز بشار کے خلاف اٹھنے والی تحریک کو کچلنے کے لیے شام میں بھیجے ہیں، نیز ایران سرکاری سطح پر شامی فوج اور ''باغیوں'' کے خلاف لڑنے والے گروپوں کو اسلحہ اور دیگر جنگی سامان فراہم کر رہا ہے۔ القدس فورس کا سربراہ جنرل قاسم سلیمانی خود بھی خفیہ طور پر حال ہی میں دمشق منتقل ہوا ہے تاکہ ایرانی جنگجوؤں کے آپریشن کی خود نگرانی کر سکے''۔ اسی طرح لبنان کی حزب اللہ کی تمام تر عسکری اور فوجی قوت شامی فوج کے ساتھ ہے۔ روس اور چین بھی بشار الاسد کی پیٹھ مضبوط کرنے کے لیے موجود ہیں۔ البتہ یورپی ممالک اور امریکہ نے بشار کی زبانی کلامی مخالفت تو کی ہے لیکن اُسے مسلمانوں کی نسل کشی سے باز رکھنے کے لیے کسی قسم کے عملی اقدامات نہیں کیے......امریکہ اور یورپ کو ایسے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ اُن کا مقصد بھی دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کا خاتمہ ہے اور بشار شام کی حد تک اُن کا یہ مقصد پورا کر رہا ہے۔ سو وہ روس اور چین کی مخالفت میں اُس کی زبانی سرزنش کرنے کو ہی کافی سمجھے بیٹھے ہیں۔

ایسا نہیں ہے کہ شام کے مسلمان نُصیری شیعوں، ایرانی روافض اور عالمی کفریہ طاقتوں کے ہاتھوں مسلسل تباہی و بربادی کا سامنا کر رہے ہیں اور وہاں امید کی کوئی کرن نہیں ہے......اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی ایسا معاملہ نہیں رکھا۔ اُن کی

02 جولائی: صوبہ پکتیکا......ضلع زیڑوک......مجاہدین کا افغان آرمی کی چوکیوں پر حملہ......18 فوجی اہل کار ہلاک......10 زخمی ہوئے......بھاری مقدار میں اسلحہ غنیمت

ڈھارس اور استقامت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت کا وعدہ پورا کیا ہے۔ اللہ کے بندے دنیا کے دیگر محاذوں کی طرح شام میں کفر، ظلم اور عدوان کے طوفانوں کا مقابلہ کر رہے ہیں......ظلم وستم جب حد سے گزرتا ہے تو خلاصی اور نجات کا پیغام لاتا ہے...... یہی پیغام آج مختلف صورتوں میں شامی مسلمانوں کو مل رہا ہے۔ اب تک شامی فوج سے منحرف ہونے والے جرنیلوں کی تعداد ۳۷ ہو چکی ہے جن میں سے سولہ جرنیل ترکی جانے میں کامیاب ہوئے جب کہ چار جرنیلوں نے اردن میں پناہ لی ہے۔

مضمون کے آغاز میں مجاہدین کی جس عظیم الشان کارروائی کا تذکرہ ہے اُس نے زخموں سے چُور شامی مسلمانوں کو سکون اور خوشی کے لمحات مہیا کیے ہیں۔ اس کارروائی کے علاوہ پورے شام میں مجاہدین روزانہ کی بنیاد پر اپنی کارروائیوں کو منظّم کر رہے ہیں۔

۲۰ اپریل ۲۰۱۲ کی رات ایک فدائی مجاہد ابو بکر الحماوی رحمہ اللہ نے بارود بھری گاڑی کے ذریعے حماہ شہر کے نزدیک قطر الندا ریستوران نامی عمارت پر اُس وقت فدائی حملہ کیا جب اُس عمارت میں شامی فوج کے ساڑھے تین سو سے زائد فوجی موجود تھے، وہ اللہ کی مدد و نصرت کے ساتھ اپنے ہدف تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے اور فدائی دھماکہ کر دیا جس سے اس عمارت اندر موجود فوجیوں کے لیے دہکتی ہوئی جہنّم بن گئی۔ حالت یہ تھی کہ آگ کے شعلوں کو ۲۰ میٹر کی بلندی تک دیکھا گیا۔

۲۰ اپریل ۲۰۱۲ء کو جنرل شاکر نجون کو دمشق میں ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنا کر جہنّم واصل کر دیا گیا۔ ۲۵ اپریل ۲۰۱۲ء کو دمشق کے علاقے التضامن میں ریموٹ کنٹرول بم سیکورٹی اہل کاروں کی جدید گاڑی پر لگایا گیا، جس سے وہ مکمل تباہ ہو گئی اور اُس میں سوار تمام سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گئے۔ ۲۷ اپریل ۲۰۱۲ کو دمشق کے علاقے الظاہرہ میں حکومتی انجینئر آفیسر ایمن شوہا کی مرسڈیز گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم نصب کیا گیا، جس سے وہ مارا گیا۔ ۲۷ اپریل ۲۰۱۲ء کو دمشق میں کراج الست کے علاقے میں فوج کی ایک گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم لگایا گیا، جس کے نتیجے میں دو آرمی افسران مردار ہوئے۔ ۵ مئی ۲۰۱۲ کو صبح ساڑے چھ بجے ریموٹ کنٹرول بم دھماکوں کے ذریعے فوج کی مرکزی عمارت پر دو کارروائیاں کی گئیں۔ فوج کا یہ مرکز دمشق کے وسط میں 'شارع انقلاب' پر واقع ہے۔ بم فوج کی گاڑی پر نصب کیا گیا تھا جس کے دھماکے سے ۴ سیکورٹی گارڈ ہلاک ہوئے ...... پندرہ منٹ بعد جب وہاں فوجیوں کا جمگھٹا ہوا تو ایک اور نصب کردہ بم کا دھماکہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ۲۰ مرتدین ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ ۱۰ مئی ۲۰۱۲ء کو دمشق کے القراز نامی علاقے میں ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر پر ریموٹ کنٹرول بموں سے دو حملے کیے گئے، جس کے نتیجے میں ۵۵ فوجی ہلاک اور ۳۷۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ ۱۹ مئی ۲۰۱۲ء کو دمشق میں فوجی ہیڈ کوارٹر پر فدائی حملے میں ۲۴ فوجی ہلاک اور ۱۰۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ ۲۹ مئی کو مجاہدین نے دمشق کے مشرقی علاقے دیر الزور سے بشار کی فوج کے ۱۱۹ اہل کاروں کو گرفتار کیا اور اُنہیں قتل کر دیا۔

یہ مجاہدین کی جانب سے حالیہ مہینوں میں کی جانے والی کارروائیوں کی محض ایک جھلک ہے۔ جب کہ حقیقت میں ہر روز بشار کی فوج پر مجاہدین کے حملے میں تیزی آرہی ہے۔ یہ حملے کس قدر طاقت ور اور منظّم ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۸ جولائی کو ہونے والی عظیم الشان کارروائی میں عرب میڈیا اور شامی میڈیا بشار الاسد کے بھی شدید زخمی ہونے کا تواتر سے ذکر کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اسی کارروائی کے دوران میں شدید زخمی ہونے والا شام کی قومی سیکورٹی کا سربراہ ہشام اختیار بھی ۲ دن بعد ہلاک ہو گیا۔ یہ مبشرات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمزور پا کر دبا دیے جانے والے مسلمانوں کے لیے سکینت اور طمانیت کا باعث بن رہی ہیں۔ شنید ہے کہ مجاہدین کے استاد، مربی اور عالمی جہادی تحریک کے اہم قائد شیخ ابو مصعب سوری حفظہ اللہ (جنہیں پاکستان کے مرتد حکام نے گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کیا اور امریکہ نے اُنہیں شام کے حوالے کر دیا) بھی قید سے رہائی پا چکے ہیں......اللہ سے دعا ہے کہ یہ خبر ہر طرح سے سچّی ہو......یہ بھی مجاہدین اور اہل اسلام کے لیے عظیم خوش خبری کی حیثیت اختیار کر جائے گی۔

مغرب اور امریکہ نے حالات کو قریب سے دیکھنے کے بعد اندازہ لگا لیا ہے کہ بشار الاسد کی کشتی ڈوبنے والی ہے......اسی لیے وہ بشار کے چلے جانے کے بعد اقتدار وحکومت فری آرمی کے سپرد کرنا چاہتے ہیں جو اسلامی شریعت کی بجائے جمہوریت کو نافذ کر کے امریکہ و اسرائیل کے مقاصد کو پورا کرنے کا باعث بنے گی۔ فری آرمی کی قیادت علما اور مجاہدین کی بجائے قومیت پرستوں اور بعث پارٹی کے افراد پر مشتمل ہے، جو مغربی سوچ و فکر کے حامل ہے۔ فری آرمی شامی جہاد کے ثمرات کو لوٹنے کے لیے اپنے طرف جھوٹی کارروائیاں منسوب کرنے اور ان کی ذمہ داری قبول کرنے کے بیانات جاری کرنے کا سلسلہ اپنا بھانڈا پھوٹنے کے بعد بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔

لیکن جب مجاہدین اللہ کی مدد و نصرت سے بشار جیسے وحشی درندے کو پچھاڑ لیں گے تو گیدڑ اور لومڑ بھلا مجاہدین اسلام کا کیونکر مقابلہ کر پائیں گے......نصرت' صبر کے ساتھ رکھ دی گئی ہے اور شام کے مسلمانوں نے صبر، عزیمت، استقامت اور قربانیوں کی لازوال تاریخ رقم کی ہے......سو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد شام کے میدانوں میں اترنے کو ہے اور جس سرزمین کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ ''اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت دے'' وہاں برکتوں اور رحمتوں والا دین نافذ ہو کر رہے گا اور یہ خطہ انصارانِ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام کا گہوارہ بن جائے گا، ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

03 جولائی: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ............17 فوجی وسپلائی گاڑیاں تباہ............27 سیکورٹی اہل کار ہلاک

یمن میں القاعدہ حکومت کی کارگردگی کا جائزہ

یمنی اخبار عدن لائف کے صحافی صوغدی الشابی کے مشاہدات

انصار الشریعہ (شریعت کے مددگار لوگ یا القاعدہ برائے جزیرۃ العرب) ایک نیا محاذ کھول رہی ہے جو کہ ذرائع ابلاغ کا محاذ ہے، وہ اس میں بھی سب سے برتر ہونگے جیسا کہ وہ فوجی جنگی محاذ پر تھے۔ہمیں اچھا لگے یا نہیں سب معلومات (زمینی حقائق) اس طرف اشارہ کررہی ہیں کہ انصار الشریعہ،حکومت کی فوجی مشینوں سے برتر ہے اور آج جب انہوں نے جنگی محاذ پر قدم جما لیے ہیں تو وہ اب ایک نیا محاذ کھول رہے ہیں جو کہ میڈیا کا محاذ ہے۔وہ لوگ جو اسلامی تنظیموں کی خبریں دیکھتے ہیں،ان کا خیال یہ ہے کہ انصار الشریعہ ذرائع ابلاغ کے محاذ میں کامیاب ہوجائیں گے اور اسی لیے وہ نئی فتح حاصل کرنے کے منتظر ہیں۔جس کا قیام فوجی فتح کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہوسکتا ہے۔

لوٹ مار والے گروہوں کا فرار ہونا:

وقار کی اسلامی امارت پر ہفتہ وار عدنی اخبار الاومانہ نے علاقوں کا دورہ کر کے ایک تحقیقاتی رپورٹ مرتب کی جس میں لوگوں کے تاثرات سے انصار الشریعہ کے ساتھ ان کے تعامل کا اندازہ لگایا جاسکے۔انصار الشریعہ شہر کا کنٹرول سنبھالے ہوئے ہیں اور سماجی زندگی کی ذمہ داریوں،سلامتی اور تحفظ کا انتظام بھی انہی کے ہاتھ میں ہے۔

یہ شہر پہلے بہت ہی منتشر تھا، ہر طرف انتشار اور افراتفری پھیلی ہوئی تھی، چوری ڈکیتی عام تھی اور یہاں بدمعاشوں کا راج تھا۔بدمعاشوں کے ایسے سربراہ تھے جن کا کسی شہر یا علاقے میں کوئی ہم پلہ نہ تھا جیسے کہ جار اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد ان کو جانتی تھی۔جیسے ہی انصار الشریعہ نے اس شہر کا کنٹرول سنبھالا اور وہاں پر مضبوط قدم جمائے تو لوٹ مار اور چوری چکاری کرنے والے گروپوں نے ان کے خلاف باہمی تعاون کا مظاہرہ کیا، پھر یہ سارے تعلقات خاک میں مل گئے جب بدمعاشوں نے اپنی نفسانی خواہشات کی خاطر دوبارہ سے انتشار، چوری چکاری اور ڈکیتی کی راہ لی، جس کے نتیجہ میں ان کو انصار الشریعہ سے مخالفت اور لڑائی کا سامنا کرنا پڑا۔حالات کو مکمل قابو میں لینے کے بعد انصار الشریعہ نے ہر مجرم کا اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کا اعلان کیا۔چور اور قاتل پر قصاص کی حد اور دیگر مجرمین پر ان کے جرائم کے مطابق حدود نافذ کی گئیں، جس کے نتیجے میں مقامی لوگوں کے مطابق ان بدمعاش گروہوں کے سرغنوں کو لڑائی کے بعد پسپائی اختیار کرتے ہوئے فرار ہونا پڑا۔

وقار شہر میں زندگی کا واپس لوٹنا:

خبر رساں ادارے الاومانہ کے اخباری رپورٹر نے دورہ کے دوران مقامی لوگوں سے ملاقات کی۔ان لوگوں سے بھی جو ٹھیلوں اور دکانوں میں خرید و فروخت میں مصروف تھے۔انصار الشریعہ کی انتظامیہ کے دفاتر کا بھی اور عام مقامی مارکیٹ کا بھی دورہ کیا۔انہوں نے کچھ انصار الشریعہ کی گاڑیوں اور ان کے سامان کی تصاویر بھی لیں۔انصار الشریعہ یہاں بارش کے پانی سے بھری ہوئی گلیوں اور سڑکوں کو صاف کرتے ہیں، وہ خستہ حال پائپوں کو بھی درست کرتے ہیں اور ماحول کو کچرے کے ڈھیروں سے پاک اور صاف رکھتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے انصار الشریعہ کی جانب سے مقامی لوگوں کے لیے کیے جانے والے تعمیراتی و فلاحی منصوبوں کا جائزہ بھی لیا۔

رزاق نامی ایک نوجوان جو کہ پرچون میں پیٹرول بیچتا ہے' نے اپنے پیچھے ایک درخت پر شیخ اسامہ بن لادنؒ کی تصویر لگائی ہوئی ہے اور اپنے سامنے پیٹرول کے بیرل رکھے ہوئے تھا،اس نے الاومانہ کو بتایا کہ:

''میں سچ کہوں تو جس صورت حال میں اب ہم رہتے ہیں؛ سلامتی، استحکام،اور انصاف کے ساتھ،اس سے پہلے نہ تو ہم نے کبھی اس کا سنا ہے اور نہ ہی کبھی دیکھا ہے مگر جب انصار الشریعہ ہمارے پاس آئے تو چوروں، قاتلوں اور ان بدمعاش لوگوں سے انہوں نے جنگ لڑی اور ہمارے بہت سے الجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے میں مدد کی۔انصار الشریعہ کا میں بہت شکرگزار ہوں۔میں کبھی بھی اپنی گلی میں اپنا سامان رکھ کر چلا جاتا ہوں اور رات میں سوجاتا ہوں اور صبح واپس آتا ہوں تو سب کچھ ویسے ہی جگہ پر ہوتا ہے اور کوئی بھی ادھر سے کچھ بھی نہیں اٹھا سکتا کیونکہ اگر کوئی اس کی جرات کرے گا تو وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کے سامنے ہی محروم ہوجائے گا''۔

لفتی عبدالجابر جو کہ کپڑوں کی ایک دکان کا مالک ہے،اس نے بتایا:

''میں نے ایسا استحکام اور ایسی سلامتی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ پہلے ہم سے حکومت کے غنڈے روزانہ کی بنیاد پر تجارتی رجسٹریشن یا لائسنس کے بہانے پیسے (ناجائز طریقے سے) لوٹ لیا کرتے تھے۔میں اپنا تجارتی سامان نمائشی دروازے کے پاس بیچنے کے لیے پیسے دیا کرتا تھا،لیکن الحمدللہ آج اللہ کے فضل اور انصار الشریعہ کی موجودگی کی وجہ سے میں نے ایک ریال بھی ادا نہیں کیا اور میں اب پہلے کی طرح اپنی تجارت کے لیے بالکل بھی

03 جولائی:صوبہ فراہ..........ضلع گلستان..........امریکی فوجی آپریشن پر مجاہدین کی شدید مزاحمت..........25 فوجی گاڑیاں اور ٹینک تباہ..........138 فوجی ہلاک..........35 زخمی

پریشان نہیں ہوں۔ میں نماز کے لیے اپنی دکان کھول کر جاتا ہوں اور مجھے ضرورت نہیں ہوتی کے میں اسے بند کروں کیونکہ اگر کوئی میرے سامان کو چھونے کی ہمت کرے گا تو انصاف دلوانے والے بھی موجود ہیں''۔

عدنان الشرابی جو ایک سبزی فروش ہے، اس کا کہنا ہے کہ :

''کل ہم ان حکومت کے غنڈوں کو سڑکوں پر ایک سو ریال دیا کرتے تھے لیکن آج انصار الشریعہ کے تحت ہم ایک ریال بھی ادا نہیں کرتے۔ انہوں نے ہم سے صرف ان سڑکوں سے تھوڑا سا دور منتقل ہونے کو کہا ہے تا کہ ادھر خریداروں کے لیے تنگی نہ ہو''۔

غذائی امداد:

عبید مرزوق' جو کہ ریلیف کمیٹی کے ایک نگران ہیں' نے بتایا کہ

''امدادی کیمپ زنجبار سے لوگوں کے بے گھر ہونے کے وقت سے کھلا ہوا ہے۔ یہ لوگ امدادی سامان کو غریبوں، مسکینوں اور بے گھر افراد میں تقسیم کرتے ہیں''۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ

''وہ انصار الشریعہ کی طرف سے الہرور سے الارقوب تک (باتیس علاقہ کے علاوہ) بیس ہزار خاندانوں کی کفالت کرتے ہیں۔ الحسیسین اور الرواکے علاقے انصار الشریعہ کی ایک اور شاخ کے زیر کنٹرول ہے۔ یہ سارے علاقے تنظیم القاعدۃ انصار الشریعہ کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ ان علاقوں میں کوئی مسائل یا کمی یا خرابی کی کوئی شکایت نہیں ہے کیونکہ ہر خاندان کو چاول اور گندم کی ایک بوری اور مناسب مقدار میں چینی، دال، تیل کے دس لیٹر کی دو بوتلیں، کچھ نمک اور سیم کی ایک بوری دی جاتی ہے۔ یہ امداد ان لوگوں تک پہنچائی جاتی ہے جو اپنے گھروں سے کوسوں دور ہیں، زنجبار میں وقار کی اسلامی امارت تقریباً ۳۷۰۰ بے گھر خاندانوں کی کفالت بھی کرتی ہے''۔

بیس سال سے لٹکے ہوئے مقدمات کو حل کرنا:

وقار کی اسلامی عدالت ایک نمونہ عمل بن گئی ہے جس کے بارے میں لوگ ہر جگہ بہترین الفاظ میں تذکرے کرتے دکھائی دیتے ہیں اور ایک خاتون نے ہمارے سوال کے جواب میں کہا کہ :

''اگر آپ کا کوئی حق مارا گیا ہے تو آپ کو انصاف انصار الشریعہ ہی دلوا سکتی ہے کیونکہ انہوں نے مجھے میرا حق دلوایا جو کسی نے بھی بیس سالوں سے مجھے نہیں دلوایا تھا''۔

اب وقار کی اسلامی عدالت نے وہ مقدمات حل کیے ہیں جو کہ مختلف بااثر لوگوں کی کوششوں کے باوجود بیس سالوں سے حل نہیں ہوئے تھے لیکن آج انہی مقدمات کے لیے صرف ایک ہفتہ لگا اور وہ حل ہو چکے ہیں۔

شعبہ صحت کے امور کی بحالی:

مرکز صحت کے نائب ڈائریکٹر محمد ناصر سعید نے مجھے بتایا کہ

''الرازی ہسپتال جو بہت سے طبی شعبوں پر مشتمل تھا' کے جنگی جہازوں کی بمباری کا نشانہ بننے کے بعد انصار الشریعہ نے ایک نئے ہسپتال کی بنیادیں ڈالیں، جو فوری طبی امداد کی مکمل سہولیات فراہم کرتا تھا۔ تباہ ہونے والے ہسپتال پر بمباری کے بعد طبی عملے میں سے جو لوگ بچ گئے تھے وہ یہاں سے چلے گئے اور اب وہ واپس آئے ہیں اور ہسپتال میں ڈاکٹروں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں''۔

ان کا کہنا ہے کہ

''اب انہیں صرف یہ مسئلہ درپیش ہے کہ مریضوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ ہسپتال تنگ پڑ گیا ہے''۔

محمد ناصر نے متمول افراد اور تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ الرازی ہسپتال کے لیے طبی امدادی خدمات، ہسپتال کی بحالی اور اس کی ترقی کے لیے اور ان شہریوں کی زندگی بچانے کے لیے جو آپریشنز، سرجری جیسے اہم معاملات میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں ان کی مدد کریں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ سلامتی، امن وامان اور تحفظ فراہم ہو جانے کے بعد اب ہسپتال کو بہتر بنانے کا وقت آ چکا ہے۔ ہم اب بھی ان لوگوں کے متلاشی ہیں جو کہ ہماری بات سنیں جن میں انسانیت ہو اور ہمارے ساتھ ہسپتال کی تعمیر نو کے لیے کام کریں اور وہ ڈاکٹرز جو بمباری کی وجہ سے بے گھر ہو گئے تھے ان کی واپسی کے لیے ہماری مدد کریں۔

ردی اور سیوریج کے ڈھیر:

الاومانہ کے رپورٹر نے ایک ایسے پروجیکٹ کا دورہ کیا جس پر کام سالوں سے شروع تھا اور سابق حکومت کی طرف سے اس کے نام پر رقوم وصول کیے جانے کے باوجود یہ کام تعطل کا شکار تھا۔ یہ ردی اور سیوریج کا پروجیکٹ تھا جس کو سابق مقامی انتظامیہ نے اپنی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے نظر انداز کر رکھا تھا۔ انصار الشریعہ نے اس نااہل انتظامیہ کو نکال باہر کیا تھا اور پھر سیوریج کے نظام کو بحال کیا۔ سابقہ حکومت کے سیوریج کے نظام کی وجہ سے یہاں کے شہری بہت متاثر ہوئے کیونکہ گھروں کے باتھ روموں میں پانی واپس آ جایا کرتا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ اسفالٹ سیوریج کے اوپر سے بھی گزرتا ہے جو کہ سیمنٹ فیکٹری تک جاتا ہے۔ اس پروجیکٹ کے لیے پیسے جرمنی نے دیے تھے لیکن یہ پروجیکٹ سابق انتظامیہ کی بدمعاشی کی بنا پر ناکام رہا۔

(بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

04 جولائی: صوبہ ننگرہار............ضلع خوگیانی............مجاہدین کا پولیس اہل کاروں پر حملہ............12 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی

مالی......افریقہ میں نیا جہادی میدان

علی حمزہ

مالی میں شریعت اسلامی کے علم بردار'انصار الدین' کی کامیابیوں نے امریکہ، یورپ اور افریقی حکمرانوں کی نیند حرام کردی ہے۔ ۱۲۴۰۱۹۲ مربع کلومیٹر پر مشتمل شمال مغربی افریقہ کے اس ملک کی آبادی ایک کروڑ پینتالیس لاکھ سترہ ہزار ایک سو چھہتر افراد پر مشتمل ہے۔ ۸۰ فی صد سے زیادہ مسلمان ہیں، دو فی صد عیسائی اور ۱۸ فی صد مظاہر پرست ہیں۔ ۶/اپریل ۲۰۱۲ء کو شمالی مالی میں نیشنل موومنٹ فار لبریشن آف اوزاد یعنی NMLA نے" اوزاد" کی آزادی کا اعلان کردیا۔ یہ تنظیم سیکولر اور قوم پرست نظریات کی علم بردار ہے۔ اسلام پسندوں نے 'انصار الدین' کے نام سے تنظیم قائم کی اور مالی کو ایک اسلامی ریاست بنانے کے لیے اپنی جہادی سرگرمیوں کا اعلان کردیا۔ اس نے NMLA کے اعلان آزادی کو مسترد کردیا۔ میڈیا انصار الدین کو'اسلامک مغرب کی القاعدہ' قرار دیتا ہے۔ ۲۲ مارچ کو فوجی بغاوت کے نتیجے میں نئی حکومت قائم ہوئی۔ یکم اپریل کو انصار الدین نے مالی کے ایک بڑے شمالی شہر گاؤ پر قبضہ کرلیا۔ دو اپریل کو ایک دوسرے اہم شہر ٹمبکٹو پر بھی انصار الدین کا قبضہ ہوگیا۔ انصار الدین کے راہ نما عمر نے واضح کیا کہ" ہم بغاوت اور علیحدگی کی تحریک کے خلاف ہیں، ہماری جدوجہد صرف اسلام کی سربلندی کے لیے ہے۔ ہم کسی عرب کو مانتے ہیں نہ آرگ (ایک قبیلہ) کو، سفید کو نہ کالے کو، صرف اور صرف اللہ کو مانتے ہیں"۔

NMLA کو اپنی حیثیت کا اندازہ ہوگیا کیونکہ اوزاد کی اکثریت نے انصار الدین کی حمایت کردی اور بڑے شہر بھی اسی کے کنٹرول میں تھے۔ ۲۶ مئی کو گاؤ شہر میں معززین شہر کی موجودگی میں NMLA کی قیادت نے انصار الدین کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کردیے جس کے تحت دونوں گروپوں نے اوزاد میں شریعت کے نفاذ پر اتفاق کرلیا۔ اوزاد کو اسلامی امارت اوزاد قرار دے دیا گیا۔ اوزاد، مالی کے تقریباً ۶۰ فی صد شمالی علاقے پر مشتمل ہے۔ حکومتی معاملات چلانے کے لیے ایک عبوری کونسل بنانے پر بھی اتفاق ہوا جس کے بارہ ارکان میں سے دو تہائی انصار الدین اور ایک تہائی NMLA کے لیے طے ہوئے۔ دونوں جماعتوں نے اتفاق کیا کہ امارت اسلامی اوزاد کے لیے اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی سرگرمیوں میں کسی قسم کا حصّہ لیا جائے گا کیونکہ اقوام متحدہ اصولاً جہاد کو مسترد کرتا ہے۔ کونسل کے سربراہ انصار الدین کے امیر جب کہ NMLA کا نمائندہ ان کا نائب ہوگا۔ مالی کی عبوری حکومت نے اس معاہدے کو مسترد کردیا اور دو جماعتوں کے اتحاد کو امن کے لیے خطرہ قرار دے دیا۔ اردگرد کے ممالک بھی مضطرب ہوگئے۔ انہوں نے فوری طور پر NMLA کی قیادت سے رابطے قائم کیے اور پارٹی کے اندر ایک لابسٹ بھیج دیا۔ ڈالروں نے اثر دکھایا اور ایک ہفتہ بھی نہ گزر پایا تھا کہ NMLA نے کہہ دیا کہ یہ معاہدہ سیکولر نظریات کے خلاف ہے، ہم اس کی توثیق نہیں کرسکتے۔ نائیجیریا، فرانس اور پندرہ افریقی ممالک پر مشتمل" اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس" کے نمائندوں نے NMLA کو یقین دہانی کرائی کہ اگر وہ انصار الدین سے اتحاد ختم کردے تو وہ اوزاد کی آزادی کی حمایت کریں گے۔

نائیجیریا کے صدر نے باقاعدہ مہم شروع کردی، اس نے کہا" ہمارے پاس مصدقہ اطلاعات ہیں کہ شمالی مالی میں افغانستان اور پاکستان کے مجاہدین آکر مغربی افریقہ سے بھرتی کیے گئے مجاہدین کو تربیت دے رہے ہیں"۔ اس نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ اگر شمالی مالی میں امن مذاکرات ناکام ہوں تو طاقت استعمال کی جائے۔ افریقن یونین نے بھی یہی مطالبہ دہرایا۔ اس نے کہا کہ" مالی میں فوجی مداخلت وقت کا تقاضا ہے"۔ روس نے کہا کہ فوجی مداخلت سے پہلے پابندیاں لگائی جائیں۔

پیرس میں فرانسیسی صدر کے ساتھ ملاقات کے بعد نائیجر صدر نے کہا کہ" مالی کی صورت حال بین الاقوامی خطرہ ہے، اس کا جواب عالمی برادری کی طرف سے آنا چاہیے"۔ اس نے ایک انٹرویو میں کہا کہ" جہادی اور منشیات کے سمگلر شمالی مالی میں نمایاں طاقت ہیں"۔ پندرہ افریقی ممالک پر مشتمل" اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس، ECOWAS" مالی میں فوج بھیجنے کے لیے تیار بیٹھی ہے مگر مبصرین کا کہنا ہے کہ اس کے لیے سرمایہ درکار ہے۔ سرمایہ مل بھی جاتا ہے تو مالی کے صحرا میں مجاہدین کے ساتھ جنگ کے لیے تربیت و تجربہ کہاں سے لائیں گے؟

طاغوتی قوتیں مالی کے مجاہدین کو کچلنے کے لیے اسی طرح متحرک ہیں جس طرح وہ طالبان کے خلاف متحرک و متحد ہوئی تھیں۔ مالی کے مجاہدین بھی مقابلے کے لیے طالبان کی طرح پرعزم ہیں۔ 29 مئی کی خبروں کے مطابق گاؤ شہر میں انصار الدین کے مجاہدین کو زیرزمین ہر قسم کے ہتھیاروں کا بہت بڑا ذخیرہ ملا ہے اور ان ہتھیاروں سے وہ مالی کی سرکاری فوج کو بھی شکست دے سکتے ہیں۔ اس ذخیرے نے نہ صرف ان کے عزم کو بلند کردیا ہے بلکہ اُنہیں ایک طویل جنگ کے بھی قابل بنادیا ہے۔ انصار الدین کے قائدین کا کہنا ہے کہ مالی کی فوج تو ہمارے خلاف نہیں لڑے گی، بیرونی حملہ آور آئے تو آخری سانس تک لڑیں گے اور شریعت سے دست بردار نہیں ہوں گے"۔

☆☆☆☆☆

04 جولائی: صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......مجاہدین کے امریکی اور افغان فوجی اہل کاروں پر تابڑتوڑ حملے............2 رینجر گاڑیاں تباہ ہونے............24 امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

ٹوکیو کانفرنس اور تنگئ ایام کا شکار صلیبی افواج

سید عمیر سلیمان

ٹوکیو کانفرنس:

۸ جولائی کو ٹوکیو میں افغانستان کی صورت حال پر بحث اور امداد کے لیے ڈونرز کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ۸۰ مما لک اور بین الاقوامی تنظیموں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر افغانستان کے لیے ۲۰۱۶ء تک ۱۶/ارب ڈالر کی امداد کا اعلان کیا گیا۔ امریکہ نے ایک ارب سالانہ، جاپان نے کل تین ارب، جب کہ جرمنی نے پچاس کروڑ ڈالر سالانہ دینے کا اعلان کیا۔ ان مما لک نے امداد کو بدعنوانی کے خاتمے کے ساتھ مشروط کیا کہ اگر بدعنوانی کا تناسب یہی رہا تو امداد روکی جا سکتی ہے۔ کل امداد چار ارب ڈالر سالانہ بنتی ہے جو کہ افغان سنٹرل بنک کے اندازے سے کہیں کم ہے۔ افغان سنٹرل بنک نے اپیل کی تھی کہ ملکی حالات کو بہتر بنانے کے لیے کم از کم دس ارب ڈالر سالانہ امداد درکار ہے۔

کانفرنس کے موقع پر افغانستان، پاکستان اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کی خصوصی ملاقاتیں ہوئیں۔ تینوں وزرا نے باہمی تعاون کا یقین دلایا اور طالبان سے اپیل کی کہ وہ اسلحہ چھوڑ کر مذاکرات کی میز پر آ جائیں۔ کانفرنس کے موقع پر امریکہ نے افغانستان کو ''نان نیٹو اتحادی'' کا درجہ بھی دیا۔

بون اور شکاگو کے بعد اب ٹوکیو کانفرنس سے ابھی تک امریکہ کو جو حاصل ہوا ہے وہ اتحادیوں کی ہمدردیاں اور چند ارب ڈالر ہیں۔ افغانستان میں صلیبی افواج کی ہلاکتیں دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہیں اور امریکہ اب طالبان سے اسلحہ چھوڑ کر مذاکرات کی درخواستیں کرنے پر مجبور ہو چکا ہے۔

برطانوی فوجی ایک بار پھر افغان اہلکار کا نشانہ:

۲ جولائی کو صوبہ ہلمند میں نہر سراج کے قریب واقع نیٹو فوجی اڈے میں ایک افغان پولیس اہل کار نے فائرنگ کر کے ۳ برطانوی فوجیوں کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔ برطانوی فوجی ایک چیک پوائنٹ پر ہونے والی میٹنگ سے واپسی کے لیے نکل رہے تھے جب سول آرڈر پولیس کے ایک افسر ضیاء الرحمٰن نے ان پر فائر کھول دیا۔ ۲ برطانوی فوجی موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جب کہ ۲ زخمی ہوئے جن میں سے ایک ہسپتال میں دم توڑ گیا۔

رواں سال میں صلیبی فوجیوں پر افغان اہل کاروں کی طرف سے ہونے والا یہ انیسواں حملہ ہے جن میں درجنوں صلیبی ہلاک ہوئے۔ اس سال ۷ برطانوی فوجی افغان اہل کاروں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔ اس نوعیت کے حملے صلیبی فوجیوں کے حوصلے پست کرنے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں، اور صلیبی فوجی اپنے آپ کو اپنی بیرکوں میں بھی غیر محفوظ تصور کرنے لگے ہیں۔ دوسرا اس طرح کے واقعات سے صلیبی اور افغان فوج کے درمیان دوریاں بھی پیدا ہوتی ہیں جو کہ مجاہدین کے فائدے میں ہے۔

ایک برطانوی سارجنٹ مارک واٹسن جو ہلمند میں دو سال رہ چکا ہے' نے کہا:

''افغان فوجی نا قابلِ بھروسہ ہیں۔ ہم انہیں ٹریننگ، اسلحہ اور مدد دیتے ہیں، اس کے باوجود ہمارے لیے ان کی کوئی وفاداری نہیں۔ انہیں جب موقع ملتا ہے ہمیں مار دیتے ہیں یا بیچ دیتے ہیں''۔

ڈیوڈ کیمرون کا دورہ افغانستان:

۱۸ جولائی کو برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے افغانستان کا غیر اعلانیہ دورہ کیا۔ کیمرون نے صوبہ ہلمند میں لشکرگاہ اور نادعلی میں فوجی کیمپوں کا دورہ کیا اور وہاں موجود برطانوی فوجیوں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر برطانوی وزیر اعظم نے اس سال دسمبر تک مزید ۵۰۰ فوجی واپس بلانے کا اعلان بھی کیا، جس کے بعد افغانستان میں برطانوی فوج کی تعداد ۹۰۰۰ رہ جائے گی۔

فوج کی جلد واپسی کے حوالے سے برطانوی وزیر اعظم پر اس وقت عوام اور پارلیمنٹ کی طرف سے شدید دباؤ ہے اور برطانوی میڈیا کے مطابق اس بات کے قوی امکانات ہیں کے برطانوی فوج کو سال ۲۰۱۳ء میں ہی واپس بلا لیا جائے گا۔ ہلمند کا صوبہ برطانوی فوج کے لیے قبرستان کی حیثیت رکھتا ہے اور برطانوی فوج کی سب سے زیادہ ہلاکتیں اسی صوبہ میں ہوئیں۔ اس سال کے آخر تک امریکہ بھی ہلمند سے اپنے ۹۰۰۰ فوجی نکال لے گا جس کے بعد برطانوی فوجیوں کے لیے ہلمند میں مزید مسائل پیدا ہو جائیں گے۔

ملک کی سیکورٹی کا کنٹرول افغان فوج کے حوالے کرنے کا تیسرا مرحلہ:

ملک کے مختلف صوبوں کا کنٹرول افغان فوج کے حوالے کرنے کا تیسرا مرحلہ شروع ہو گیا ہے اور صلیبی افواج بتدریج مختلف صوبے خالی کر رہی ہیں۔

۴ جولائی کو فرانسیسی فوج نے صوبہ کاپیسا کا کنٹرول افغان فوج کے حوالے کر دیا اور ۲۰۱۲ء کے آخر تک افغانستان سے نکل جانے کا اعلان کیا۔

05 جولائی: صوبہ زابل...... ضلع ارغنداب...... میں سڑک کنارے نصب بموں کی نشاندہی کرنے والے کمانڈر کی گاڑی بارودی سرنگ دھماکے میں تباہ...... کمانڈر سمیت 13 جنگ جو ہلاک

۱۱ جولائی کو جرمن فوج نے خان آباد ضلع کو چھوڑ کر باقی صوبہ قندوز کی سیکورٹی ذمہ داریاں افغان فوج کے حوالے کر دیں۔قندوز میں کل ۴۷۰۰ جرمن فوجی تعینات ہیں۔ جرمن حکام کے مطابق بعض سیکورٹی مسائل کی وجہ سے ضلع خان آباد کو خالی نہیں کیا گیا۔

۱۸ جولائی کو صوبہ ارزگان کا کنٹرول بھی آسٹریلوی فوج نے افغان فوج کے حوالے کر دیا۔

۱۸ جولائی کو صوبہ قندھار کے بیشتر علاقوں کا کنٹرول نیٹو افواج نے افغان فوج کے حوالے کر دیا۔افغان فوج کے حوالے کیے جانے والے علاقوں میں قندھار شہر،ضلع ڈنڈ،ضلع دامان اور ضلع ارغنداب شامل ہیں۔

امریکی فوجی پاگل ہونے لگے:

امریکی ادارے انسٹی ٹیوٹ آف میڈیسن نے امریکی حکومت سے اپیل کی ہے کہ افغانستان اور عراق سے واپس آنے والے ہر امریکی فوجی کا PTSD کی تشخیص کے لیے چیک اپ کیا جائے۔Post Traumetic Stress Disorder یا PTSD ایک دماغی عارضہ ہے جس میں مریض ہر وقت خوف اور غصہ کا شکار رہتا ہے۔ اس کے علاوہ نیند کا نہ آنا یا جب آنا تو ڈراؤنے خواب آنا،زندگی میں دلچسپی ختم ہو جانا اور خودکشی کا رجحان پایا جاتا ہے۔جنگ سے واپس آنے والے امریکی فوجیوں میں خودکشی کی بڑی وجہ یہی بیماری ہے۔

انسٹی ٹیوٹ آف میڈیسن کے مطابق فغانستان اور عراق میں تعینات ہونے والے فوجیوں میں سے ۱۳ سے ۲۰ فیصد تک فوجی اس بیماری کا شکار ہیں۔اور جو اس بیماری کا شکار ہیں وہ اس کو چھپاتے ہیں کیونکہ بیماری کی تشخیص ہونے پر ان کو نوکری چلے جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ عراق اور افغان جنگ سے واپس آنے والے امریکی فوجیوں میں خودکشی کا بہت زیادہ رجحان پایا جاتا ہے اور جو خودکشی نہیں کرتے ان میں سے بھی بڑی تعداد نفسیاتی مریض بن چکی ہے۔

افغان فوجی طالبان میں شامل:

۴ جولائی کو ضلع مرغاب کی مزید ۳ چیک پوسٹوں سے ۱۶ پولیس اہل کاروں نے اپنے کمانڈر مرزا کے ساتھ طالبان میں شمولیت کا اعلان کیا۔

۱۰ جولائی کو صوبہ پکتیا کے ضلع پٹن میں ڈسٹرکٹ کونسل کے ۱۰ ممبروں نے مجاہدین میں شمولیت اور ہر طرح کا تعاون کرنے کا اعلان کیا۔

۱۱ جولائی کو صوبہ فراح کے ضلع پشت رود میں ۱۲ پولیس اہل کار مجاہدین سے آ ملے۔۱۸ جولائی کو صوبہ ہرات میں ۴ چیک پوسٹوں کے کمانڈر رسید ولی نے اپنے ۱۲۰ ماتحتوں کے ساتھ مجاہدین میں شمولیت اختیار کی اور اپنے ساتھ ۱۰۰ کلاشنکوف، ۱۲ PKM گنیں، ۵ RPG لانچر، ۱۰۰ موٹر سائیکل، ایک سرف گاڑی اور بڑی مقدار میں چھوٹا اسلحہ لے کر آئے۔

غازی عبدالصبور کی پھانسی اور امارت اسلامیہ کا اعلامیہ:

۲۰ جنوری ۲۰۱۲ء کو کاپیسا میں تعینات فرانسیسی فوجیوں پر فائرنگ کر کے متعدد کو ہلاک کرنے والے غازی عبدالصبور کو افغان عدالت کی جانب سے پھانسی کی سزا سنانے پر امارت اسلامیہ کے اعلامیے میں کہا گیا:

> ''امارت اسلامیہ غازی عبدالصبور کی دلیری پر داد دیتی ہے اور ڈالر خوروں کو انتباہ کرتی ہے کہ غازی عبدالصبور کے بارے میں کسی قسم کے فیصلے سے پہلے یہ سوچ رکھیں کہ اس کا بہت بڑا ردعمل ہوگا اور فیصلے میں شریک ججوں، اٹارنی جنرلوں اور معاونت کرنے والے وکلا کو تاک تاک کر نشانہ بنایا جائے گا اور غازی سے گستاخی کا مزہ چکھایا جائے گا''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: یمن میں القاعدہ حکومت کی کارگردگی کا جائزہ

پانی اور بجلی کی خدمت فراھمی:

پانی کی فراہمی کے منصوبوں کے حوالے سے یہ بتانا ہی کافی ہے کہ اس شہر میں پانی کا نظام انصار الشریعہ نے بحال کیا۔ان سے پہلے اس منصوبے کو سابق حکومت نے نظر انداز کر رکھا تھا۔سارا پانی مقامی سرمایہ کار جاگیردار چرالیا کرتے تھے جس کی وجہ سے مقامی لوگ پینے کے پانی سے بھی محروم تھے۔انصار الشریعہ کا کام انتشار کا خاتمہ کرنا اور پھر نظام کو بحال کرنا تھا،اسی لیے وہ پمپنگ کا سامان لے کر آئے اور کنوؤں کی پھر سے تعمیر نو کی اور ہر محلے میں پانی کے منصوبے کی بحالی تک بیرلز رکھے۔

اس کے ساتھ انصار الشریعہ نے مختلف علاقوں تک بجلی کی فراہمی کا بندوبست کیا، اور ان جگہوں تک بجلی پہنچائی جہاں اس سے پہلے بجلی موجود نہیں تھی۔ان علاقوں میں ساکن، عیس،سیہن،الجبالیین اور حاجرون جیسے محلے شامل ہیں۔یہاں کے لوگ انصار الشریعہ کے اس اقدام سے بہت خوش اور مطمئن تھے کیونکہ وہ منصوبے جو سابقہ انتظامیہ دسیوں سال لگا کر بھی نہیں کر سکی تھی،انصار الشریعہ نے چند ماہ میں ان منصوبوں کی تکمیل کر دی تھی۔

انصار الشریعہ نے یہ تمام خدمات اور تعمیراتی وفلاحی کام مقامی رہائشوں سے ایک روپیہ لیے بغیر کیے ہیں۔

☆☆☆☆☆

05 جولائی:صوبہ پکتیکا............ضلع گومل............مجاہدین نے راکٹ لانچر کا نشانہ بنا کر امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا............ہیلی کاپٹر میں سوار 22 فوجی ہلاک

افغانستان میں امریکی سازش......مقامی لشکر

عثمان یوسف

امریکہ اور اُس کی اتحادی عالم کفر کی افواج اپنی قوت بازو پر تو کسی بھی میدان میں مجاہدین کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں......اللہ کے بندوں کے مقابل اُنہیں ہر محاذ پر ذلت ،شکست اور ہزیمت ہی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ایسے میں اُنھوں نے ہر جگہ اپنی ناکامی کو کامیابی میں بدلنے کے لیے مکر،فریب،سازشوں اور غداروں کا سہارا لیا۔افغانستان میں صلیبی افواج کی بے چارگی اور دن بدن بڑھتی کسمپرسی کے حالات اب کسی سے مخفی نہیں ہیں۔گیارہ سال سے زائد مدت تک افغان مسلمانوں کا بے دریغ خون بہانے کے باوجود اُنہیں کامیابی کی کوئی امید نظر نہیں آرہی۔۲۰۱۴ء میں نیٹو افواج نے افغانستان سے نکلنے کا اعلان کر رکھا ہے......ان حالات میں 'کفار' افغانستان میں بھی غداروں اور ملت فروشوں کا وہی گروہ کھڑا کر رہے ہیں جسے وہ اِس سے پہلے عراق اور پاکستان میں آزما چکے ہیں۔'مقامی لشکر'، 'امن لشکر'، 'قومی لشکر' یا 'قبائلی لشکر' کے عنوانات سے نجی ملیشیا، جن کو اربا کی کہتے ہیں، کو مسلح کیا جا رہا ہے۔ڈالروں کی برسات اور ہر قسم کے وسائل کی فراہمی کے عوض منافقین گروہ در گروہ نفاق سے آگے بڑھ کر ارتداد کی راہ پر چلتے ہوئے کفار کا ساتھ دینے اور مجاہدین کے خلاف کھڑے ہونے پر تیار ہیں، یہ عمل افغانستان کے ہر صوبے میں جاری ہے۔یاد رہے کہ یہ لشکر افغان فوج اور پولیس کے علاوہ تیسری ایسی قوت ہیں جنہیں امریکہ مجاہدین کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

مجاہدین امریکہ کی اس چال اور مکر سے بے خبر نہیں ہیں......اُنھوں نے مقامی لشکروں کے ہوس پرستوں سے بھی ویسا ہی سلوک کرنے کا فیصلہ کیا جو وہ گیارہ سال سے صلیبی اتحادی فوج، افغان فوج اور افغان پولیس سے روا رکھے ہوئے ہیں۔افغانستان کے طول وعرض میں اگر ایک جانب امریکہ کی سرپرستی میں یہ لشکر متشکل کیے جا رہے ہیں تو دوسری جانب مجاہدین بھی ہر صوبہ، شہر اور قصبے میں ان لشکروں کے تعاقب میں اور اِنہیں امریکہ کا پٹا ہوا مہرہ بنا دینے کے غرض سے اُن پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔آپ امارت اسلامیہ افغانستان کی روزانہ کی بنیاد پر کی گئی کارروائیوں کی فہرست پر ایک نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ دو تین عملیات روزانہ کسی نہ کسی صوبے میں ان لشکروں پر کی جاتی ہیں...... جن میں لشکروں کے کمانڈر اور جنگ جو ہلاک ہوتے ہیں......اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے کہ پچھلے چند ماہ میں ان لشکروں کے بے شمار جنگ جوؤں اور کمانڈروں نے مجاہدین طالبان کے سامنے سرنڈر کیا ہے۔امن لشکروں کے کمانڈروں اور جنگ جوؤں کی ایک بڑی تعداد کا امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین کے سامنے تسلیم ہونا اور اپنے تمام تر ہتھیاروں اور دیگر وسائل سمیت مجاہدین کے ساتھ آملنا اس بات کی غماضی بھی کرتا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی سازشوں کے جتنے مرضی شیطانی جال بُن لیں......اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اُس کی مدد مجاہدین کے ساتھ ہے......یہی وجہ ہے کہ امریکہ کے کھڑے کیے گئے جنگ جو کمانڈر طالبان کی قوت کے آگے بے بسی ظاہر کرتے ہوئے مجاہدین سے آکر مل رہے ہیں۔

ذیل کی سطور میں ہم ان قومی لشکروں پر ۴ تا ۱۸ جولائی ہونے والی مجاہدین کی کارروائیوں میں سے چیدہ چیدہ کارروائیاں ضبط تحریر میں لا رہے ہیں ...... یہ کارروائیاں صرف ایک جھلک کے طور پر پیش کی جا رہی ہیں......تمام کارروائیوں کا احاطہ کرنے اور اُنہیں قلم بند کرنے کے لیے کئی صفحات درکار ہیں......

۴ جولائی کو قندوز کے ضلع خان آباد میں جنگ جو کمانڈر آغا میر اپنے دس ساتھیوں سمیت مجاہدین کے سامنے تسلیم ہو گیا۔

۵ جولائی کو بادغیس میں ضلع مرغاب میں مختلف چوکیوں پر تعینات ۸۶ جنگ جوؤں نے کمانڈر سراج اور کمانڈر عبدالخالق کی سربراہی میں مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے

۷ جولائی کو صوبہ ہرات کے ضلع اوبے میں جنگ جو کمانڈر آدم خان سمیت ۶ جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

۷ جولائی کو پکتیکا کے ضلع سرحوضہ میں قائم چیک پوسٹ سے ۷ جنگ جو فرار ہو گئے اور چیک پوسٹ خالی کر دی۔

۹ جولائی کو قندھار کے ضلع میوند میں مجاہدین کے جنگ جوؤں پر حملوں میں ۸ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۱۰ جولائی کو صوبہ غور کے ضلع تیورہ میں ۷ جنگ جوؤں نے اپنے کمانڈر سمیت مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

۱۰ جولائی کو صوبہ نیمروز کے خانسور، خاشرود اور دلارام اضلاع میں مجاہدین کے حملوں میں ۱۱ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۱۱ جولائی کو میدان وردگ کے صدر مقام میدان شہر میں جنگ جوؤں کی فوجی گاڑی بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہو گئی جس کے نتیجے میں ۵ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۱۴ جولائی کو قندوز کے ضلع دشت آرچی میں ۳ مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

(بقیہ صفحہ ۶۰ پر)

06 جولائی: صوبہ نورستان............ضلع نورگرام............مجاہدین اور امریکی فوج درمیان گھمسان کی لڑائی............13 امریکی فوجی ہلاک

افغانستان میں مجاہدین کے نیٹو سپلائی پر حملے

سید معاویہ حسین بخاری

افغانستان میں صلیبی سپلائی لائن یہود و نصاریٰ کے جسم میں تازہ خون کی فراہمی کے مترادف ہے۔ پاکستان پر قابض امریکی چاکر گذشتہ دس سال سے یہ خدمت بجالا رہے ہیں۔ سلالہ پوسٹ پر بم باری کے بعد ایک 'ڈرامہ' رچایا گیا لیکن سات ماہ دس دن بعد سپلائی لائن بحالی کر دی گئی۔ یاد رہے کہ اس دوران میں بھی فضائی سپلائی جاری رہی۔ اس بندش کے دوران میں امریکہ اور نیٹو نے ازبکستان سے زمینی سپلائی کا آغاز کیا جس کو مجاہدین نے مستقل نشانہ بنایا۔ یہ نظام پاکستان کے لیے بھی انتباہ ہے کہ ان کی 'حفاظت' اور 'دلالی' میں آنے والی سپلائی بھی مجاہدین کے ہاتھوں خاکستر ہوگی۔ ذیل میں اُن عملیات میں سے چند ایک کا اختصار سے ذکر کیا جا رہا ہے' جن میں طالبان نے افغانستان بھر میں نیٹو سپلائی پر حملے کر کے رسد کے قافلوں کو مکمل طور پر تباہ کر کے رکھ دیا۔ خیال رہے کہ یہ کارروائیاں وسط جون سے وسط جولائی تک کے عرصے کی ہیں۔

17 جون: مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع گلستان میں قندھار ہرات قومی شاہراہ پر مختلف مقامات پر گھات لگا کر نیٹو سپلائی پر حملے کیے' جس کے نتیجے میں 5 فیول بھرے ٹینکر اور 4 سکیورٹی فورسز کی گاڑیاں بھاری ہتھیاروں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں جب کہ 15 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور 10 زخمی ہوئے۔

18 جون: صوبہ فراہ ضلع فراہ رود میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کا نوائے پر حملہ کیا، یہ حملہ قندھار ہرات قومی شاہراہ پر کلہ مینخ کے مقام پر گھات کی صورت میں کیا گیا۔ 8 فیول بھرے ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگئے جب کہ 6 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

20 جون: صوبہ وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ 10 فیول بھرے ٹینکر جل کر راکھ ہوگئے جب کہ 15 سکیورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک ہوئے

25 جون: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے متعدد مقامات پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے کیے۔ مجموعی طور 27 سپلائی اور سکیورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 41 سکیورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک اور زخمی ہوئے۔

28 جون: صوبہ وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ 8 سپلائی ٹرک اور 6 سکیورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ ہوگئیں اس کے علاوہ 13 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور 14 زخمی ہوئے۔

30 جون: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ 6 سکیورٹی اہل کار اور 2 ڈرائیور ہلاک جب کہ 5 سکیورٹی اہل کار زخمی ہوئے اس کے علاوہ متعدد گاڑیوں کو بھی مجاہدین نے نذر آتش کر دیا

03 جولائی: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ 17 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 27 سکیورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

07 جولائی: صوبہ زابل ضلع شینکئی میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا۔ سرف گاڑی اور ایک فیول بھرا ٹینکر تباہ ہوگیا جب کہ 8 سکیورٹی اہل کار اور دو ڈرائیور ہلاک ہوئے۔

12 جولائی: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، 11 فیول بھرے ٹینکر اور گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 5 سکیورٹی اہل کار اور تین ڈرائیور ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

12 جولائی: نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد کے مشین قلعہ کے علاقے میں حملہ کیا۔ 4 فیول ٹینکر اور 10 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 12 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور 15 زخمی ہوئے۔

13 جولائی: صوبہ فراہ ضلع بکوا میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ 13 سپلائی اور 2 لوڈر گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 5 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

13 جولائی: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد کے ملی خیل کے علاقے میں نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا، 7 فیول بھرے ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے۔

15 جولائی: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، 23 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 26 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

18 جولائی: سمنگان کے صدر مقام ایبک شہر کے قریب باتک کے مقام پر مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا، جس میں 18 آئل بھرے ٹینکر اور 4 سپلائی گاڑیاں مکمل طور پر خاکستر ہوگئیں۔

اب پاکستان نے بھی نیٹو سپلائی بحال کر دی ہے تو اُسے طالبان کی اس بارے تنبیہ کو بھی یاد رکھنا ہوگا...... ۱۵/اپریل ۲۰۱۲ء کو پاکستانی اخبار 'دی نیوز' سے ٹیلی فون کے ذریعے گفتگو کرتے ہوئے افغانستان میں موجود ایک سینئر طالبان کمانڈر نے متنبہ کیا تھا کہ ''اگر پاکستان نے اپنی سرزمین کے ذریعے نیٹو سپلائی بحال کی تو اس کے سنگین نتائج ہوں گے اور طالبان نہیں چاہتے ہیں امریکی اور اتحادی فوجی کسی بھی طرح مضبوط ہوں''۔

☆☆☆☆☆

06 جولائی: صوبہ پکتیکا .... ضلع گیان .... مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا .... ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

شریعت کی رہنمائی زندگی کے ہر شعبے کے لیے کافی ہے

امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ

امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ نے امارت اسلامیہ کے دور میں لبنان کے عربی روزنامہ النہار کو انٹرویو دیا...... جو کہ تحریک طالبان کی تاریخ، جدوجہد، مقاصد اور شرعی حکومت کے خدوخال واضح کرتا ہے۔ یہ انٹرویو اُن حالات میں دیا گیا جب 'امارت اسلامیہ افغانستان' دنیائے کفر کی آنکھوں میں کانٹے کی مانند کھٹک رہی تھی اور چہار جانب سے امارت اسلامیہ پر معاشی، سیاسی، سفارتی سطح پر بھی شدید دباؤ تھا اور امارت اسلامیہ کے خلاف کفر کی سازشیں اپنے عروج پر تھیں۔

النہار: کیا آپ طالبان اسلامی تحریک کی تفصیل بتانا پسند فرمائیں گے؟ یہ کیسے اور کس نے شروع کی، کن مراحل سے گزری اور اس کے فیصلے کیسے نافذ کیے گئے؟ کیا آپ طالبان کی شوریٰ اس کے اراکین اور ان کی ذمہ داریوں کے متعلّق بھی کچھ بتائیں گے، مزید یہ کہ امیر المومنین کا کیا رتبہ ہے اور ان کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا کیا ہیں؟

امیر المومنین: طالبان اسلامی تحریک چار پانچ سال قبل گزشتہ جہاد کے نام نہاد مجاہدین کے دورِ حکومت کے بعد وجود میں آئی اور اس میں صالح اور دین دار مجاہدین اور دینی طالب علم (طالبان) شامل ہیں۔ اس کی بنیاد علما کا فتویٰ تھا، یہ تحریک ۱۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ کو صوبہ قندھار کے ضلع میوند سے شروع ہوئی۔ یہ میری سربراہی میں اللہ کی مدد اور عامۃ المسلمین کی مکمل حمایت سے شروع کی گئی۔ اس دوران میں ہماری اکثر مصالحتی ملاقاتیں مفسد اور خرابیٔ حالات کے ذمہ دار گروہوں سے ہوئیں۔ حالات کی اصلاح کی طرف مائل ہونے سے انکار کرنے پر، ہم نے بزورِ قوت انہیں غیر مسلح کیا۔ تحریک کی تمام کارروائیوں کا فیصلہ عالی شوریٰ کرتی تھی۔ اس عالی شوریٰ میں حتمی فیصلہ امیر کا ہوتا تھا، شوریٰ کے اراکین کی کوئی مخصوص تعداد نہیں تھی۔ اکثر اراکین کے پاس مختلف اضافی فوجی اور انتظامی ذمہ داریاں بھی تھیں۔ کچھ عرصے بعد تقریباً پانچ سو علما نے متفقہ طور پر میرے ہاتھ پر شرعی بیعت کر کے مجھے امیر المومنین قرار دیا۔ اس طرح طالبان تحریک 'امارت شرعیہ' میں تبدیل ہوگئی۔ اس کے بعد تمام جماعتوں کو ختم کر دیا گیا اور سب نے امیر المومنین کے ہاتھ پر شرعی اصولوں کے تحت بیعت کی۔

النہار: طالبان کے مذہبی عقائد کی روح کیا ہے؟ اس کی وضاحت کر دیں کہ کیا یہ حنفی عقائد تک محدود ہیں یا ان میں چاروں ائمہ کرام اور اُن کی فقہ کی گنجائش ہے؟ طالبان کے قوانین حنفی فقہ پر مبنی ہیں یا دوسروں کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے؟

امیر المومنین: طالبان میں اکثریت اہل سنت والجماعت کی ہے۔ یہاں فقہ حنفی پر عمل ہوتا ہے اور ایسا ہمیشہ سے ہے، تمام قوانین فقہ حنفی کے تحت بنائے گئے ہیں اور یہ تمام معاشرے کی متحد سوچ ہمارے لیے ایک نعمت ہے۔ آئندہ بھی ان شاء اللہ اسی پر عمل ہوگا۔

النہار: کیا طالبان تحریک صرف ان کتابوں سے استفادہ کرتی ہے جو امام ابوحنیفہؒ یا ان کے شاگردوں نے تصنیف کی ہیں یا اپنے قوانین مرتب کرنے کے لیے دوسرے علما اور ان کی کتابوں سے بھی رہنمائی حاصل کرتی ہے؟

امیر المومنین: مختلف علما اور فقہا کی تصانیف سے مدد لی جاتی ہے بشمول جزیرۃ العرب اور ہندوستان کے علما کے۔

النہار: ابتدا ہی سے طالبان اسلامی تحریک اسلامی دنیا کے لیے سربستہ راز کی حیثیت رکھتی ہے۔ طالبان کے متعلّق لوگوں کی معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ آپ کے خیال میں کیا اب وقت نہیں آ گیا کہ اسلامی امارت دوسرے مسلمان ممالک میں اپنے وفود بھیجے تاکہ وہ وہاں کے لوگوں پر طالبان کی شناخت، موقف، اغراض و مقاصد کی وضاحت کر سکیں۔

امیر المومنین: طالبان کا کردار افغانستان کے عوام کے لیے کبھی معمہ نہیں رہا۔ جہاں تک اس بات کا تعلّق ہے کہ طالبان کے متعلّق اسلامی دنیا کے لوگوں کی معلومات بہت محدود ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نمائندے شاذ و نادر ہی افغانستان کا دورہ کرتے ہیں، مغربی ممالک کے نمائندگان اور صحافی حضرات جو یہاں آتے ہیں وہ اکثر ہماری ہدایات اور قوانین سے برسرِ پیکار رہتے ہیں۔ ان کے بیانات بدنیتی پر مبنی ہوتے ہیں۔ امارت اسلامی نے مختلف مسلم ممالک میں اپنے وفود بھیجے اور ہم بہت جلد دیگر مسلم ممالک میں بھی وفود بھیجیں گے۔

النہار: اس وقت طالبان افغانستان کے بیش تر حصّے پر حکومت کر رہے ہیں مگر اس وقت پہلے سے زیادہ ان کی مرکزیت کمزور ہے۔ اگر آپ کو ایک مضبوط مرکزی حکومت بنانے کا موقع مل جائے تو خطے کے دوسرے ممالک اور مغربی دنیا آپ کو ایسا کرنے میں کامیاب ہونے دے گی؟

امیر المومنین: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسلامی امارت کی مرکزی حکومت پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ مرکز کی مضبوطی کا انحصار زیادہ تر اندرونی حالات پر ہوتا ہے۔ باہر کی دنیا کی مخالفت بے سود ہے۔ ایک دن وہ یہ حقیقت جان لیں گے اور مخالفت ترک کر دیں

07 جولائی: صوبہ فراہ............صدر مقام فراہ شہر............مجاہدین کا گورنر ہاؤس پر حملہ............16 فوجی، پولیس اہل کار اور گورنر کے محافظ ہلاک اور زخمی

گے،خصوصاً ہمارے پڑوسی ملک جو اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

النہار: ہر حکومت کے کچھ کارہائے نمایاں ہوتے ہیں۔اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور علاقائی سطح پر آپ کی کون سی کامیابیاں ہیں؟ شرعی حوالے سے خواتین کا معاشرے میں مقام اور اُن کے لیے ملازمت کے مواقع کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ نیز زراعت میں جدید ترقیات وغیرہ کے متعلّق آپ کی کیا رائے ہے؟

امیر المومنین: اصل میں تو نفاذ شریعت ہی زندگی کے ہر شعبے میں کافی ہے۔شریعت میں ناقابل یقین حد تک صحیح معاشرتی اصول موجود ہیں جو ہر عمل کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں یعنی عقلی اور نقلی......فقہی اصولوں کا ترقی سے کوئی تصادم نہیں، ہماری حکومت کو اس سلسلے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ہم نے کئی اقتصادی منصوبے شروع کیے ہیں۔ افغانستان کے معاشرے میں خواتین کے کردار کا تعیّن مذہبی شرم وحیا اور افغانستان کی روایتوں کے مطابق ہے......اسلامی نظام حیات فطری طور پر انسانوں کے معاشرتی نظام کو کامیاب بنانے میں مدد دیتا ہے......

النہار: طالبان کے سرکردہ راہ نما کتنے ہیں؟ کیا ان سب نے فوجی خدمات انجام دی ہیں؟ ان کی کیا عمریں ہیں؟

امیر المومنین: طالبان تحریک میں سن بلوغ سے لے کر ضعیف العمر (جب تک انسان کام کرنے کے قابل ہو) افراد شامل ہیں اور مختلف ذمہ داریوں پر فائز ہیں۔ہمارے نزدیک عمر میں چھوٹا یا بڑا ہونا اہمیّت کا حامل نہیں بلکہ ہمارا معیار اخلاص، دیانت داری اور مہارت ہے۔فوج میں بھرتی کے لیے ہمارے اپنے اصول اور قوانین ہیں ایک حد تک تعلیم یافتہ ہونا بھی لازمی ہے۔تاہم معاشرے کی بھلائی کے لیے کچھ فیصلے مستقبل میں کیے جائیں گے جیسا کہ ہمیشہ کا معمول ہے۔

النہار: سعودی عرب سے آپ کے تعلقات اچانک کشیدہ ہو گئے اس کی کیا وجہ ہے؟ اسامہ بن لادن کی افغانستان میں موجودگی یا یہ کہ سعودی عرب' ایران سے تعلقات بڑھا کر انہیں خوش کرنا چاہتا ہے۔

امیر المومنین: اس حوالے سے جو کچھ اقدام کیے سعودی عرب نے ہی کیے ہیں۔اس لیے ان کی وجہ اور تفصیل انہی سے بہتر معلوم ہوگی۔ہمیں سوائے اسامہ بن لادن کے اور کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی۔اسامہ بن لادن تو اسلامی امارت کے قیام سے پہلے ہی افغانستان میں بحیثیت مہمان کے رہ رہے تھے۔

النہار: آپ کے خیال میں آپ کے سعودی عرب سے اسامہ کی وجہ سے اختلافات کا حل کیا ہے؟ کیا آپ انہیں کسی دوسرے ملک کے حوالے کر دیں گے؟ اگر کریں گے تو کس ملک کے حوالے؟ کیا آپ کے خیال میں اسامہ سعودی عرب کے لیے ایک خاص اہمیّت رکھتے ہیں؟

امیر المومنین: اسامہ کو کسی دوسرے ملک کے حوالے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔رہی یہ بات کہ وہ سعودی عرب کے لیے خاص اہمیّت رکھتے ہیں یا نہیں، یہ آپ ان سے رابطہ کر کے پوچھ لیں۔اسامہ کے مسئلہ کے حل کے لیے ہم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سعودی عرب کے علما ہمارے علما کے ساتھ بیٹھ کر قرآن وحدیث کے مطابق حل نکالیں۔سعودی عرب سے کہا ہے کہ وہ اپنے علما کا وفد تشکیل دے۔

النہار: فی الوقت کیا کوئی اقتصادی اقدامات زیر غور ہیں؟ کیا ان کے لیے آپ نے ماہرین کی مدد حاصل کی اور انہیں کام پر لگایا؟

امیر المومنین: کئی اقتصادی منصوبے زیر غور ہیں جن پر مکمل امن کے قائم ہوتے ہی فوراً عمل کیا جائے گا۔ان پر افغان ماہرین کام کریں گے۔

النہار: افغانستان میں مکمل امن قائم ہو جانے کے بعد کیا آپ کراچی کی بندرگاہ کو اپنی مرکزی بندرگاہ کے طور پر استعمال کریں گے یا کسی اور بندرگاہ کو؟

امیر المومنین: ہمارا پاکستان کے ساتھ ٹرانزٹ معاہدہ تھا مگر اس سلسلے میں پاکستان نے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا۔ہم تمام ممکنہ راستوں کو تجارت کی ترقی کے لیے کھلا رکھنا چاہتے ہیں۔

النہار: کیا آپ روس کے ساتھ تعلقات پر روشنی ڈالنا پسند کریں گے؟ آپ نے وہ کون سے اقدامات کیے ہیں جن سے آپ کے تعلقات بحال ہو جائیں؟

امیر المومنین: روس نے ابھی تک افغانستان کے ساتھ دشمنی کا رویہ اپنایا ہوا ہے۔وہی رویہ جو اس کا ماضی میں تھا اور جس کی بنا پر اُس نے افغانستان کو تباہ کیا اور عظیم ناقابل فراموش ذہنی، جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔اللہ کی نصرت سے افغان جہاد کے نتیجے میں نا صرف روس کو شرم ناک شکست ہوئی بلکہ اس کو عظیم نقصان بھی برداشت کرنا پڑا، فی الحال روس اپنی ہی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔

النہار: میرا آخری سوال یہ ہے کہ مستقبل میں افغانستان میں پختون اور دوسرے قبیلوں کے آپس میں کیا تعلقات ہوں گے؟ مزید یہ کہ حنفی جماعت اور دوسری اسلامی جماعتوں کے متعلّق آپ کا کیا اندازہ ہے؟

امیر المومنین: افغانستان کی پوری تاریخ میں مختلف نسلوں کے لوگ مل جل کر رہتے آئے ہیں اور اب انہیں جدائی پسند نہیں۔کچھ متحارب گروہ اپنے فائدے کے لیے اس کو ہوا دے رہے تھے ان کی ناپاک کوششوں کا عوام نے کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔ہمارے ہاں کسی قسم کی فرقہ واریت بھی نہیں۔

☆☆☆☆☆

07 جولائی: صوبہ زابل......ضلع شینکئی......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں حملہ..........ایک سرف گاڑی اور ایک فیول بھرا ٹینکر تباہ......8 سیکورٹی اہل کار اور دو ڈرائیور ہلاک

شمال پر طالبان کا دوسرا حملہ

ہرات کی طرف طالبان نے بادغیس صوبے اور ضلع غورماچ میں اپنے مورچے بنائے۔ایک سال تک دشمن اس محاذ پر تابڑتوڑ حملے کرتا رہا مگر طالبان نے دشمن کو آگے آنے سے روکے رکھا۔آخر طالبان نے دشمن کو سبق سکھانے کا ارادہ کیا اور بڑے حملے کی تیاری شروع کر دی۔جس راستے پر پانی ایک مرتبہ داخل ہو جائے دوبارہ وہ راستہ پانی کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔طالبان کے تمام کمانڈر یہاں جمع ہوئے جن میں ملا برادر اخند، ملا فاضل اخند، ملا داد اللہ اخند، مولوی عبدالمنان شہید، ملا دوست محمد سنگر مل شہید اور دوسرے حضرات شامل تھے۔طالبان نے غورماچ کے محاذ سے دشمن پر چڑھائی کرنے کا فیصلہ کیا اور اگلے دن طالبان نے دشمن کے مورچوں پر حملے شروع کر دیے۔بہت سخت جنگ ہوئی اور دشمن کو اتنی مار پڑی کہ اس کو پیچھے بھاگنے کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہ آیا اور دشمن اپنا سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گیا اور ضلع المار کے پہاڑوں میں جا کر مورچے بنا لیے۔طالبان نے بھی چڑھائی جاری رکھی اور پیچھا کیا یہاں تک کہ المار کے پہاڑوں میں دشمن کو پالیا۔یہاں بھی سخت جنگ کے بعد دشمن فرار ہو گیا اور بہت سی لاشیں اور سامان چھوڑ کر بھاگ نکلا، طالبان نے پیش قدمی جاری رکھی اور دوسری رات فاریاب میں داخل ہو گئے۔دوسری جانب جمعہ بازار دشمن کے قبضہ میں تھا اور تقریباً تین سو طالبان دونوں طرف سے دشمن کے درمیان پھنس گئے۔مغرب کے بعد ان طالبان پر حملے شروع ہو گئے۔دشمن نے حملے سے پہلے ہی ہر گھر اور ہر گاؤں میں اپنے لوگ چھپا دیے تھے کہ جب طالبان پر حملے شروع ہوں تو ہر طرف سے حملے کر کے ان کو بالکل بے بس کر دیا جائے۔

یہ بغاوت اتنی سخت تھی کہ جس کو بھی دیکھا وہ طالبان پر گولیاں برسا رہا تھا۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ دشمن کون ہے اور دوست کون۔اب مولوی عبدالمنان حنفیؒ جو محصور ہو جانے والے طالبان کے امیر تھے نے کہا کہ یہاں رہ کر دشمن کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے اگر ہم مزید یہاں رک گئے تو ہم میں کوئی بھی نہیں بچے گا۔چنانچہ یہ طے ہوا کہ سب جمعہ بازار کی طرف نکلیں اور راستے میں جو بھی آئے اس کا مقابلہ کریں۔جب طالبان جمعہ بازار کی طرف لوٹے تو ہر طرف گولیاں چل رہی تھیں۔آگے والے ساتھی پیدل جا رہے تھے اور ان کے پیچھے گاڑیاں تھیں۔آگے والے ساتھی دشمن کی فائرنگ کا جواب دے رہے تھے۔اس طرح یہ قافلہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔جب طالبان جمعہ بازار پہنچے تو وہاں دشمن نے پہلے سے ہی مورچے بنائے ہوئے تھے۔انہوں نے چاروں طرف سے طالبان پر گولیوں کی بارش کر دی تو طالبان بھی ان کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔طالبان کے حملے میں جب دشمن نے تیزی دیکھی تو وہ ڈر گیا اور اس نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا اور طالبان ان کے درمیان سے گزر گئے اور اپنی پرانی جگہ پر جا کر محاذ بنا لیا۔

دو تین دن بعد طالبان نے دوبارہ چڑھائی کا فیصلہ کیا اور سورج نکلتے ہی دشمن پر حملے شروع کر دیے۔اب طالبان کی قیادت ملا داد اللہ اخند کر رہے تھے،اس دن بہت شدید جنگ ہوئی اور طالبان جمعہ بازار تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔اب دشمن نے بھی پورا زور لگایا کہ طالبان آگے نہ بڑھیں مگر طالبان نے ایسے زوردار حملے کیے کہ دشمن ان کے سامنے ٹھہر نہ سکا۔صبح سے شام تک کی اس جنگ میں طالبان تھک کر نڈھال ہو گئے اور اب مزید پیش قدمی نہ کر سکے اور واپس آکر اپنے پرانے مورچوں میں رک گئے۔دوسری طرف رشید دوستم کے طیاروں نے طالبان کے مورچوں پر بمباری شروع کر دی تو طالبان نے اس کا ایک طیارہ مار گرایا۔

اسی دن یہ خبر ملی کہ ملا داد اللہ اور ملا فاضل اخند زخمی ہو گئے ہیں۔ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں طیارے کے ذریعے فاریاب سے ہرات بھیجنے کے لیے طیارے میں بٹھایا گیا۔جب طیارہ فضا میں بلند ہوا تو دوستم کے لڑاکا طیاروں نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا اور پائلٹ سے رابطہ کر کے اس کو کہا کہ طیارہ شبرغان ایئر پورٹ پر اتار دو ورنہ اس کو تباہ کر دیا جائے گا۔پائلٹ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔اب طالبان کا طیارہ آگے تھا اور جیٹ اس کے پیچھے جا رہے تھے۔موقع ملتے ہی طالبان کے پائلٹ نے طیارہ ترکمانستان کی حدود میں داخل کر دیا۔اس وقت ترکمانستان طالبان کا حامی تھا۔پائلٹ نے وہاں کے ایئر پورٹ سے رابطہ کیا اور صورت حال بتائی۔ایئر پورٹ والوں نے دوستم کے طیاروں کو خبردار کیا کہ وہ ترکمانستان کی حدود کی خلاف ورزی سے باز رہیں ورنہ اُنہیں مار گرایا جائے گا۔یوں طالبان کا طیارہ اللہ کی مدد سے زخمی طالبان کو لے کر خیریت سے ہرات پہنچ گیا۔

فاریاب کے محاذ پر اس وقت ملا برادر، ملا عبدالسلام، مولوی عبدالمنان حنفی اور ملا دوست محمد اخند طالبان کی قیادت کر رہے تھے اور تین دن بعد ملا فاضل اخند بھی محاذ پر واپس پہنچ گئے۔اب طالبان نے دوبارہ حملے کی تیاری شروع کی۔اس مرتبہ طالبان نے اپنی حکمت عملی تبدیل کرتے ہوئے دشمن پر وار کرنے کا فیصلہ کیا۔دشمن کی فوج جمعہ بازار فیض آباد ضلع میں جمع تھی جس کے مغرب کی طرف پختونوں کا ایک علاقہ موسیٰ تھا۔طالبان نے ایسے طریقے سے کام کیا کہ دشمن کو معلوم نہ ہو سکا کہ طالبان کا رخ کس طرف ہے اور آدھی تشکیل جمعہ بازار کی طرف بھیج دی۔

08 جولائی: صوبہ فاریاب...........ضلع قرمقول...........مجاہدین کا پولیس اہل کاروں کے قافلے پر حملہ...........12 پولیس اہل کار ہلاک...........4 گاڑیاں بھی تباہ

جب طالبان اپنی اپنی جگہ پہنچ گئے تو طالبان نے جمعہ بازار کی طرف سے چڑھائی شروع کی۔ جنگ تیز ہوگئی تو علاقہ موسیٰ والے طالبان نے فیض آباد پر حملے شروع کردیے کیونکہ فیض آباد جمعہ بازار کے پیچھے تھا اس لیے دشمن دفاع نہ کرپایا اور طالبان نے فیض آباد پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد طالبان نے اپنا رخ جمعہ بازار کی طرف کیا۔ اب جمعہ بازار میں موجود دشمن طالبان کے محاصرے میں آگیا۔ طالبان نے دونوں طرف سے دشمن پر حملہ کیا۔ دشمن میدان چھوڑ کر بھاگنے لگا، دشمن کے لیے اس وقت صرف بل چرغ (آستانہ بابا) کی طرف بھاگنے کا راستہ تھا، وہ بھی پیدل چلنے والوں کے کام آسکتا تھا گاڑیوں سے اس راستے پر سفر کرنا ممکن نہیں تھا۔ جمعہ بازار میں دشمن نے عبرت ناک شکست کھائی اور اپنا تمام بڑا اسلحہ اور گاڑیاں چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ طالبان نے دشمن کے بہت سے فوجی گرفتار کرلیے اور بہت بڑی تعداد میں قتل کیے۔ طالبان ایک فور بائی فور گاڑی میں ایک ٹینک کا پیچھا کررہے تھے کہ ٹینک نے ایک گولہ گاڑی پر دے مارا جس سے گاڑی میں موجود آٹھ طالبان شہید ہوئے اور کچھ زخمی ہوگئے۔ فیض آباد کی طرف سے ملا فاضل اخند اور جمعہ بازار کی طرف سے ملا برادر اور مولوی عبدالمنان حنفی دونوں محاذوں کے درمیان ایک جگہ پر آکر ملے اور ایک دوسرے کو فتح کی مبارک دی۔

شبرغان کی فتح:

اسی جگہ سب نے فیصلہ کیا کہ ہر ضلع کے لیے ایک امیر مقرر کیا جائے اس کے بعد ہر امیر کو دو دو سو طالبان دے کر چار اضلاع میں بھیجا گیا تاکہ وہ وہاں اسلحہ جمع کریں اور وہاں کے دوسرے معاملات کو سنبھالیں۔ باقی طالبان دولت آباد، اندخوی کی طرف روانہ ہوئے یہ علاقہ شبرغان کے قریب واقع ہے جہاں پر ترکمن قوم آباد ہے یہاں سے ترکمانستان سے سرحد بھی ملتی ہے اور یہ علاقہ ترکمانستان سے تجارت کا ایک بڑا ذریعہ بھی ہے۔ یہاں قالین بنائے جاتے ہیں اور خواتین قالین سازی کا کام کرتی ہیں۔ اس علاقے کا یہ رواج ہے کہ کوئی اس عورت سے شادی نہیں کرتا جس کو قالین سازی نہ آتی ہو۔ اندخوئی میں طالبان کو کسی قسم کی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہاں طالبان نے شیعوں کا ایک کمانڈر گرفتار کیا جو بامیان سے طالبان کے مقابلے کے لیے فوج لایا تھا۔ ساتھیوں نے اسے چھاؤنی کے سامنے ایک بڑے درخت کے ساتھ باندھ دیا اور امیر المومنین سے رابطہ کیا اور اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ امیر المومنین کی اجازت سے اسے قتل کردیا گیا۔ اگلے دن ملا برادر اخند نے امیر المومنین سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ اپنی طرف سے احتیاط کرو اور کچھ ساتھی پل چراغ کی طرف بھیج دو کیونکہ وہاں دشمن کی کچھ فوج جمع ہے۔ صبح کے وقت طالبان شبرغان کی طرف روانہ ہوئے تو دوستم ازبکستان فرار ہوگیا اور اس کے بڑے بڑے کمانڈر بھاگ کر مزار شریف چلے گئے اور وہاں جا کر دوبارہ منظم ہونے لگے۔ طالبان نے شبرغان میں داخل ہوکر باقی رہ جانے والے مخالفین کو گرفتار کرلیا۔

(جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

بقیہ: جہاد کے لیے صدقہ کرنے کے فضائل

اس کے برعکس ایک وہ شخص ہے جو کسی طرح بھی مجاہدین کی مدد نہیں کرتا۔ ایسا شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی سخت وعید کا نشانہ بنتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جس گھرانے کا کوئی فرد بھی قتال میں شرکت کے لیے نہ نکلے، نہ ہی دھاگے یا سوئی یا اس کے برابر چاندی سے کسی مجاہد کی تیاری میں مدد کرے اور نہ کسی مجاہد (کی غیر موجودگی میں اس) کے گھر والوں کی اچھی خبر گیری کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) اس پر سخت مصیبت مسلط فرما دیتے ہیں''۔ **(المعجم الأوسط للطبرانی)**

اسی طرح وہ شخص جو خود صاحبِ مال نہ ہو، وہ بھی اہلِ ثروت حضرات سے مال جمع کرکے یا انہیں جہاد فی سبیل اللہ میں مال خرچ کرنے پر ابھار کر یہ اجر و ثواب سمیٹ سکتا ہے۔ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **ان الدال علی الخیر کفاعلہ** ''بے شک نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خود نیکی کرنے والے کی طرح ہے''۔ **(ترمذی: کتاب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ)**

اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد جیسی عظیم عبادت میں اپنے جان و مال کے ساتھ شرکت کرنے اور صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

08 جولائی: صوبہ قندوز.........صدر مقام قندوز شہر.........مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر جرمن ڈرون طیارہ مار گرایا

امام انور العولقیؒ اور میں

شیخ حارث النضیری حفظہ اللہ

شیخ انور بن ناصر العولقیؒ سے میری پہلی ملاقات گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں سے کئی سال قبل ہوئی۔ یہ ایک بین الاقوامی کانفرنس تھی جس میں علماء، مبلغین اور تحریکِ اسلامی کے نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد شریک تھی۔ شیخ کی گفتگو دعوت الی اللہ کی اہمیّت اور اس کے طریقوں کے متعلّق تھی۔ وہ کتابی علمی باتوں کی بجائے عملی باتیں بیان کر رہے تھے، ان کا انداز ایسا تھا جیسے کسی نے دعوت کو پڑھنے کی بجائے اپنایا ہوا ہو اور اپنے تجربات اور مشاہدات بیان کر رہا ہو۔ اس انداز نے سامعین کو متاثر کیا اور ان کی شخصیت کو توجہ کا مرکز بنا دیا۔ پھر کئی سال بعد ہم دوبارہ اکٹھے ہوئے تب تک میرا ان سے تعلّق کافی مضبوط ہو چکا تھا۔ ہم دونوں ہمسائے تھے اور اکٹھے ایک ہی مسجد (الانصار مسجد) میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ کبھی وہ جمعے کا خطبہ دیا کرتے اور کبھی میں۔ پھر ان کے گھر کے قریب المؤمنین مسجد تعمیر ہوگئی اور وہ وہاں نماز اور جمعہ پڑھانے لگے، وہ اکثر مجھے بھی وہاں تقریر اور لیکچر کی دعوت دیا کرتے تھے۔

علمی ثقافت:

شیخ انور اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ تمام علوم کا منبع و مصدر قرآن و سنت ہے۔ لہٰذا وہ قرآن و حدیث کے علوم کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بہت محنت کرتے تھے۔ اس سلسلے میں انہیں تلاوتِ قرآن کی تعلیم میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ اسی طرح انہوں نے تفسیر میں ابنِ کثیر اور فی ظلال القرآن کا مطالعہ کیا تھا اور اسی طرح حدیث کی تعلیم میں بھی بہت محنت کرتے، ایک دفعہ وہ لمبا سفر کر کے ایک جگہ بخاری شریف کا دورہ کرنے کے لیے گئے۔ انہیں روایت حدیث میں بھی اجازت حاصل تھی۔ انہوں نے جید علماء سے فقہ کی تعلیم حاصل کی اا اور انہیں شافعی فقہ میں اجازت حاصل تھی۔ لہٰذا شیخ کی علمی قابلیت کو مستند ذرائع کے ذریعے جید علماء کی سند حاصل تھی۔ میں بھی ان کے ساتھ کچھ چیزوں بالخصوص فقہ کی تعلیم میں شامل رہا۔ وہ مطالعے کے بہت شوقین تھے، خصوصاً تزکیہ نفس کی کتابیں مثلاً امام ابن القیم کی مدارج السالکین اور زاد المعاد اکثر ان کے مطالعے میں رہتیں۔ انہوں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی مجموعہ الفتاوٰی کا مطالعہ بھی کیا اور وہ اکثر امام سرخسیؒ کی شرح السیّر اور ابن نحاس کی مشارع الاشواق سے بھی استفادہ کرتے رہتے تھے۔ شیخ کو تاریخ کے مطالعے کا بھی بہت شوق تھا، چنانچہ انہوں نے ابن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ، ابن العصیر کی تاریخ اور محمود شاکر کی تاریخ اسلامی کا مطالعہ کیا۔ اسی طرح انہوں نے تاریخ پر السلمی کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان پر کچھ مشاہدات بھی لکھے۔ انہوں نے بہت سے انگریزی مصنفین کا خاص طور پر صلیبی جنگوں کے بارے میں تفصیل سے مطالعہ کیا۔ وہ جنگوں کے واقعات، مثلاً فوجوں کی تعداد، قتل ہونے والوں کے اعداد و شمار، سپہ سالاروں کے نام اور نتائج کے بارے میں یورپی اور اسلامی مؤرخین کا موازنہ کیا کرتے تھے۔ وہ مطالعے کے انتہائی شوقین تھے۔ اس قدر مطالعے میں محو رہتے کہ صرف نماز یا آرام کے لیے اپنے دفتر سے باہر آتے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے پوری 'الآمدہ' ایک دن میں پڑھ ڈالی۔ شیخ نے حقیقی معنوں میں اپنے علم کا حق ادا کیا۔ انہیں اس بات کا ادراک تھا کہ علم تو عمل کے لیے ہے۔ اسی لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کو ایسے کئی لوگوں سے سرفراز و سربلند کر دیا جن کا علم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ علم و ایمان کے ذریعے اپنے غلاموں کے درجات کو بلند کرتا ہے۔ یہ شیخ کے طلبِ علم اور مطالعے کے بارے میں میری معلومات کا خلاصہ ہے۔ بے شک تفصیلات اس سے کہیں زیادہ ہیں اور ان کا علم میری معلومات سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جس کا اندازہ مختلف علمی میدانوں میں ان کی مہارت سے ہوتا ہے۔

دعوت و حکمت:

شیخؒ ایک عوامی مقرر تھے۔ وہ عربی کی نسبت انگریزی میں زیادہ روانی سے گفتگو کرتے تھے۔ ان کی عربی تقریریں اور لیکچر عام طور پر عوام کی بجائے علمی لوگوں کے لیے تھیں۔ وہ علماء، طلباء اور مبلغین پر خصوصی توجہ دیا کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ فکر و منہج کی قیادت ہونے کے ناطے یہ طبقات تبدیلی کا بنیادی محرک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی اصلاح، پوری قوم کی اصلاح کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخؒ کی دعوت اکثر علماء، مبلغین اور قائدین سے ملاقاتوں کی شکل میں تھی یا وہ طالب علموں کے اجتماعات سے خطاب کیا کرتے تھے۔ شیخؒ ایک ہفت روزہ درس دیا کرتے تھے جس میں درجنوں طالب علم شرکت کیا کرتے تھے، اکثر ان کی تعداد سو سے تجاوز کر جاتی تھی۔ حتّٰی کہ ہم مغربی مسلمانوں میں ان کے دعوتی کام کا عرب کے ساتھ موازنہ بھی نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ وہ امتِ مسلمہ کے بہترین انگلش مبلغین میں سے ایک تھے۔

فرض کی پکار:

گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں کے بعد ان کے شرکاء، اسلامی دنیا پر ان کے اثرات، اور ان کے شرعی جواز کے بارے میں طرح طرح کی چہ مگوئیاں شروع ہوئیں۔ جس خوبصورت انداز میں شیخ انورؒ نے ان شبہات کو رد کیا اور سوالات کے جوابات

دیے میں اس سے بہت متاثر ہوا۔ مجھے یاد ہے اس وقت اس موضوع پر میری شیخؒ سے ایک بحث ہوئی تھی۔ انہوں نے اس وقت جو کچھ کہا میں یہاں اس کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ انہوں نے کہا" یہ واقعات بہت پہلے رونما ہو چکے ہیں۔ امریکہ اپنے دشمنوں سے پہلے سے ہی واقف ہے۔ مسلمانوں پر حملہ ہو چکا ہے اور آج شرعی فریضہ یہ ہے کہ اس صورتحال کے بارے میں شرعی احکامات جانے جائیں۔ کفار مسلم سرزمینوں پر قابض ہو چکے ہیں، ان کے عوام اور قائدین کو قتل کر رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں اور ان کے اہل وعیال کا قتل عام کر کے ان کو ان کے گھروں سے دربدر کر رہے ہیں۔ مجاہدین، علما اور مبلغین کو قید میں ڈال رکھا ہے اور مسلمانوں کے تجار اور اہلِ ثروت کے اثاثہ جات منجمد کر دیے ہیں۔ یہ ہے جو کچھ آج مسلم امہ کے ساتھ ہو رہا ہے، پس اس صورتحال میں اسلامی شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اس بارے میں شریعت کا غیر متنازعہ اور متفقہ حکم یہ ہے کہ کفار کے خلاف فی سبیل اللہ جہاد کیا جائے اور یہ حکم اس بات پر بحث کرنے سے ادا نہیں ہوگا کہ مجاہدین کا امریکہ پر حملہ صحیح تھا یا غلط۔ مسلمانوں کو بحثوں کی بجائے عمل کی طرف بڑھنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ ظالموں اور مشرکین کے خلاف مظلوم مسلمانوں کی حمایت اور کفار کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کے دفاع کے لیے عملاً جہاد میں شریک ہو جائیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو؟ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں بڑی تکلیف کا عذاب دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا (جو اللہ کے پورے فرماں بردار ہوں گے) اور تم اُس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (التوبۃ، ۳۸، ۳۹)

سخت آزمائش اور استقامت:

زندگی میں ہمیشہ سچ بولنے اور شریعت پر عمل کرنے کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے اور یہ قیمت قربانی ہے۔ اسی طرح ہر داعی کو اپنے دعوے اور قول کو آزمائش و امتحان سے سچ ثابت کرنا پڑتا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"الٓـمٓ۔ کیا لوگ یہ خیال کیے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟۔ اور جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا (اور ان کو بھی آزمائیں گے) سو اللہ اُن کو ضرور معلوم کرے گا جو (اپنے ایمان میں) سچّے ہیں اور اُن کو بھی جو جھوٹے ہیں۔ کیا وہ لوگ جو بُرے کام کرتے ہیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے؟ جو یہ خیال کرتے ہیں بُرا ہے۔ جو شخص اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا (مقرر کیا ہوا) وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے محنت کرتا ہے اور اللہ تو سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔" (العنکبوت ۱، ۶)۔

قید ایک ایسی آزمائش ہے جس سے اکثر اہلِ دعوت کو گزرنا پڑتا ہے۔ مجھے یاد ہے میں نے ایک دفعہ شیخ انورؒ سے پوچھا کہ دیگر اسلامی رفاہی کام کرنے والوں کی نسبت مبلغین ہی کیوں زیادہ تر جیلوں میں جاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ مبلغین کا کام عوامی یا نیم عوامی قسم کا ہوتا ہے اور عام طور پر طواغیت کے لیے ان کی بات ناپسندیدہ اور ناقابلِ برداشت ہوتی ہے۔ قید تو اللہ کی تقدیر سے ہے، اگر انسان کی قسمت میں لکھی ہو تو بندہ جتنی بھی احتیاط اور حفاظتی تدابیر کرتا رہے، آزمائش آ کر ہی رہتی ہے۔ اس لیے جب مسلمان پر قید کی آزمائش آجائے تو اسے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے فرمایا:

" اے لڑکے تو اللہ کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کی حفاظت کر، اللہ کو اپنے سامنے پائے گا، جو بھی مانگنا ہو صرف اللہ ہی سے مانگ، جب بھی مدد طلب کر صرف اللہ ہی سے طلب کر، یاد رکھ اگر ساری امت مل کر تجھے کوئی نفع پہنچانا چاہے تو اس وقت تک نہیں پہنچا سکتی جب تک اللہ نے تیرے لیے لکھ نہ دیا ہو اور اگر ساری امت مل کر تجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی اگر اللہ نے تیرے لیے لکھ نہ رکھا ہو۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں" (ترمذی)۔

اللہ کی تقدیر سے اپنے سے پہلے انبیاء اور اہلِ حق کی طرح شیخؒ پر بھی قید کی آزمائش آئی اور اللہ کی قدرت سے جس طرح میں ان کے ساتھ دعوت کے میدان میں آیا تھا اسی طرح جیل میں بھی ہم اکٹھے ہو گئے۔ شیخؒ کی گرفتاری کے چند ماہ بعد مجھے بھی خفیہ ادارے کے ایجنٹوں نے گرفتار کر کے جیل کی اندھیری کوٹھڑی میں ڈال دیا۔ صنعاء میں خفیہ ادارے کی جیل میں میرا شیخؒ کے ساتھ رابطہ ہوا لیکن شیخؒ نے زیادہ قید تنہائی میں کاٹی۔ ہمیں ان سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن کسی طرح پہرے داروں کی نظروں سے بچ کر میں کبھی کبھی شیخؒ سے مل لیتا تھا۔ میں جب ان سے ملا، انہیں قید میں آزادی سے زیادہ استقامت پر محسوس کیا۔ ان کے چہرے پر کسی قسم کے دباؤ یا پریشانی کے تأثرات نہیں تھے۔ وہ بالکل ویسے ہی تھے جیسا میں ہمیشہ سے ان کو جانتا تھا، ایک شفیق مسکراتا ہوا چہرہ اور ایک قانع بندہ جسے اللہ اور اس کے فیصلوں پر مکمل اطمینان اور یقین تھا۔ شجاعت ان کے خدوخال سے نمایاں تھی گویا زبانِ حال سے کہہ رہے ہوں کہ قید کی طوالت ان کے پایہ استقلال میں ذرا بھی لغزش پیدا نہیں کر سکے گی۔ پختہ عزم ان کی استقامت کا راز

☆صوبہ پکتیا.........ضلع میرزکہ.........مجاہدین کا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا.........10 پولیس اہل کار ہلاک.........12 زخمی

تھا۔انہوں نے اپنے مؤقف میں ذرا بھی تبدیلی کرنے سے انکار کر دیا ،جب کہ کئی دوسروں نے حالات کی شدت کا بہانہ بنا کر پسپائی اختیار کر لی۔انہوں نے جیل میں اپنا وقت مطالعے اور عبادت کے لیے دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔جس کی وجہ سے انہیں تفسیر، فقہ اور تاریخ سے استفادہ کا عمدہ موقع میسّر آیا۔

باعزّت رہائی:

امریکی حکومت شیخؒ سے پوچھ گچھ کرنا چاہتی تھی چنانچہ انہوں نے اس مقصد کے لیے ایک ٹیم بھیجی۔تاہم شیخؒ نے اس سے پہلے دو شرائط رکھیں،ایک یہ کہ پوچھ گچھ عربی زبان میں ہوگی اور دوسرا یہ کہ اس سے پہلے شیخؒ کا میڈیکل چیک اپ کرایا جائے۔اس کے جواب میں یمنی حساس ادارے کے افسران نے کہا کہ آپ ان کے ساتھ ایک نشست کر لیں پھر جیل کے حکام چیک اپ کا انتظام کر دیں گے۔لیکن شیخؒ اپنی ضد پر اڑے رہے اور چیک اپ تک امریکیوں کو انتظار کرنا پڑا۔بعد میں شیخؒ نے مجھے بتایا کہ پوچھ گچھ مؤخر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شیخؒ کے دانت میں درد تھا اور اس دیر کرنے سے وہ الحمدللہ بہتر ہو گیا۔پوچھ گچھ کے لیے شیخؒ کو ایک دفتر میں بلایا گیا،شیخؒ جب امریکیوں کے سامنے گئے تو انہوں نے ذرا بھی کوئی معذرت خواہانہ یا خوف والا تأثر نہیں دیا بلکہ وہ ایک باس کی طرح کمرے میں داخل ہوئے۔صدارتی کرسی پر بیٹھے۔یمنیوں نے اپنے امریکی مہمانوں کی میزبانی کے لیے جو پھل وغیرہ رکھے ہوئے تھے اطمینان سے وہ کھائے اور اپنے لیے چائے کا ایک کپ ڈالا۔میں نے بعد میں شیخؒ سے پوچھ گچھ کی تفصیلات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ امریکی قانون کی خلاف ورزی کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا بہانہ ڈھونڈ رہے تھے،تاکہ مجھے واپس امریکہ لے جاسکیں لیکن انہیں ایسی کوئی چیز نہیں ملی اور وہ انگلیاں کاٹتے واپس چلے گئے۔

رحمتِ الٰہی:

محض اللہ کے فضل اور رحمت سے شیخؒ انور آسانی سے جیل سے رہا ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی اللہ نے مجھے بھی رہائی نصیب کی۔رہائی سے اگلے دن میں شیخؒ سے ملا اور ہم نے نئے حالات میں دعوت کے کام کو جاری رکھنے کے طریقہ کار اور اس کے شعبوں کے بارے میں مشورہ کیا۔وہ بالکل ویسے ہی تھے جیسے قید سے پہلے تھے۔ان کے عقیدے و منہج میں ذرا بھی تبدیلی نہیں آئی تھی ، بلکہ ان کا حوصلہ،عزم اور ہمت پہلے سے بھی بڑھ گئی تھی۔شیخؒ طالب علموں اور مبلغین وغیرہ کو لیکچر دیتے رہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے بہت سے علماء اور قائدین سے ملاقاتیں بھی کیں۔ایک دن وہ میرے پاس ''جمہوری مسلمانوں'' کی طرف سے اُٹھائے گئے سترہ سوالات اور دیگر شبہات پر مشتمل ایک دستاویز لے کر آئے۔جس کے ذریعے غلط فہمیاں پھیلا کر یہ لوگ ،سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے تھے۔شیخؒ نے مجھے ان سوالوں اور شبہات کا جواب لکھنے کی دعوت دی۔میں نے اللہ پر توکل کر کے یہ کام شروع کیا اور ان سوالوں کے جواب میں ''یمنی طاغوت اور اس کے جمہوری نظام سے بغاوت'' کے نام سے ایک کتاب لکھی اور پھر اس کا مسودہ شیخؒ کو دیا اور انہوں نے اسے دیکھ کر اس کی توثیق کی۔

انّ مع العسر یسرًا:

ان دنوں ہماری بڑی سخت نگرانی ہو رہی تھی اور ہم سخت دباؤ میں تھے۔صنعاء میں رہ کر دعوتی سرگرمیاں جاری رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔شیخؒ نے دارالحکومت صنعاء کو چھوڑ کر کسی نسبتاً محفوظ مقام کی طرف منتقل ہونے کا ارادہ کیا اور مجھے بتایا کہ اگر حالات بہتر ہوئے تو پھر واپس آؤں گا۔ اس کے بعد میں اکیلا رہ گیا۔چند ماہ گزرے تھے کہ انسدادِ دہشت گردی والوں نے مجھے گرفتار کر لیا، کیونکہ مطلوبہ افراد کی فہرست میں میرا نام بھی تھا جس میں سرِ فہرست شیخؒ انور کا نام تھا۔میرے خلاف کوئی الزامات نہیں تھے،وہ صرف مجھ سے شیخؒ کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے رہے۔اللہ کی مہربانی سے کچھ دنوں بعد میں رہا ہو گیا لیکن میری دعوتی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی۔چند ہفتوں بعد شیخؒ سے میری ملاقات ہوئی۔ان سے ملنے کے بعد میری صنعاء سے نکلنے کی خواہش اور بڑھ گئی، میں کسی محفوظ مقام پر منتقل ہو کر دعوت اور دین کا کام کرنا چاہتا تھا۔میں نے شیخؒ سے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔چند ماہ بعد میرے نکلنے کا موزوں وقت آ گیا، میں ابھی تیاری کر رہا تھا کہ دوبارہ گرفتار ہو گیا اور سیاسی قید میں رکھا گیا۔ان دنوں شیخ انورؒ کی تلاش بہت بڑھ گئی تھی۔نیوز چینلز پر ان کا بہت زیادہ تذکرہ ہونے لگا تھا اور وہ امریکہ کو زندہ یا مردہ مطلوب افراد میں شامل ہو گئے تھے۔قید کی مصیبت کے بعد آخر کار اللہ کی طرف سے رحمت ہوئی اور میں آزاد ہو کر شیخ انورؒ کے ساتھ مل گیا۔

شیخ انور مجاهدفی سبیل اللّٰه:

ایک بہت کٹھن اور پرخطر سفر کے بعد آخر کار میں شیخؒ انور سے مل گیا۔ہم ایک ایسی بستی میں مقیم تھے جس میں خیر ہی خیر تھی۔اس کے لوگ اتنے مہمان نواز تھے کہ انہوں نے ہمارے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر ہمارا خیال رکھا۔میں نے اللہ کا بہت شکر ادا کیا جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور جائے پناہ بخشی۔بے شک تمام تعریفیں اسی کو سزاوار ہیں۔میں نے شیخ انورؒ کے رویے میں ایک ذرہ برابر بھی تبدیلی محسوس نہیں کی بلکہ میں ان کی اس خداداد صلاحیت پر حیران تھا جس طرح وہ انتہائی سکون اور اطمینان سے ہر طرح کے ماحول اور حالات کو اپنا لیتے تھے۔میں نے انتہائی شدید حالات میں بھی ان کے رویے میں ذرا برابر بھی گھبراہٹ محسوس نہیں کی۔ایسا ہی ایک واقعہ میں آپ سے بیان کرنے جا رہا ہوں۔

ناکام قاتلانہ حملہ:

ایک خاموش رات،جب میں اپنے بستر پر سو رہا تھا اچانک میں نے بہت زبردست دھماکوں کی آواز سنی اور کافی فاصلے کے باوجود مجھے زمینی کا نپتی ہوئی محسوس ہوئی۔بعد میں مجھے پتہ چلا کہ امریکی ڈرون طیاروں نے حملہ کیا ہے۔جب صبح طلوع ہوئی

10 جولائی: قندھار شہر.......... پولیس ہیڈکوارٹر اور پولیس کے قافلوں پر مجاہدین کے استشہادی حملے.........35 فوجی و پولیس اہل کار ہلاک.........درجنوں گاڑیاں تباہ

اور روشنی پھیلنا شروع ہوئی تو شیخ انورؒ ہمارے پاس آئے، حسبِ معمول ان کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ تھی، ہمیں پتہ چل گیا کہ وہی حملے کا ہدف تھے۔ انہوں نے اس ناکام حملے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا: ''ہم جا رہے تھے کہ اچانک ہم نے اپنے نزدیک ایک زبردست دھماکے کا جھٹکا محسوس کیا، جس سے کار کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور اس کے ساتھ ہی روشنی کا ایک جھپکا بھی پڑا۔ ہم سمجھے کہ ہم پر کمین لگی ہے اور راکٹ فائر ہوا ہے۔ میں نے کار چلانے والے بھائی سے کہا کہ رفتار بڑھا دے تاکہ ہم خطرے کی جگہ سے نکل جائیں، ساتھ ہی میں نے جلدی سے سارے بھائیوں کا جائزہ لیا، الحمدللہ کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ لیکن میں حیران تھا کہ کیسے اتنے شدید دھماکے سے ہم محفوظ رہے جس سے شیشے ٹوٹ گئے اور ہمارے چاروں طرف دھویں کے بادل چھا گئے اور ہمارے پاس کئی گیلن ایندھن بھی تھا۔ ان سب باتوں سے اس بات پر میرا یقین اور بھی بڑھ گیا کہ کوئی شخص اپنا رزق مکمل کیے بغیر اور مقررہ وقت سے پہلے نہیں مر سکتا۔'' انہوں نے مجھ سے کہا: ''ہم دھماکے کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے تھے، جب ہم نے آسمان کی طرف دیکھا تو اوپر امریکی ڈرون پھر رہے تھے۔ میں نے بھائی سے کہا کہ کار کو آبادی سے دور رکھے تاکہ عامۃ المسلمین کا نقصان نہ ہو۔ اس نے گاڑی ایک وادی کی طرف موڑ دی جس کے اندر چند درخت تھے۔ ہم گاڑی سے نکل کر مختلف سمتوں میں پھیل گئے۔ ڈرون ہمارے سر کے اوپر اڑ رہا تھا اس نے ہماری کار کو نشانہ بنایا اور وہ تباہ ہو گئی۔ ہمارے اردگرد بمباری ہو رہی تھی۔ ایک بھائی نے مجھے بہت سی گھاٹیوں میں سے ایک کی طرف جانے کا مشورہ دیا، میں اس طرف چلا گیا اور باقی رات آرام سے سویا رہا حتیٰ کہ فجر طلوع ہوئی اور میں نے نماز ادا کی اور پھر بھائی مجھے آپ کے پاس لے آئے''۔

میں نے شیخؒ سے پوچھا بمباری کے دوران وہ کیسے سو گئے؟ انہوں نے کہا: ''پتہ نہیں میں لیٹا اور گہری نیند آ گئی پھر مجھے پتہ نہیں چلا فجر ہو گئی۔ ہم نے پوچھا کتنے میزائل فائر ہوئے انہوں نے کہا تقریباً ۹ یا ۱۰۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انہیں پتہ نہیں تھا کہ کتنے بھائی زخمی یا شہید ہوئے تھے۔ کافی دیر بعد ہمیں پتہ چلا کہ دو بھائی شہید اور ایک زخمی ہوا تھا۔ میں نے بعد میں شیخؒ سے علیحدگی میں پوچھا کہ آپ کا یہ پہلا تجربہ تھا بمباری کے دوران آپ کی کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے کہا، یہ ہمارے اندازے سے زیادہ آسان تھی، شروع میں ہلکا سا خوف محسوس ہوا پھر عجیب سا سکون طاری ہو گیا۔ انہوں نے مجھے یہ بھی کہا: ''اس دفعہ ۱۱ میزائلوں میں سے ایک بھی اپنے نشانے پر نہیں لگ سکا اور اگلی دفعہ ہو سکتا ہے پہلا ہی نشانے پر آ لگے.....'' شیخؒ ہمارے ساتھ کافی دن رہے اور پھر سفر پر روانہ ہو گئے۔ میں نے انہیں محفوظ سفر کی دعا دی اور ساتھ دل میں کہا: پتہ نہیں ہم میں سے کون جدا ہو رہا ہے۔ اس دفعہ ڈرون حملے کے بارے میں شیخؒ کا اندازہ صحیح ثابت ہوا اور پہلا میزائل ہی ٹھیک نشانے پر لگا۔ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا اور اعلیٰ مقام پا جاتا۔

بقیہ: افغانستان میں امریکی سازش......مقامی لشکر

۱۵ جولائی کو اورزگان کے ضلع چارچینہ میں مجاہدین کے حملے میں ۸ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۱۶ جولائی کو اورزگان کے ضلع چورہ میں دو مقامی جنگ جو عبدالسلام اور جانان مجاہدین کے سامنے تسلیم ہو گئے۔

۱۶ جولائی کو صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ کے علاقے غوندو شاہ میں واقع خیرو کی چوکی میں تعینات جنگ جوؤں میں سے ۲ نے امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ سرنڈر ہونے والے جنگ جوؤں نے ایک کرولا گاڑی، ایک موٹر سائیکل، ایک ہیوی مشین گن اور ایک کلاشنکوف مجاہدین کے حوالے کر دی۔

۱۷ جولائی کو قندوز شہر کے زاخیل علاقے میں جنگ جوؤں کی رینجر گاڑی مجاہدین کی نصب شدہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی، جس کے نتیجے میں ۳ جنگ جو ہلاک اور ۲ شدید زخمی ہوئے۔

۱۷ جولائی کو قندھار کے ضلع پنجوائی میں مجاہدین کے دستی بموں کے حملے میں ۳ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۱۸ جولائی کو قندھار کے ضلع پنجوائی میں ایک مقامی جنگ جو کمانڈر بور آغا مجاہدین کے سامنے تسلیم ہوا۔ اسی روز قندھار کے علاقے اشغی کے مقام پر مجاہدین کے گھات لگا کر کیے گئے حملے کے نتیجے میں ۶ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۱۸ جولائی کو صوبہ لغمان کے ضلع دولت شاہ میں ضلعی مرکز پر امن لشکر کے کمانڈروں اور سرکاری اہل کاروں کے اجلاس پر مجاہدین کے حملہ میں ۳ جنگ جو ہلاک ہوئے۔

۱۸ جولائی کو صوبہ ہرات کے ضلع چشت شریف میں امن لشکر کے ۱۲۰ جنگ جوؤں نے اپنے کمانڈر رسید ولی سمیت مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ یہ جنگ جو ۱۰۰ کلاشنکوفوں، ۱۲ ہیوی مشین گنوں، ۵ راکٹ لانچروں، ۵۰ موٹر سائیکلوں، ایک فوجی سرف گاڑی اور مختلف النوع فوجی سامان سمیت مجاہدین سے آ ملے۔

ان کارروائیوں کی روداد پر ایک نظر ڈالنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ مقامی جنگ جوؤں سے متعلّق امریکی خواب بھی تشنہ ہی رہیں گے، ان شاء اللہ۔ یہ کارروائیوں کی انتہائی مختصر روداد ہے وگرنہ یہ مقامی لشکر مجاہدین کے ہاتھوں ہر دوسرے تیسرے دن تباہی کا مزہ چکھتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اُس کی رحمت کے مظاہر ہیں......اسی نصرت، تائید اور رحمت کی بنیاد پر مجاہدین نے ایک دہائی سے زائد عرصہ متحدہ کفر کی زور آور ٹیکنالوجی کی حامل افواج کو خاک چاٹنے پر مجبور کیا ہے......پھر ڈالروں اور دنیا و عیش و عشرت کے رسیا یہ نام نہاد قومی اور امن لشکر بھلا ایسے قوی الایمان اور رب کے مخلص بندوں کا مقابلہ کیونکر کر سکتے ہیں......

10 جولائی: صوبہ سمنگان......ضلع درہ صوف.......مجاہدین اور افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں کے درمیان شدید لڑائی.........20 فوجی ہلاک.........7 زخمی ہوئے

(افسانہ) (آخری قسط)

ہیں جنتیں منتظر تمہاری

بنتِ نذر محمد

''بیٹا یہ آپ کے نام خط آیا ہے۔'' کھانا کھانے کے بعد ماما نے مجھے ایک خاکی سے رنگ کا لفافہ پکڑایا جس پر صرف میرا نام لکھا تھا پر لکھنے والے کی لکھائی کو میں ایک سیکنڈ کے ہزاروے حصے میں پہچان گئی تھی... یہ میری عزیز از جان بہن اور دوست نور تھی۔ میں نے لرزتے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ لفافے کی سیل کھول کر خط نکالا۔ وہ مجھ سے بڑے محبت بھرے انداز میں مخاطب تھی:

پیاری بہن علیزا کے نام..................نور کی طرف سے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو صحت و ایمان کی سلامتی کے ساتھ صراطِ مستقیم پر استقامت کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنی راہ میں قبول فرمائیں، آمین!

پیاری بہن، اس وقت میرا آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرنے کا دل چاہ رہا ہے۔ اپنے گھر، یہاں کے رہن سہن، ان ہجرت کی راہوں کا خالص ایمانی ماحول اور حالات کے متعلّق بہت کچھ لکھنے کو دل کر رہا ہے لیکن اس کے لیے کافی وقت درکار ہے لہٰذا اس دفعہ میں یہاں کے حالات بتانے پر ہی اکتفا کرتی ہوں۔

آپ مجھ سے اکثر یہ سوال کیا کرتی تھی ناں کہ اگر یہ فدائی حملے ہوتے ہیں تو اس میں مساجد اور معصوم عوام کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے......؟

اس قسم کے دھماکے ہرگز مجاہدین نہیں کروا رہے بلکہ ان کے پیچھے کفریہ طاقتوں کا ہاتھ ہے جو وہ بدنامِ زمانہ ایجنسیوں کے ذریعے مجاہدین جو دینِ اسلام کی اصل قوت و طاقت ہیں کو بدنام کرنے کے لیے کروا رہی ہیں تا کہ انہیں مقبولیتِ عامہ نہ مل جائے اور وہ زیادہ طاقتور ہو کر نفاذِ شریعت نہ کر دیں، کیوں کہ اس میں ان کی موت ہے اور وہ ہرگز یہ نہیں چاہتے۔ دینِ اسلام کا غلبہ ہی باطل قوتوں کو ختم کرتا ہے اور وہ یہ بات ہم سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں۔

میری بہن، اس نام نہاد پاک فوج (جس نے اللہ رب العالمین کو چھوڑ کر امریکہ کو اپنا معبود بنالیا ہے) کے کرتوت جو میں نے کسی سے سنے نہیں بلکہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں وہ بیان کرنے چلی ہوں۔ ہم جس علاقے میں رہ رہے تھے وہ بھی اس فوجی آپریشن کی زد میں آیا۔ 'پاک' فوج کے 'شاہین' اپنے ایف ۱۶ طیاروں کے ذریعے سب سے پہلے مساجد اور مدارس کو نشانہ بناتے اور پھر عام گھروں کی طرف آتے تھے۔ طیارے خوب خوب جوش و خروش کے ساتھ شور مچاتے بم برساتے اپنے ہی ملک کے ایک حصّے کو ملیا میٹ کرنے ہمارے گاؤں کی طرف آئے تو لوگ گاؤں کے قریب ہی پہاڑوں پر چڑھ گئے۔ اپنے گھروں سے نکل نکل کر جان بچانے کی خاطر بھاگنے والوں میں معصوم بچے اور بوڑھی خواتین بھی شامل تھیں۔ مٹی کے بنے وہ گھر اور چند مویشی جوان (مقامی لوگوں) کی زندگی کی کل متاع تھے وہ آج ملک کی محافظ فوج ان سے چھیننے آگئی تھی۔ بموں کے گرنے سے زمین لرز رہی تھی، عورتیں سہمی ہوئیں، انتہائی دکھ اور کرب کے عالم میں اپنے گھروں کو جلتا دیکھ رہی تھیں۔ بچے خوف کی وجہ سے اپنی ماؤں کے سینوں سے چمٹے چیخ چیخ کر رو رہے تھے۔ عجیب کرب ناک عالم تھا، اتنے میں، میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت کانپتے وجود کے ساتھ اٹھی اور اپنے ہاتھ بارگاہِ الٰہی میں پھیلا کر روتے ہوئے بڑے دردناک لہجے میں اپنے رب سے فریاد کرنے لگی:

''اے رب، پورے پاکستان کو اٹھالے، اے اللہ سارے پاکستان کو تباہ و برباد کردے۔''

دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

یقین جانو، اس کی یہ بددعا سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ پاکستان میں میرے کتنے ہی عزیز و اقارب ہیں اور کتنے ہی لوگ ہیں پر وہ بوڑھی عورت کیوں کسی چیز کی پرواہ کرتی، جب کہ یہی پاکستانی اس کے گھر، مویشی، بیٹوں اور خود اس کی جان تک لینے آگئے تھے۔ ان سب کا قصور صرف اتنا تھا کہ انہوں نے اپنے ان پریشان حال مسلمان بھائیوں کو پناہ دی تھی جو امتِ محمدی کے درد میں ڈوبے، اپنے عالی شان گھر، مال کے ڈھیر، عزیز ترین اولاد اور پھر سب سے بڑھ کر اپنی جان تک رب العالمین کے سپرد کر کے میدانِ جہاد کی طرف نکل آئے تھے۔

(بقیہ صفحہ ۶۶ پر)

11 جولائی: صوبہ ہلمند..........ضلع سنگین..........مجاہدین کا افغان آرمی کے کاروان پر حملہ..........6 فوجی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ..........متعدد فوجی ہلاک اور زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 جون

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں مجاہدین نے مقامی جنگجوؤں پر حملہ کیا۔لوئر درویشان کے علاقے میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں شدید لڑائی چھڑ گئی ،جس میں 18 جنگجو ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

17 جون

☆مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع گلستان میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔مجاہدین نے قندھار ہرات قومی شاہراہ پر مختلف مقامات پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 فیول بھرے ٹینکر اور 4 سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں بھاری ہتھیاروں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں جب کہ 15 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 10 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے امریکی فوج کے بکتر بند ٹینک کو 82 ایم ایم توپ کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا اور اس میں سوار 6 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

18 جون

☆صوبہ فراہ ضلع فراہ رود میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، یہ حملہ قندھار ہرات قومی شاہراہ پر کلہ میخ کے مقام پر گھات کی صورت میں کیا گیا جس میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا۔حملے کے نتیجے میں 8 فیول بھرے ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگئے جب کہ 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ مجاہدین نے 10 افراد کو حراست میں لے لیا۔

☆صوبہ کنڑ ضلع سوکئی میں مجاہدین نے امریکی فوجی بیس پر میزائلوں سے حملہ کیا۔مجاہدین نے مرکزی فوجی بیس پر 9 میزائل داغے جو بیس کے اندر گرے۔حملے کے نتیجے میں اعلیٰ خاتون فوجی افسر سمیت 16 امریکی فوجی جب کہ 4 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

19 جون

☆ مجاہدین نے صوبہ قندھار کے اضلاع ڈنڈ اور شاہ ولیکوٹ فدائی آپریشن سرانجام دیے۔فدائی مجاہدین نے ضلع ڈنڈ کے شہر کہنہ میں امریکی وافغان مشترکہ فوجی مرکز پر فدائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 40 صلیبی فوجی اور 70 افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔شاہ ولیکوٹ میں 6 فدائین نے دوگروپوں کی صورت میں دالہ بند کے علاقے میں واقع امریکی فوجی مرکز پر فدائی حملے کیے،فدائین نے وہاں تعینات اہل کاروں کو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں 30 فوجی ہلاک اور 14 زخمی ہوئے۔اس کارروائی میں 8 ٹینکرز اور 12 ٹینک جل کر راکھ ہوگئے جب کہ مرکز کا ایک حصّہ مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

20 جون

☆صوبہ وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 10 فیول بھرے ٹینکر جل کر راکھ ہوگئے جب کہ 15 سیکورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک اور زخمی ہوئے

☆صوبہ پکتیا ضلع خیرکوٹ میں مجاہدین نے نیٹو اور امریکی فوج کے قافلے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں شدید لڑائی چھڑ گئی جو کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ذرائع کے مطابق لڑائی میں 11 نیٹو وامریکی فوجی اہل کار ہلاک ہوئے،اس کے علاوہ 4 ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔

21 جون

☆صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر کو دوران پرواز ہیوی مشین گن کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار تمام فوجی عملہ سمیت ہلاک ہوگئے۔

☆الفاروق بہاری آپریشن کے سلسلے میں مجاہدین نے صوبہ وردک ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی کانوائے پر وسیع حملہ کیا۔ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں 18 کنٹینر اور 5 سپلائی ٹرک تباہ ہوگئے،اس کے علاوہ 15 سیکورٹی اہل کار اور 10 ڈرائیور ہلاک جب کہ 15 زخمی ہوگئے۔

22 جون

☆ مجاہدین نے کابل شہر میں ایک ہوٹل پر شاندار فدائی آپریشن سرانجام دیا۔چار فدائین نے کابل شہر میں واقع ہوٹل پر اس وقت حملہ کیا جب وہاں ملکی وغیرملکی اعلیٰ عہدیدار اور فوجی

12 جولائی: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ..........11 فیول بھرے ٹینکر اور گاڑیاں تباہ......5 سیکورٹی اہل کار،3 ڈرائیور ہلاک اور 7 زخمی

اہل کار موجود تھے۔ مجاہدین نے ہوٹل میں موجود اہل کاروں کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں 25 غیر ملکی اور 14 افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع اومنہ میں امریکی فوجی ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا اور اس میں سوار 7 امریکی فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

24 جون

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں مجاہدین نے امریکی فوجی قافلے پر حملہ کیا۔ گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں 7 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے جب کہ 2 ٹینک راکٹوں کا نشانہ بن کر تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع ژڑئی میں امریکی ٹینک اور افغان فوجی گاڑی مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔ دونوں گاڑیوں میں سوار 11 امریکی و افغان فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

25 جون

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے متعدد مقامات پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے کیے۔ مختلف مقامات پر گھات لگا کر کیے گئے حملوں کے نتیجے میں مجموعی طور 27 سپلائی اور سیکورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ 41 سیکورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔ آمدہ رپورٹ کے مطابق مجاہدین نے قندوز شہر میں ائیر پورٹ کے قریب کٹہ خیل کے مقام پر ڈرون طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

26 جون

☆صوبہ روزگان ضلع خاص روزگان میں مجاہدین نے مقامی جنگجوؤں کی سات چوکیوں پر حملہ کیا۔ شالی ناوہ کے مقام پر بیک وقت سات چیک پوسٹوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں 35 جنگجو، پولیس اور سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

27 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں مجاہدین اور افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی۔ طویل المدت لڑائی میں 18 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے

☆صوبہ نیمروز ضلع خشرود میں افغان اہل کاروں کی گاڑی مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار 5 اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

28 جون

☆صوبہ وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ گھات لگا کر کیے گئے حملے کے نتیجے میں 8 سپلائی ٹرک اور 6 سیکورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ ہو گئیں اس کے علاوہ 13 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 14 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ تخار ضلع اشکمش میں نیٹو فورسز کا کارگو ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا اور اس میں سوار عملہ کے تمام افراد ہلاک ہو گئے۔

30 جون

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 6 سیکورٹی اہل کار اور 2 ڈرائیور ہلاک جب کہ 5 سیکورٹی اہل کار زخمی ہوئے اس کے علاوہ متعدد گاڑیوں کو بھی مجاہدین نے نذر آتش کر دیا

☆صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں امریکی و افغان اہل کاروں پر مجاہدین کے نصب کردہ بارودی سرنگوں کے دھماکے ہوئے، جس کے نتیجے میں دو ٹینک تباہ ہو گئے اور ان میں سوار 14 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

یکم جولائی

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی۔ افغان فوجیوں نے ضلع کے مختلف علاقوں میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا جہاں انھیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، لڑائی کے نتیجے میں 6 گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ 18 فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

02 جولائی

☆ قندھار شہر میں مجاہدین نے الفاروق جہادی آپریشن کے سلسلے میں سپیشل فورس کی گاڑی کو بارودی موٹر بم کا نشانہ بنایا۔ سپیشل فورس کی کوسٹر گاڑی موٹر بم دھماکے کے نتیجے میں مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار سپیشل فورس کے 20 اہل کار ہلاک ہوئے۔

03 جولائی

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 17 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ 27 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں امریکی و افغان اہل کاروں نے مجاہدین کے خلاف وسیع آپریشن کا آغاز کیا جس میں انھیں شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد وہ پسپا ہو گئے۔ ضلع کے مختلف علاقوں میں دو روز تک جاری رہنے والے آپریشن میں 25 فوجی گاڑیاں اور ٹینک تباہ جب کہ 138 فوجی ہلاک اور 35 زخمی ہوئے

05 جولائی

☆صوبہ زابل ضلع ارغنداب میں سڑک کنارے نصب بموں کی نشاندہی کرنے والے کمانڈر کی گاڑی مجاہدین کی طرف سے درخت میں نصب کردہ بم کے دھماکے میں تباہ ہو گئی۔ ذرائع کے مطابق مقامی جنگجو کمانڈر جو کہ امریکیوں کی طرف سے بموں کی نشاندہی کے کام پر متعین

12 جولائی: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد نیٹو......سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......4 فیول ٹینکر اور 10 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ......12 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 15 زخمی

تھا اس کی گاڑی بم کا نشانہ بن کر تباہ ہوگئی اور کمانڈر سمیت 13 جنگجو ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع گومل میں مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا، مذکورہ ہیلی کاپٹر تابوت کے علاقے میں ایک کنٹینر کو اٹھا رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے راکٹ لانچر کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، اس میں سوار 22 فوجی ہلاک ہوگئے۔

06 جولائی

☆صوبہ نورستان ضلع نورگرام میں مجاہدین اور امریکی اور افغان فوج کے درمیان گھمسان کی لڑائی لڑی گئی۔ امریکی و افغان اہل کاروں نے مذکورہ ضلع کے گاؤں زیارت پر چھاپہ مارا جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لڑائی میں 13 امریکی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع گیان میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا، ہیلی کاپٹر امریکی افواج کو لاجسٹک مواد فراہم کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، اس میں سوار تمام فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

07 جولائی

☆مجاہدین نے صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں گورنر ہاؤس پر حملہ کیا۔ مجاہدین نے گورنر ہاؤس پر 4 میزائیل داغے جن میں سے ایک پارکنگ میں گرا جب کہ تین عمارت کو لگے جس کے نتیجے میں عمارت کو شدید نقصان پہنچا، حملے کے بعد جب فوجی اہل کار مین گیٹ کے سامنے جمع ہوئے تو مجاہدین نے وہاں حکمت عملی کے تحت دھماکہ کیا، حملے کے نتیجے میں 16 فوجی، پولیس اہل کار اور گورنر کے محافظ ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ زابل ضلع شینکئی میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا۔ ہلکے ور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں ایک سرف گاڑی اور ایک فیول بھرا ٹینکر تباہ ہوگیا جب کہ 8 سیکورٹی اہل کار اور دو ڈرائیور ہلاک ہوئے۔

08 جولائی

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں مجاہدین نے جرمن ڈرون طیارہ مار گرایا۔ ذرائع کے مطابق ڈرون طیارہ شورآب گاؤں میں نچلی پرواز کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

09 جولائی

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے مقامی جنگجوؤں کو موٹر بم کا نشانہ بنایا، میر مندو کے علاقے میں مقامی جنگجو اپنے مرکز کے باہر جمع تھے کہ مجاہدین نے ان کو موٹر بم کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں 15 جنگجو موقع پر ہلاک جب کہ 7 زخمی ہوگئے۔

10 جولائی

☆الفاروق بہاری آپریشن کے سلسلے میں فدائین نے قندھار شہر میں پولیس ہیڈ کوارٹر اور پولیس کے قافلوں پر استشہادی حملے کیے، شہر کے مختلف علاقوں میں کیے گئے فدائی حملوں میں 35 فوجی و پولیس اہل کار ہلاک جب کہ درجنوں گاڑیاں تباہ ہوگئیں، ان حملوں میں 8 فدائین نے حصّہ لیا۔

11 جولائی

☆صوبہ پکتیا ضلع پٹھان میں مجاہدین نے فرنٹیئر کور اور افغان نیشنل آرمی کے مشترکہ قافلے پر حملہ کیا۔ قافلہ تنگی کے علاقے سے گذر رہا تھا کہ اسے مجاہدین کی کمین گاہ کا سامنا ہوا، مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا بھرپور استعمال کیا جس کے نتیجے میں 3 بکتر بند ٹینک بھاری راکٹ لانچروں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئے جب کہ 18 فوجی ہلاک اور 12 زخمی ہوئے۔

12 جولائی

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، اوتڑیو کے علاقے میں گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں 11 فیول بھرے ٹینکر اور گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 5 سیکورٹی اہل کار اور تین ڈرائیور ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

☆نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد کے مشین قلعہ کے علاقے میں حملہ کیا۔ گھات لگا کر کیے گئے حملے کے نتیجے میں 4 فیول ٹینکر اور 10 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 12 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 15 زخمی ہوئے۔

13 جولائی

☆صوبہ فراہ ضلع بکوا میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ فراہ شہر کو جانیوالے کانوائے پر خلیفہ خیل کے مقام پر گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 13 سپلائی اور 2 لوڈر گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 5 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد کے ملی خیل کے علاقے میں نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں 7 فیول بھرے ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے۔

15 جولائی

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، مشین قلعہ کے علاقے میں گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں 23 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 26 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی ضلع گیلان میں افغان آرمی کے اہل کاروں کی دو گاڑیاں مجاہدین کے نصب کردہ بموں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئیں اور ان میں سوار 10 اہل کار موقع پر ہلاک ہوئے۔

☆☆☆☆☆

13 جولائی: صوبہ فراہ......ضلع بکوا......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ............13 سپلائی اور 2 لوڈر گاڑیاں تباہ............5 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۱ جون: جنوبی وزیرستان میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک فوجی افسر کے ہلاک اور ۶ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۲ جون: اپر دیر میں کارا کار پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک فوجی اہل کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۳ جون: پشاور میں پولیس وین پر ریموٹ کنٹرول حملے میں ۳ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۷ جون: پشاور کے علاقہ بازید خیل میں امن لشکر کے سربراہ فہیم کو تین ساتھیوں سمیت مجاہدین نے قتل کردیا۔ یاد رہے کہ یہ تینوں امن لشکر کے کمانڈر تھے۔

۲۸ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے قمرآباد میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں کیپٹن سمیت ۸ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۸ جون: خیبر ایجنسی میں لنڈی کوتل کے علاقے زخہ خیل میں مجاہدین نے نام نہاد امن لشکر کے ارکان پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا، سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۲ رضا کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۳ جولائی: ٹانک میں اے این پی کا ضلعی صدر خان گل بیٹنی فائرنگ سے ہلاک ہوگیا۔

۶ جولائی: پشاور کے نواحی علاقے داؤدزئی میں پولیس موبائل وین پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سرکاری ذرائع نے سب انسپکٹر کے ہلاک اور ۳ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۷ جولائی: کرم ایجنسی کے علاقے بگن میں مجاہدین نے فائرنگ کرکے مقامی امن لشکر کے ایک رضا کار کو ہلاک کردیا۔

۷ جولائی: جنوبی وزیرستان کے علاقے تیارزہ میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ سیکورٹی ذرائع نے ۴ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۷ جولائی: اورکزئی ایجنسی میں سیکورٹی فورسز کی دو گاڑیاں مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔ سیکورٹی ذرائع نے ۱۳ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۷ جولائی: پشاور کے علاقہ پشتخرہ میں پولیس کی موبائل وین پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۸ جولائی: پشاور میں تھانہ خزانہ کی حدود میں بخشو پل کے قریب پولیس کا اے ایس آئی میر افضل فائرنگ سے ہلاک ہوگیا۔

۸ جولائی: کوہاٹ کے علاقے جرما میں مجاہدین اور پولیس کے مابین جھڑپ میں ایس ایچ او ارمان گل ہلاک ہوگیا۔

۱۰ جولائی: وسطی کرم کے علاقہ اوٹ میلہ میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔ سیکورٹی ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴ جولائی: خیبر ایجنسی میں باڑہ کے علاقے میں کمر خیل قبیلہ کے سردار حاجی رشید کو مجاہدین نے نشانہ بنا کر ہلاک کردیا۔ یاد رہے کہ حاجی رشید نے تین سال قبل اپنے قبیلہ کمر خیل کو متحد کرکے علاقے میں مجاہدین کے خلاف کارروائیوں میں بھرپور حصّہ لیا تھا۔

۱۴ جولائی: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں مجاہدین سے جھڑپ میں ۱۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۲ مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۷ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں ایک گھر پر امریکی ڈرون طیارے نے ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ایک شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

یکم جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے درئے نشتر میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۴ میزائل داغے گئے، جس سے گھر میں موجود ۱۸ افراد شہید ہوگئے۔

۶ جولائی: شمالی وزیرستان کے علاقے گرویک میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے، جس سے گھر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور چار افراد شہید اور ۳ شدید زخمی ہوئے۔

۶ جولائی: دتہ خیل میں ہونے والے متذکرہ بالا ڈرون حملے کا نشانہ بننے والے مقام پر امدادی کارروائیاں جاری تھیں کہ اس دوران میں امریکی طیاروں سے مزید میزائل داغے گئے، جن سے ۲۰ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

13 جولائی: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ..........7 فیول بھرے ٹینکر تباہ

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

مشترکہ دشمن کو مل کر شکست دیں گے: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ '' پاکستان اور امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اتحادی ہیں اور مشترکہ دشمن کو مل کر شکست دیں گے۔ یہ ہماری مشترکہ جنگ ہے اور پاکستان اور امریکہ ایک ہی دشمن کے خلاف صف آرا ہیں۔ پاکستان کے ساتھ سیکورٹی تعاون مضبوط بنانا چاہتے ہیں''۔

پاکستان کو خطے میں اہم کردار ادا کرنا ہے: نیٹو سیکرٹری جنرل

نیٹو کے سیکرٹری جنرل راسموسین نے کہا ہے کہ '' نیٹو سپلائی کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ پاکستان کے فیصلے سے پاکستان اور اتحادی افواج کے مستحکم تعاون کی عکاسی ہوتی ہے۔ پاکستان کو افغانستان اور خطے میں امن کے لیے اہم کردار ادا کرنا ہے''۔

پاکستان کے دشمن برطانیہ کے دشمن ہیں: کیمرون

برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے زرداری سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ '' برطانیہ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاکستانی عزم تسلیم کرتا ہے۔ پاکستان کے دشمن برطانیہ کے دشمن اور پاکستان کے دوست برطانیہ کے دوست ہیں۔ افغانستان سے نیٹو افواج کے انخلا کے بعد بھی پاکستان کی مدد جاری رکھی جائے گی''۔

پاکستان میں آپریشنز کی تفصیلات نہیں بتا سکتے: پنٹاگون

پنٹاگون کے ترجمان کیپٹن جان کربی نے کہا ہے کہ '' پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے آپریشنز کی تفصیلات نہیں بتا سکتے، امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوجی تعلقات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سلالہ چیک پوسٹ کے واقعے میں دونوں جانب سے غلطیاں ہوئیں۔ ایساف کے لائزن افسران پشاور میں ۱۱ویں کور ہیڈ کوارٹر میں دوبارہ کام شروع کر چکے ہیں اور ہر گزرتے دن کے ساتھ سرحد پار دونوں ملکوں کی افواج کے درمیان تعلقات بہتر ہو رہے ہیں''۔

نیٹو سپلائی کھلنا دونوں ملکوں کی جیت ہے: منٹر

پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر نے کہا ہے کہ '' نیٹو سپلائی کھلنا دونوں ممالک کی جیت ہے۔ پاکستان اور امریکہ اپنے وعدوں پر قائم رہیں گے''۔

پاکستان کا نیٹو سپلائی بحال کرنا خوش آئند ہے: ولیم ہیگ

برطانوی وزیر خارجہ ولیم ہیگ نے کہا ہے کہ '' پاکستان کا نیٹو سپلائی بحال کرنا خوش آئند ہے۔ خوشی ہوئی کہ امریکہ پاکستان میں سمجھوتہ طے پا گیا''۔

پاکستان حقانی نیٹ ورک یا طالبان کی سرپرستی نہیں کر رہا: مارک سیڈول

پاکستان اور افغانستان کے لیے برطانیہ کے خصوصی نمائندہ مارک سیڈول نے کہا ہے کہ '' نیٹو سپلائی بندش کا وقت انتہائی کٹھن مرحلہ تھا۔ افغانستان کے ۹۵ فی صد لوگ اتحادی افواج کے خلاف ہیں، پاکستان افغان طالبان یا حقانی نیٹ ورک کی سرپرستی نہیں کر رہا، پاکستان کو اپنے ہمسائے کو انتہا پسندی کی آگ سے نکالنا ہوگا۔ طالبان پر تشدد کارروائیاں ترک کر دیں تو لندن میں دفاتر قائم کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ پاکستان کی سالمیت کے دشمن ہمارے دشمن ہیں''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ہیں جنتیں منتظر تمہاری

میری بہن! اس وقت میرا دل چاہا کہ ایک بار آپ کو یہاں لے آؤں اور یہ حالات آنکھوں سے دکھانے کے بعد سوال کروں کہ کیا اب بھی آپ کے دل میں اس فوج کی محبت کا ایک ذرہ بھی باقی ہے جو اپنے ہی مسلمان ماں، بہن، باپ اور بھائیوں کو کفار، یہود و نصاریٰ کے کہنے پر قتل کر رہی ہے......؟ شاید یہ ان مظلوموں کی بد دعاؤں ہی کا اثر ہے کہ آج پاکستان ہر نئے آنے والے دن کے ساتھ مزید پستی اور ذلت کے اندھے کنویں میں گرا چلا جا رہا ہے۔ اے امتِ محمدی! خدارا اپنے آپ کو نشیب کی طرف مزید پھسلنے سے بچاؤ۔ اور آخر میں میں اپنے تمام مسلمان بہن اور بھائیوں سے فقط اتنا ہی کہوں گی:

نشیبِ دنیا کے اے اسیرو! فراز تم کو بلا رہا ہے
ہیں جنتیں منتظر تمہاری، محاذ تم کو بلا رہا ہے

والسلام!''

میرے آنسوؤں سے خط مکمل طور پر بھیگ چکا تھا!

☆☆☆☆☆

14 جولائی: صوبہ روزگان............ضلع چارچینہ............مقامی جنگ جوؤں پر مجاہدین کی طرف سے موٹر سائیکل میں نصب بم کا دھماکہ............8 جنگ جو ہلاک اور 12 زخمی

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

ہر ماہ ۵۰۰ برطانوی فوجی ذہنی مریض بننے لگے

افغانستان میں محاذوں پر ڈیوٹی دینے والے برطانوی فوجی شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہے ہیں۔ برطانوی اخبار ڈیلی میل نے بتایا ہے کہ ہر ماہ کم وبیش ۵۰۰ برطانوی فوجی ذہنی مریض کی حیثیت سے علاج کے لیے رجسٹریشن کروا رہے ہیں۔ سال رواں کے پہلے تین ماہ کے دوران میں ۱۴۵۰ سے زائد برطانوی فوجیوں نے ذہنی امراض میں مبتلا ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ بہت سے فوجی ساتھیوں کے طنز سے بچنے کے لیے اور شرمندگی کے باعث خود کو ذہنی مریض ظاہر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

برطانیہ کابھی دیوالیہ نکل گیا،فوج کے 17 بڑے یونٹ ختم

برطانوی فوج میں بڑے پیمانے پر کٹوتیوں کے نتیجے میں 17 بڑے فوجی یونٹ ختم ہو جائیں گے اور ۲۰۲۰ء تک ۲۰ ہزار ریگولر فوجیوں کی ملازمتیں ختم کر دی جائیں گی۔ ڈیفنس سیکرٹری فلپ ہیمنڈ نے فوج میں کٹوتیوں کا اعلان کرتے ہوئے ارکان پارلیمنٹ کو بتایا کہ جن ۷ ایونٹوں کو ختم کیا جا رہا ہے ان میں چار انفنیٹری بٹالینز اور آرمڈ کور کے دو شعبے بھی شامل ہیں۔ اُس نے کہا کہ برطانوی فوج میں ریگولر فوجیوں کی تعداد کو ایک لاکھ دو ہزار سے کم کر ۸۲ ہزار کیا جا رہا ہے جب کہ ریزرو فوجیوں کی تعداد میں نصف کمی کی جائے گی اور ان کی تعداد ۳۰ ہزار کر دی جائے گی۔ ان کٹوتیوں کے بعد برطانوی فوج کا حجم سرد جنگ کے دور کے مقابلے میں نصف ہو جائے گا۔

افغانستان سے انخلا پر اربوں ڈالر لاگت کے تخمینہ پر امریکہ پریشان

امریکہ کے ایک اعلیٰ دفاعی عہدے دار نے کہا ہے کہ افغانستان سے امریکی افواج اور فوجی ساز وسامان کے انخلا پر اربوں ڈالر کی لاگت آئے گی۔ امریکی میڈیا کے مطابق افغانستان سے انخلا کی نگرانی کیلیے نامزد کردہ عہدیدار نائب سیکرٹری دفاع ایشٹن کارٹر نے میڈیا کو بتایا کہ ''افغانستان سے افواج اور فوجی ساز وسامان کا انخلا ایک مشکل مرحلہ ہے اور اس پر اربوں ڈالر کی لاگت آئے گی۔ عراق کے برعکس افغانستان سے افواج اور فوجی ساز وسامان کے انخلا کا مرحلہ زیادہ مشکل ہوگا''۔

امریکی سفارت کار ہم جنس پرستوں کے سرپرست بن گئے

اسلام آباد میں امریکی سفارت کاروں کی رہائش گاہوں پر موسم برسات کے استقبال کے لیے ہم جنس پرستوں کی مذموم تقریبات منعقد ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ تقریبات امریکی سفارت خانے کے ڈپٹی چیف آف مشن اور لیگل اتاشی کی رہائش گاہوں پر ہوئیں۔ سیکٹر ایف سکس تھری میں واقع ہل روڈ کا مکان نمبر ۲۶ جو امریکی لیگل اتاشی کی رہائش ہے، میں سفارت کاروں، غیر ملکی ہم جنس پرستوں سمیت ۶۰ سے زائد جوڑوں اور پاکستان میں زیر زمین کام کرنے والے ہم جنس پرستوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کا ٹکٹ ۳ ہزار روپے کا تھا۔ دوسری تقریب امریکی ڈپٹی چیف آف مشن رچرڈ ہاگ لینڈ کی رہائش گاہ پر ہوئی، جس میں غیر ملکی سفارت کاروں اور ہم جنس پرستوں کے علاوہ ۳ پاکستانیوں نے بھی شرکت کی۔ واضح رہے کہ امریکہ اور یورپ میں موسم برسات کے استقبال کے لیے ہم جنس پرست تقریبات منعقد کرتے ہیں اور اسلام آباد میں منعقدہ دونوں مذموم تقریبات بھی اسی بین الاقوامی ''تحریک'' کا حصّہ تھیں۔ جب کہ تیسری تقریب جو کہ ایف ٹین میں واقع سٹی سکول میں سولہ جولائی کو ہونا تھی، میڈیا کے شور شرابے کے باعث ملتوی کر دی گئی۔

مالی: تین امریکی کمانڈو مراکشی طوائفوں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے ہلاک

دنیا بھر میں امریکی کمانڈوز کی ''دہشت گردی'' کے خلاف خفیہ کارروائیوں کے نام پر غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ لکھتا ہے کہ شمالی افریقہ کے ایک پل سے نائیگر دریا میں ایک لینڈ کروزر گرنے سے چھ افراد ہلاک ہوئے۔ مرنے والوں میں تین مرد اور تین خواتین شامل تھیں۔ ریسکیو ٹیمیں یہ دیکھ کے حیران رہ گئیں کہ مرنے والے تینوں مرد امریکی کمانڈو تھے۔ اخبار سوال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک پسماندہ اور دور افتادہ ملک مالی میں امریکی کمانڈوز کیا کر رہے تھے جب کہ ایک ماہ قبل امریکہ نے ان کی حکومت سے ملٹری تعلقات معطل کر دیے تھے۔ اخبار لکھتا ہے کہ ۲۰ اپریل کے حادثے نے بے نقاب کر دیا کہ امریکی اسپیشل فورسز کئی ماہ سے مالی میں کام کر رہی ہیں اور یہ بھی واضح کر دیا کہ امریکی کمانڈو القاعدہ کے خلاف شمالی افریقہ میں کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ اخبار نے دنیا بھر میں امریکی کمانڈوز کے کرتوتوں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا ہے کہ وہ وہاں پر جس مشن کے لیے تعینات کیے گئے ان پر ان کی توجہ کم جب کہ غیر اخلاقی سرگرمیوں پر زیادہ ہے، ان کمانڈوز کے ساتھ مرنے والی تینوں خواتین مراکش کی کال گرل تھیں۔

14 جولائی: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... افغان نیشنل آرمی کے قافلے میں شامل 5 گاڑیاں یکے بعد دیگرے مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ...... 26 اہل کار ہلاک اور زخمی

فرحت بابر نے آئی ایس آئی سے متعلق اپنا بل واپس لے لیا

سنیٹر فرحت بابر نے آئی ایس آئی کو پارلیمنٹ کے سامنے جوب داہ بنانے کے لیے سینٹ میں جمع کرایا گیا قانون سازی کے لیے اپنے بل کا مسودہ بالائی دباؤ پر واپس لے لیا۔اس بل میں آئی ایس آئی کو وزیراعظم اور پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ بنانے کے لیے قانون سازی کی تجویز دی گئی تھی۔

غلام بلور کی پاکستان،بھارت اورافغانستان کنفیڈریشن بنانے کی تجویز

ریلوے کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ ''پاکستان، بھارت،افغانستان اور بنگلہ دیش پر مشتمل کنفیڈریشن بنانی چاہیے۔کنفیڈریشن بنانے کا مقصد ان ممالک کے عوام کے درمیان آزادانہ آمدورفت اور تجارت ہونی چاہیے''۔

عمران خان اورنواز شریف امریکہ کے مکمل حامی ہیں:منٹر

امریکہ کے سفیر کیمرون منٹر کا کہنا ہے کہ ''عمران خان اور نواز شریف نے یقین دلایا ہے کہ وہ مکمل طور پر امریکہ کے حامی ہیں''۔

سنکیانگ کی علیحدگی پسندی کچلنے میں مدددیں گے:پرویز اشرف

پاکستانی وزیراعظم پرویز اشرف نے کہا ہے کہ ''پاک چین دوستی کی گہرائی اور وسعت بیان نہیں کی جاسکتی۔پاکستان میں کام کرنے والے چینی ماہرین کو فول پروف سیکورٹی فراہم کی جائے گی۔پاکستان 'ایسٹرن ترکستان اسلامی موومنٹ کے انسداد کے لیے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا''۔

نومنتخب مصری صدر کا خواتین اور عیسائیوں کو نائب مقرر کرنے کااعلان

مصر کے نومنتخب صدر محمد مرسی نے کہا ہے کہ وہ خواتین،عیسائی اور سیکولر عناصر کو نائب صدر کے منصب پر فائز کریں گے۔٦ نائب صدور کا انتخاب جاری ہے۔ایک انٹر ویو میں محمد مرسی نے کہا کہ وہ تمام نظریات سے وابستہ افراد کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔اس سے پہلے محمد مرسی نے التحریر سکوائر پر اپنے حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''عوام کی قوت سے بڑی کوئی قوت نہیں ہے۔ملک میں عوام کی حکمرانی ہوگی۔میں آپ کے سامنے مصر کے جمہوری نظام اور آزادی کے تحفظ کی قسم کھاتا ہوں''۔

مری کے تعلیمی ادارے میں مسلمان بچوں کو عیسائیت کی تبلیغ کا انکشاف

صوبہ سرحد کے وزیر سید احمد حسین شاہ نے انکشاف کیا ہے کہ مری کے ایک تعلیمی ادارے میں مسلمان بچوں کو ہر اتوار کے دن چرچ میں عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔اس بات کا علم اُس وقت ہوا جب اُس کی بیٹی جو کہ اس سکول میں ادنیٰ کلاس کی طالبہ ہے' نے اپنے فوٹو دکھائے جس میں بچی نے ایسا لباس پہنا ہوا تھا جو عیسائی چرچ میں عبادت کے لیے پہنتے ہیں۔استفسار پر بچی نے بتایا کہ ہر اتوار کو ہم چرچ جاتے ہیں،جس میں ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تعلیم دی جاتی ہے۔

مالی میں جوڑے کوسرعام ۱۰۰ کوڑوں کی سزا دی گئی

شمالی مالی میں مجاہدین نے اسلامی قوانین سے روگردانی کرتے ہوئے ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر ایک جوڑے کو سرعام ۱۰۰ کوڑے مارے۔یہ سزا ٹمبکٹو کے سنکورے سکوائر پر دی گئی۔اس موقع پر لوگوں کی بڑی تعداد حدوداللہ کو قائم ہوتا دیکھنے کے لیے موجود تھی۔

قتل کی دھمکیاں نہ دو مجھے موت سے محبت ہے۔ محمد مراح کے آخری جملے

فرانسیسی پولیس نے سات افراد کو ہلاک کرنے والے فرانسیسی باشندے محمد مراحؒ اور پولیس کے درمیان ہونے والی گفتگو ایک ٹی وی چینل پر نشر کیے جانے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔اس گفتگو میں وہ دوران مقابلہ پولیس سے بات کر رہے تھے اور پولیس کو کہہ رہے ہیں کہ وہ انہیں مارنے کی دھمکیاں نہ دیں کیونکہ وہ تو موت سے محبت کرتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح تم زندگی سے محبت کرتے ہو۔اس گفتگو میں محمد مراحؒ نے یہ بھی کہا کہ وہ اس لیے فرانسیسی فوجیوں اور یہودیوں کو قتل کر رہا ہے کیونکہ انہوں نے افغانستان اور عراق میں مسلمانوں کو قتل کیا ہے۔اس کے علاوہ اُنہوں نے کہا کہ فرانس میں مزید حملے بھی ہوں گے۔

نیٹو سپلائی کی بحالی:پاکستان اورامریکہ کے درمیان ڈیل اسرائیل نے کرائی

نیٹو افواج کی سپلائی لائن کھولنے کے سلسلے میں اسرائیل وزیر دفاع اور پرویز مشرف کے درمیان نیویارک میں ہونے والے تفصیلی مذاکرات نے کلیدی کردار ادا کیا اور مذاکرات کے بعد اسرائیلی وزیر دفاع ایہود باراک واشنگٹن پہنچا جہاں پاکستانی وزیر خارجہ اور امریکی سیکرٹری خارجہ ہلیری کلنٹن حالت انتظار میں تھیں،سگنل ملتے ہی وہ تیزی سے حرکت میں آگئیں، ہلیری کلنٹن نے حکومت امریکہ کی جانب سے پاکستان سے معافی مانگ لی،افواج پاکستان نے بظاہر غیر مشروط طور پر سپلائی لائن کھولنے کا اعلان کروادیا اس طرح پاک امریکہ تعلقات بحال ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

15 جولائی:صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ..........23 فوجی اور سپلائی گاڑیاں تباہ..........26 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی

میرے قرآں کی جہاں بانی

جہاں میں ہر طرف بد نام ہوتی ہے مسلمانی
یہ کیا تمل ہے،کیسے ہیں یہ اخلاقِ انسانی
کوئی بھی یاں گرفت اُن کی نہیں کرتا ذرا سی بھی
جو ہر کچھ روز میں کر دیتے ہیں حرکات شیطانی
عداوت اُن کی اب اسلام سے ہر گز نہیں مخفی
زمانہ جانتا ہے کفر کی ہر خوئے حیوانی
ہماری روح کو ایذائیں دیتے ہیں سبھی کافر
ہمارے سامنے کرتے ہیں یہ توہینِ قرآنی
نہیں کر پائیں گے پھر بھی فنا اُس کو کسی صورت
جو ہر مسلم کے دل میں ہے کلام اللہ کی تابانی
ارے گستاخِ قرآں یاد رکھ! ہر اک مسلماں کو
عقیدت اس سے لافانی، محبت اس سے لافانی
اسی قرآن کی بے حرمتی کا لینے کو بدلہ
نکل آئے ہیں کچھ دیوانے مثلِ برقِ فارانی

وہ دیوانے کہ جن کے ساتھ ہے تائید رحمانی
اندھیرے ظلم کے مٹ جائیں جن سے اتنے نورانی
جہانِ کفر سے ہر گز نہیں مرعوب یہ ہوتے
فقط پیشِ خدا جھکتی ہے ان بندوں کی پیشانی
ہلا ڈالیں گے ہر بنیاد یہ دنیائے باطل کی
مجاہد فی سبیل اللہ کے جذبے ہیں طوفانی
نگوں کر دیں گے ہر فرعون کا سر دینِ احمد پر
جھکائیں گے خدا کے سامنے ہر ایک سلطانی
یہاں تک کہ زمانہ دیکھ لے اسلام کی رفعت
بہر سو پھیل جائے میرے قرآں کی جہاں بانی
خدایا !ہر مسلماں کو عنایت کر دے پھر اک بار
شجاعت کی گرج،خلقِ مثالی،قربِ روحانی
خدایا! اپنے گنجینے سے دے دے نصرتوں کی بھیک
خدایا! دے مسلمانوں کو ہر مشکل میں آسانی

جہاد تقربِ الٰہی کا سب سے بڑا وسیلہ اور ذریعہ ہے

''مومن بندہ ساری مخلوق سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے محبوب ترین عمل، یعنی جہاد اس پر لازم کر دیا۔ اس محبوب ترین عمل کا انجام دینے والا ساری مخلوق سے زیادہ بلند مرتبہ اور ارفع و اعلیٰ شان کا مالک گردانا گیا۔ جہاد تقربِ الٰہی کا سب سے بڑا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اس لیے جہاد و جنگ کا مقدس علم اس نے اسی کے ہاتھ میں دے دیا جو ساری مخلوق میں مخصوص و ممتاز درجے کا حامل ہے اور وہ انسان کا قلب ہے۔ انسان کا قلب ہی معرفت الٰہی، محبتِ خداوندی، عبودیت و اخلاص، توکل و انابت کا محل اور مقام ہے۔ اس نے اسی کے ہاتھ میں اس جنگ کی باگ ڈور دے دی اور قیادت سپرد کی۔ فرشتوں کا لشکر اس کے ساتھ کر دیا کہ کسی حال میں بھی وہ مومن بندے سے علیحدہ نہ ہو۔

له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه من امر الله (الرعد: ١١)

''اس کے آگے اور اس کے پیچھے باری باری سے موکل لگے رہتے ہیں جو بامر الٰہی اس کی حفاظت کرتے ہیں''۔

یعنی ایک کے پیچھے ایک لشکر فوجی دستے چلے آتے ہیں۔ ایک لشکر آیا، یہ گیا تو دوسرا آیا، وہ گیا تو اس کی جگہ تیسرا آیا۔ ایک طرف لشکروں کا دور ہو رہا ہے، دوسری طرف اللہ تعالیٰ میدانِ جہاد میں اسے ثابت قدمی کی برکتیں عطا فرماتا ہے۔ خیر و فلاح کی بشارتیں بھیجتا ہے اور انعامات و اکرامات کے بڑے بڑے وعدے فرماتا ہے، صبر و ثبات کی تاکید کرتا ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کہتے ہیں کہ گھڑی بھر صبر کر لو اور ابدی دائمی استراحت اور انعاماتِ لم یزلی کے مالک بن جاؤ''۔

امام ابن القیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ

(دوائے شافی)